الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ
سورج اور چاند کو ایک حساب ہے

٥٨٩/

رسالہ

تقویمِ خیری

۱۳۸۷ھ

تالیف
حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی

شاہ ابوالخیر اکاڈمی درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ شاہ ابوالخیر مارگ دہلی ۶

Marfat.com

جُملہ حقوق محفوظ

کتاب کا نام : تقویم خیری

81357

سنِ طباعت : بارِ اوّل 1423ھ ــــ 2002ء

صفحات : 80

مُصنّف : حضرت علّامہ شاہ ابوالحسن زیّد فاروقی قُدِّسَ سِرُّہٗ

تعداد : 250

مُہتمم : ابوالنّصر انس فاروقی

معاون : محمّد ادریس قریشی، کوچہ میر ہاشم، شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی 6

طابع وناشر : حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، 2358، شاہ ابوالخیر مارگ، بازارِ چتلی قبر دہلی 110006، اِنڈیا

کِتابت : محمّد حامد دہلوی، زیڈ40سی، نیو رنجیت نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۸

قیمت : =/100 روپے

مطبع : شوبی آفسٹ پریس، دہلی 2

Marfat.com

فہرست تقویمِ خیری

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمدِ باریٔ تعالیٰ	۶	ابن عباسؓ کا قول	۲۰
مقدمہ	۷	چار مہینوں کی حرمت من جانب اللہ تھی	۲۰
آگاہی	۹	کبس اور نسی کا بیان	۲۱
دیباچہ	۱۳	مہینوں کی گنتی اللہ کی طرف سے ہے	۲۲
تالیف کی وجہ	۱۳		
چاند کے مہینوں سے حساب کرنا	۱۴	لوند کرنے کا طریقہ	۲۳
سرزمینِ حجاز اور وہاں کے باشندے	۱۴	سنہ ہجری کا مبارک حج	۲۳
رِحلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیفِ	۱۴	مشرک زن و مرد برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے	۲۴
بیت اللہ شریف کی تعمیر	۱۵	اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ	۲۴
عرب کی سادہ زندگی	۱۵	یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا	۲۵
عرب کے اوصاف	۱۵	اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ	۲۵
بیت اللہ کی تعمیر سے حساب لگاتے تھے	۱۶	ابنِ سعدؒ نے مجاہدؒ کی روایت بیان کی	۲۶
مشہور واقعات سے حساب لگاتے تھے	۱۶	امام مجاہدؒ پر پہلا اعتراض	۲۷
سنہ ہجری کی ابتدا	۱۶	امام مجاہدؒ پر دوسرا اعتراض	۲۷
سال کی ابتدا کس مہینہ سے کی جائے	۱۷	اعتراضات کے جوابات	۲۷
حضراتِ صحابہ نے واقعہ ہجرت سے سال شروع کیا ہے	۱۷	امام مجاہدؒ کا بیان لوند کے متعلق	۲۸
حضراتِ صحابہ نے حج کو آخری مہینہ میں لکھا ہے	۱۸	عمر بن شعیبؒ کی روایت	۲۹
سالِ اوّل کے تیسرے مہینہ میں ہجرت ہوئی	۱۸	قمری ۳۴ سال ۵ دن شمسی ۳۳ سال	۳۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نسب	۱۸	مجاہدؒ کا ارشاد	۳۰
قریش	۱۸	حدیث کی دوسری روایت	۳۰
چار محترم مہینے	۱۹	علامہ حلبیؒ کا بیان انسان العیون میں	۳۱
عرب کا ردِ عمل	۲۰	لوند کا ۱۹ سالہ دورہ	۳۲

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ابنِ حجر عسقلانیؒ کا بیان	۳۳
حجاز کا موسم	۳۳
فائدہ لغویہ	۳۴
فصولِ اربعہ	۳۴
شمسی مہینوں کے نام	۳۵
علامہ ابنِ منظورؒ کا حساب	۳۶
ابنِ حجر عسقلانیؒ کی عبارت کا بیان	۳۷
تنبیہ	۳۸
اصل موضوع	۳۹
ولادت باسعادت کا دن	۳۹
چاند کی تاریخ	۳۹
چاند کا مہینہ	۴۰
سالِ ولادت	۴۰
ابرہہ سے جناب عبدالمطّلب کی ملاقات	۴۰
جناب عبدالمطّلب کے اشعار	۴۰
پرندوں کے غول کے غول	۴۰
فائدہ جلیلہ	۴۱
وفات شریف	۴۲
عمر شریف	۴۲
تین امور	۴۳
عاجز کا مرتب کردہ پچپن سالہ حساب	۴۴
ہجری سن کا ابتدائی دس سالہ حساب لوند سے	۴۷

مضمون	صفحہ
بغیر لوند کے پچپن سال قبل از ہجرت	۴۸
سالِ ولادت باسعادت	۵۲
بغیر لوند کے حساب سے سالِ ولادت کی تحقیق	۵۲
بغیر لوند کے حساب کے اقوال پر اعتراضات	۵۴
ہر دو ماہِ ربیع کی وجہ تسمیہ	۵۵
لوند کے حساب سے سالِ ولادت کی تحقیق	۵۵
ساقی بہ نور بادہ برافروز جامِ ما	۵۸
فٹ نوٹ :-	
تنبیہ	۵۷
تاریخ سالِ ولادت کا خلاصہ	۵۸
تاریخ وسالِ رحلت کا خلاصہ	۵۸
عبدالمطّلب کی نذر	۵۹
سَو۱۰۰ اونٹوں پر قرعہ	۵۹
قمری ہجری اور شمسی میلادی	۶۰
لوند کے دس۱۰ سال کا بیان	۶۰
بغیر لوند کے دوامی ہجری تقویم کا بیان	۶۱
تینتیس۳۳ سال کے دورہ کا بیان	۶۱
ہر تینتیس۳۳ سالہ دورہ کا ہر سال کا پہلا دن معلوم کرنے کا طریقہ	۶۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
سال کے مہینوں کا پہلا دن معلوم کرنا	۶۱	قمری تاریخ سے شمسی تاریخ اور شمسی تاریخ سے قمری تاریخ نکالنے کا طریقہ	۷۱
جدول ۱	۶۲		
جدول ۲	۶۳	پہلی مثال	۷۲
جدول ۳	۶۶	دوسری مثال	۷۳
جدول ۴	۶۷	تتمہ۔ افغانستان کی تقویم	۷۵
جدول ۵	۶۸		
جدول ۶ شمسی گیریگواری دوامی جنتری	۶۹	اختتامیہ	۷۶

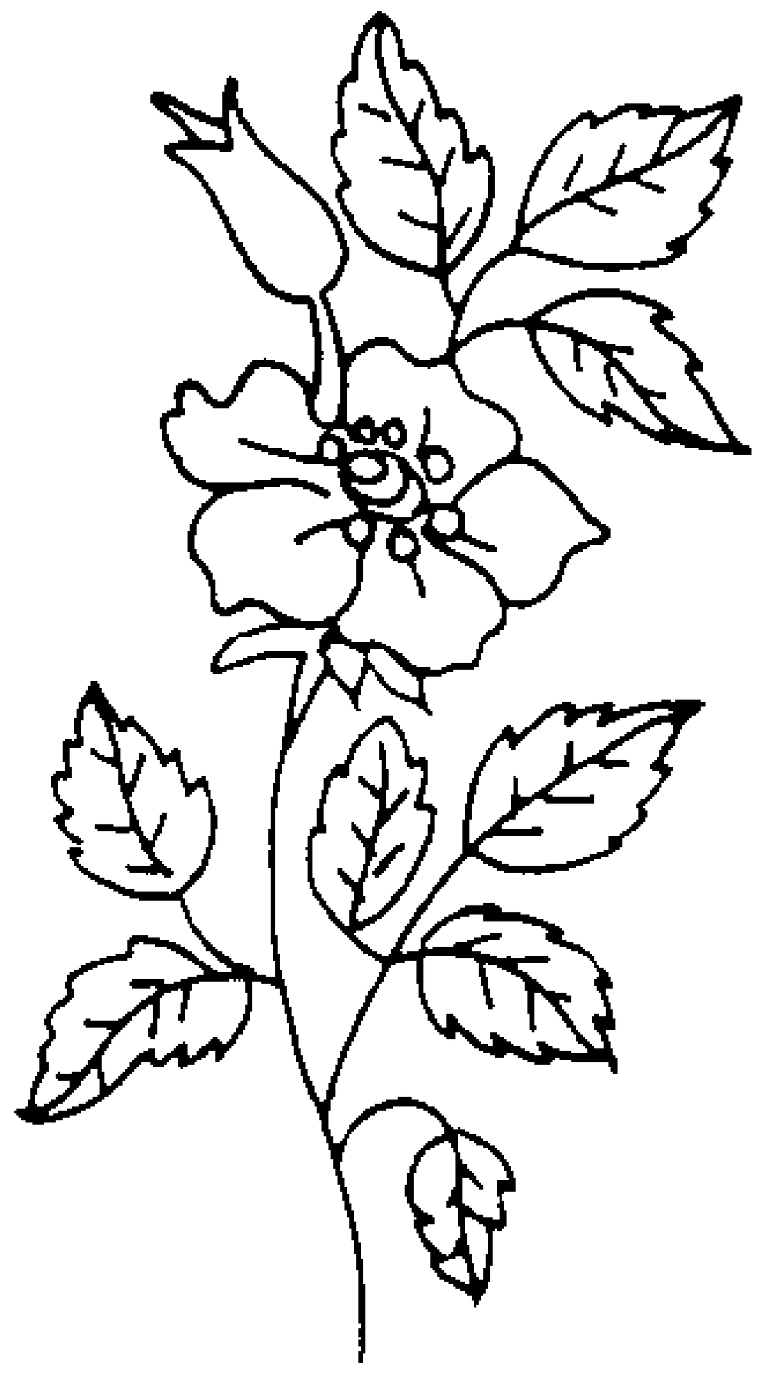

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ باریٔ تعالیٰ

۱۔ تبارك ربُّ العالمين الذى علا — على خلقه يحيى ويفنى له العلا

پاک و منزہ ہے ربّ العالمین جو غالب ہے — اپنی مخلوق پر، زندہ کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اسی کے لیے بلندی ہے

۲۔ وسبحان ربّ العالمين بحمده — رضا نفسه حمدًا كثيرًا مكمّلا

بے عیب ہے ربّ العالمین اپنی تعریف کے ساتھ — اس کی خوشنودی کثیر و کامل حمد میں ہے

۳۔ على جدّه والله اكبر وحده — سما مجده والحمد لله اوّلا

اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی بزرگی بلند ہے وہ یکتا ہے — اسکی عظمت بڑی ہے تمام تعریفات اللہ ہی کے لیے ہیں ابتداءً

۴۔ سبحانك اللهمّ ربّ محمّدٍ — وعيسى وموسى والخليل ابي الملا

پاکی ہے تیرے لیے اے اللہ! محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ربّ — اور عیسیٰ اور موسیٰ اور خلیل (علیہم الصلاۃ والسلام) ذی شرافت کے ربّ

۵۔ سنيّ صلاة الله وسلامه — على كلّهم والصّالحين ومن تلا

اللہ تعالیٰ کی عالی مرتبت رحمتیں اور سلام ہو — اُن تمام حضرات پر اور نیکوں پر اور اُنکے پیچھے چلنے والوں پر

۶۔ وثبّت قلوب المسلمين جميعهم — على الدين واصرف عنهم السوء والبلا

(اے اللہ!) تمام مسلمانوں کے قلوب ثابت رکھ — دین پر اور دُور کردے ان سے بُرائی اور بلا کو

Marfat.com

مُقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِحُسْبَانٍ وَّجَعَلَ الْأَھِلَّۃَ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ مَوَاقِیْتَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِہِ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِہِ الْمُجْتَبٰی سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ وَبَعْدَہٗ

کتاب ہٰذا "تقویمِ خیری" حضرت جدّ امجد شیخ و مُرشد علاّمہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجدّدی قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَہُ الْاَقْدَس کی ایک نایاب تحقیق ہے۔ اس میں آپ نے حضور سرورِ عالم سیّد الانبیاء والمرسلین رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ وسلّم کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات وعمر شریف کی وضاحت فرمائی ہے۔ اس موضوع سے متعلّق علماء کرام کے مختلف اقوال کُتب سِیَر و تواریخ میں درج ہیں۔ ان میں وجہِ اختلاف معلوم کرنا اور قولِ صحیح و قولِ مُرجّح کی تلاش کرنا اس کتاب کی تالیف کا سبب بنا۔ اس سلسلہ میں تواریخ کے ان اختلافات کی کیا وجہ تھی اس کو سمجھنا آسان نہ تھا۔ اس لیے عرب کی اُن ایّام کی سادہ زندگی کا حال جاننا، ان کی تہذیب وتمدّن کو سمجھنا اور ان کے رسم و رواج کو نگاہ میں رکھنا ضروریات میں سے تھا۔ چنانچہ اصل موضوع سے قبل حضرت صاحبؒ نے ان امور پر مختصر مگر جامع بیان فرماکر اصل وجہِ اختلاف کَبس اور نسیئ (لوند) کی عمدہ تفصیل پیش کی ہے۔

لوند کی رسم عرب میں تقریباً سوا دو سو سال سے رائج تھی مگر سن دسؓ ہجری میں میدانِ عرفات میں حج کے مبارک موقع پر ہمارے آقا سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناپسندیدہ طریقہ کو آئندہ کے لیے باطل قرار دیا۔ مگر لوند کرنے سے کیا اثرات مرتّب ہوئے اس کا سمجھنا اہلِ دانش کے لیے اس کتاب سے اِنشاءَ اللہ بخوبی آسان ہوگا۔

Marfat.com

ان تفصیلات کے بعد آپ نے اصل موضوع سے متعلّق مختلف اقوال کو بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے بعض کو روایت و درایت کے اصول کی کمی کی وجہ سے بحث سے خارج کیا۔ قابلِ غور اقوال پر بحث کی ـــــ تقویم (جنتری) کے حسابات کی مدد سے ان اقوال میں اختلاف کی وجہ بیان کی اور اُن میں تطبیق و ترجیح کی صورت پیش کی ہے۔ آخر میں آپ نے عیسوی شمسی اور قمری، ہجری دوامی جنتریوں کے حسابات دے کر اور ان میں باہم تعلّق جوڑ کر کتاب کو مزید دلچسپ کر دیا ہے۔ عوام کیا بلکہ خواص بھی ایسی تفصیلات سے کم ہی آگاہ ہوئے ہوں گے۔

اس طرح مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ آپ کی اُس مہارت کا عمدہ نمونہ ہے جو اہلِ علم کے نزدیک مُسلّم ہے کہ آپ بحرِ علم میں غوطہ زنی کر کے گوہرِ حقیقت بخوبی نکال لیتے ہیں۔

حق تعالیٰ اس سعی کو شکوک و شبہات کے رفع کرنے کا سبب بنائے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَلْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْغَنِیِّ

ابوالنصر انس فاروقی مجدّدی عفی عنہ

جمعہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

۵ جولائی ۲۰۰۲ء

خانقاہ حضرت شاہ غلام علی المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہما

شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی ۶

Marfat.com

آگاہی

حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں جو نسخہ "تقویم خیری" کا مرتّب کیا تھا اس کا طرزِ بیان کافی تفصیلی تھا۔ اس نسخہ سے ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء میں دوسرا مُبَیَّضَہ تیّار کیا۔ اس کو از رُوئے تفصیل قدیم نسخہ سے مختصر کیا۔ اور مزید دو ایک واقعات کا اس میں اضافہ فرمایا۔ کاتب سے کِتابت کا کام بھی شروع کرایا۔ مگر علالت کی بِنا پر کام روک دینا پڑا۔ چنانچہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد دو تین مولوی صاحبان کو کِتابت شدہ اوراق دکھائے۔ کتابت کی اغلاط کے اعتبار سے تو تصحیح کی گئی مگر جہاں تک مفہوم کو کماحقُّہٗ سمجھنے کی بات تھی وہ نہ ہو سکی۔ یہ احساس پیدا ہوا کہ اگر مضامین کو کچھ واضح کر دیا جائے تو اس کتاب کی منفعت بڑھ جائے گی۔ اور علم کے اعتبار سے متوسّط درجہ رکھنے والے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ اس ناچیز نے بھی ۱۹۹۲ء میں تھوڑا بہت کام حضرت صاحبؒ کے ساتھ حسابات جوڑنے میں کرایا تھا اور مضامین پڑھ کر حضرت صاحبؒ کو سُنائے تھے۔ اُس وقت یہ ناچیز بھی ان کو کماحقُّہٗ سمجھ نہیں پاتا تھا۔

چنانچہ اب اپنی تعلیمی مشاغل سے فراغت کے بعد اس کتاب کی طرف دھیان دیا۔ دونوں نسخوں کو بالاستعاب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی توجّہات کا اثر رہا کہ کتاب کے مضامین کی تفہیم میں کوئی خاص پریشانی نہیں ہوئی۔ جدید نسخہ پر حضرت صاحبؒ کی محنت کو دھیان میں رکھتے ہوئے اور کاتب کے کِتابت شدہ اوراق کی وجہ سے یہی خیال پُختہ ہوا کہ اس جدید نسخہ پر وضاحتی عبارات کا اضافہ نسخۂ قدیم کی مدد سے کر دیا جائے تاکہ کتاب کی منفعت کُھل جائے۔ اس سلسلہ میں عاجز نے فُٹ نوٹ وغیرہ کا اضافہ کیا ہے جس کے چند نکات قابلِ غور ہیں۔

Marfat.com

۱؎ فٹ نوٹ کی جو عبارت نسخۂ قدیم سے لی گئی ہے اس کو آخر میں قوسین سے واضح کر دیا ہے۔ یعنی (از "تقویمِ خیری" نسخۂ قدیم)

۲؎ فٹ نوٹ کی وہ عبارت جو عاجز نے اپنی طرف سے برائے وضاحت بڑھائی ہے ان میں قوسین نہیں دیے ہیں۔

۳؎ نسخۂ قدیم سے کچھ عبارتیں حضرت صاحبؒ کی تحریر کے بیچ میں بھی بڑھادی گئی ہیں مگر وہ عبارتیں قوسین میں ہیں اور اس کے آخر میں (از نسخۂ قدیم) لکھ کر واضح کر دیا گیا ہے۔

۴؎ نسخۂ جدید میں دو ایک جگہ طرزِ تحریر مُبہم تھا، چنانچہ اُس اِبہام کو دُور کرنے کے لیے نسخۂ قدیم کی بھی عبارت لے لی گئی ہے۔

۵؎ کچھ سرخیاں عاجز نے بڑھائی ہیں۔ مضامین کو واضح کرنے اور ایک دوسرے سے فرق کرنے کے لیے۔

اس طرح اس اضافہ وغیرہ سے اس کتاب کو مکمّل کیا گیا ہے۔ حضرت مصنّف علیہ الرحمۃ جس سعی کو اہلِ ذوق کے سامنے پیش کرنا چاہتے تھے اس کا خیال رکھا گیا ہے۔ حق تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے۔

تنبیہ:- دو مضامین ایسے ہیں جن کو حضرت صاحبؒ نے نسخۂ قدیم میں تحریر فرمایا تھا۔ مگر نسخۂ جدید (۱۹۹۲ء) میں طوالت کی بِنا پر شامل نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ مضامین معلوماتی ہیں، اس لیے عاجز نے حضرت صاحبؒ کے دستِ مبارک کی تحریر کا فوٹو اسٹیٹ اس مضمون میں بطور یادگار پیش کیا ہے۔ اُمید ہے ناظرین صاحبان اس سے محظوظ ہوں۔

مضمون نمبر ۱؎ - یہ "تقویم خیری" قدیمی نسخہ کے اعتبار سے اِس کتاب کے صفحہ ۱۹؎ پر "چار محترم مہینے" والے مضمون سے پہلے پڑھ لیا جائے۔

لوند کرنا - تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً سوا دو سو سال سے عرب نے لوند کرنا شروع کیا تھا عرب نے یہ حساب یہود سے سیکھا جو کہ حجاز میں آکر بس گئے تھے۔ یہود نے ۳۲۰ سنہ عیسوی سے لوند کرنے کا طریقہ اپنایا تھا۔ اور یہ حساب انھوں نے یونان سے سیکھا تھا۔ یونان میں ایک مشہور فلکی گزرا ہے جس کا نام مِثُوں (M ETON) تھا۔ یہ میلاد مسیح علیہ السلام سے پانچ سو سال پہلے گزرا ہے۔ اس نے حساب لگا کر بتایا کہ قمری انیس سال سات مہینہ کے شمسی انیس سال ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً پچاس سال میلاد مسیح علیہ السلام سے پیشتر سے لوند کا طریقہ مروج ہے اور کتاب الحوار سے معلوم ہوتا ہے کہ چین میں یہ طریقہ میلاد مسیح علیہ السلام سے بہت پہلے سے مروج ہے۔ یہ کتاب مُصلحِ چین کنفوشیس کی ہے۔ اس کا ترجمہ محمد مکین چینی نے عربی میں کیا ہے جو کہ مصر میں چھپی ہے۔ اس عاجز کی ملاقات محمد مکین سے مصر میں ہوئی تھی۔ وہ ازہر شریف میں پڑھنے کو آئے تھے۔ ان کے ساتھ چند افراد اور بھی تھے۔ یہ پہلا طالب علموں کا وفد تھا جو عربی پڑھنے چین سے مصر آیا تھا لوند کے حساب کو معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے قمری دورہ اور شمسی دورہ کا مختصر بیان کر دیا جائے۔

Marfat.com

مضمون نمبر ۲ ۔ یہ مضمون گذشتہ مضمون کے بعد واقع تھا۔ بیچ میں ایک مضمون اور تھا جس کی فوٹو اسٹیٹ نہیں دی گئی ہے۔

<u>عیسوی جنتری</u>۔ عیسوی جنتری کی اصل رومانی قیصری جنتری ہے۔ روم میں میلاد مسیح علیہ السلام سے ۷۵۴ سال قبل سے تاریخ کا رواج ہے۔ لیکن ابتدا میں ان کی جنتری مرتب تھی۔ سنہ ۷۰۹ رومی کو قیصر جولیس نے علماء فلک کو جمع کیا اور ان سے شمسی جنتری بنانے کو کہا۔ ان علماء نے پہلے اعتدال ربیعی کو معلوم کیا اور ۲۵ مارچ اس دن کو قرار دیا۔ پہلی مارچ سے انھوں نے سال شروع کیا اور مقرر کیا کہ عام طریقہ سے سال ۳۶۵ دن کا رہا کرے اور ہر چوتھے سال ایک دن کا اضافہ سال کے آخری مہینہ میں ہوا کرے جو کہ فروری ہے۔ انھوں نے مہینوں کے دن اور نام اس طرح پر مقرر کئے جو کہ اس نقشہ میں لکھے ہوئے ہیں۔ یہ جنتری جب قیصر جولیس نے دیکھی اس کو پسند آئی۔ اور اس نے اس جنتری کو مروج کیا۔ سنہ ۷۱۰ رومی سے قیصری جنتری کا قرار پایا۔ قیصر جولیس نے اس جنتری میں پانچویں مہینہ کو جو کہ کینتیلس تھا اپنے نام پر جولیس قرار دیا۔ جو کہ اب جولائی مشہور ہے۔ اس قیصر کے بعد اگستوس بادشاہ بنا۔ اس نے بھی اپنے نام کو جنتری میں شامل کرنا پسند کیا۔ چنانچہ اس نے جولائی کے بعد کے مہینہ کو جو سکستیلس تھا اگستوس کا نام دیا جو کہ اب اگست کہلاتا ہے۔ چونکہ اگست کے دن علماء نے تیس مقرر کئے تھے۔ قیصر کو یہ پسند نہ آیا کہ اس کے نام کا مہینہ اس سے پہلے قیصر کے نام کے مہینہ سے دنوں میں کم ہو۔ لہذا اس نے اگست کو بھی اکتیس دن کا قرار دیا۔ اور فروری کو عام سالوں میں ۲۸ دن کا اور لیپ کے سال ۲۹ دن کا کر دیا۔ اور اس طرح یہ قیصری جنتری مرتب ہو کر مشہور ہوئی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۳۱	مارتی یوس	مارچ
۲	۳۰	اپریلیس	اپریل
۳	۳۱	مایوس	مئی
۴	۳۰	یو نیوس	جون
۵	۳۱	کینتیلس	جولائی
۶	۳۰	سکستیلس	اگست
۷	۳۰	ستنبر	ستمبر
۸	۳۱	اکتوبر	اکتوبر
۹	۳۰	نومبر	نومبر
۱۰	۳۱	دسمبر	دسمبر
۱۱	۳۱	جانواری یوس	جنوری
۱۲	۲۹/۳۰	فبرواری یوس	فروری

عیسائی علماء کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت شریفہ ۲۶ دسمبر سنہ ۴۵ قیصری اور سنہ ۷۵۴ رومانی کو ہوئی ہے۔ میلاد مسیح علیہ السلام کے تین سو پچیس سال بعد سنہ ۳۷۰ قیصری اور سنہ ۱۰۷۹ رومانی کو عیسائی علماء اناطولیہ کے علاقہ میں جمع ہوئے تاکہ وہ عیسائی مذہب کے اعیاد اور مقدس ایام کی تعیین کریں اور اپنے واسطے جنتری بنائیں۔ قیصری جنتری بنانے والے علماء نے اعتدال ربیعی کو ۲۵ مارچ قرار دیا تھا۔ سنہ ۳۷۰ قیصری کو عیسائی علماء کے نزدیک یہ اعتدال ۲۱ مارچ کو ہو گیا تھا۔ یعنی اس عرصہ میں چار دن کا اضافہ ہو گیا تھا۔ حالانکہ قاعدہ کے حساب سے تین دن کا فرق آنا چاہئے کیونکہ ایک سو

Marfat.com

اٹھائیس سال کے بعد جوڑ یا دی چوتھے سال ہونی چاہیئے حساب کی رو سے نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم یہ چار دن کا فرق انھوں نے کیسے نکالا۔ یا تو علماء کی جماعت پہلی مرتبہ غلطی کر گئی ہے۔ یا پھر عیسائی علماء سے غلطی ہوئی ہے۔ بہرحال عیسائی علماء نے ۲۱ مارچ کو بہت آسانی سے ۲۵ مارچ بنا کر قیصری جنتری کی مدت ۳۷ سے پینتالیس سال گھٹا کر ۳۲۵ء کر کے اور بجائے مارچ کے جنوری کو سال کا پہلا مہینہ قرار دے کر عیسوی جنتری کا نام دے دیا۔ یہود نے یونان کے فلکی مشوں کے حساب کو لے کر اپنایا تھا ان کے نقش قدم پر چل کر عیسائیوں نے قیصری جنتری کو معمولی رد و بدل کے ساتھ اپنا لیا۔ انھوں نے چار دن کے فرق کو نکال دیا لیکن یہ فرق کس وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ اس کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کی۔ سنہ ۱۵۸۲ عیسوی تک یہ جنتری اسی پہلے قیصری حساب سے چلتی رہی۔ اس بارہ سو سال کے عرصہ میں پھر اعتدال ربیعی میں فرق آ گیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۵۸۲ء کو پوپ گریگوار نے علماء فلک کو جمع کیا انھوں نے حساب لگا کر بتایا کہ اس عرصہ میں دس دن کا فرق آ گیا ہے چنانچہ اس نے جمعہ پانچ اکتوبر ۱۵۸۲ء کو جمعہ پندرہ اکتوبر ۱۵۸۲ء قرار دے دیا۔ اور اس طرح اس خلل کا ازالہ کر دیا جو اس عرصہ میں واقع ہوا تھا۔ اور آئندہ کے لئے یہ طے کیا کہ ہر چوتھے سال جو ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے وہ اضافہ ہر صدی پر نہ کیا جائے بلکہ اس صدی میں اضافہ کیا جائے جو چار پر تقسیم ہو یعنی چوتھی مثلاً آٹھویں صدی بارھویں صدی سولھویں مثلاً بیسویں صدی الخ۔ چنانچہ اب اسی حساب پر عیسوی جنتری چل رہی ہے۔ بہ نسبت ۱۲۸ سال کے صدی کا حساب یقیناً آسان ہے لیکن اس صورت میں جو فرق پیدا ہوتا ہے وہ تین ہزار دو سو سال میں جا کر ایک دن بن جاتا ہے لہٰذا اس وقت چوتھی صدی پر ایک دن کا اضافہ نہ کیا جائے۔ جب جا کر حساب ٹھیک بیٹھے گا۔ اور اس کے بعد جو کسر رہ جاتی ہے وہ تینتیس سو کے گیارھویں دورہ پر ایک دن بنتا ہے اور اس وقت مزید ایک دن کم کرنے کی ضرورت ہے (جیسا کہ ۱۲۸ سالہ دورہ میں پینتیس ہزار سال گزرنے پر ضرورت پڑتی ہے ۱۲۸ سالہ حساب میں صرف ۳۵ ہزار سال پر جا کر ایک دن کا فرق پیدا ہوتا ہے اور صدیوں کے حساب میں ہر تینتیس سو پر ایک دن کا فرق آتا ہے اور پھر باقی کسر گیارھویں مرتبہ ۳۵ ہزار سال پر نکلتی ہے)" عیسائی علماء نے اگرچہ یہ جنتری بنائی اور پھر بارہ سو سال کے بعد گریگوار نے اس کی درستی کی لیکن سنہ ۱۷۵۱ تک عیسائی سلطنتوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ پھر رفتہ رفتہ یہ جنتری ان میں مقبول ہوتی گئی۔ سب سے پہلے فرانس نے اس کو لیا پھر برطانیہ نے اور سب سے آخر سنہ ۱۹۱۴ء میں روس نے اس کو لیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ الشَّمسَ ضِیَاءً وَّ القَمَرَ نُوراً وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعلَمُوا عَدَدَ السِّنِینَ وَالحِسَابَ، مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالحَقِّ یُفَصِّلُ الآیَاتِ لِقَومٍ یَّعلَمُونَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالرَّحمَۃُ وَالبَرَکَۃُ وَالرِّضوَانُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَوَسِیلَتِنَا وَحُجَّتِنَا وَمَولَانَا الَّذِی اَرسَلَہُ اللّٰہُ اِمَامًا وَّمُزَکِّیًا وَّمُعَلِّمًا وَّنَبِیًّا وَّرَسُولًا وَّرَحمَۃً لِّلعَالَمِینَ قَائِلًا فِیہِ اَرسَلنَا فِیکُم رَسُولًا مِّنکُم یَتلُوا عَلَیکُم آیَاتِنَا وَیُزَکِّیکُم وَیُعَلِّمُکُمُ الکِتَابَ وَالحِکمَۃَ وَیُعَلِّمُکُم مَّا لَم تَکُونُوا تَعلَمُونَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَمَن تَبِعَھُم بِاِحسَانٍ اِلٰی یَومِ الدِّینِ الَّذِینَ اَنَارُوا العَالَمَ بِنُورِہٖ وَعِرفَانِہٖ وَاَوضَحُوا السَّبِیلَ بِرُشدِہٖ وَبَیَانِہٖ فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ وَاَعَدَّ لَھُم جَنَّاتٍ تَجرِی مِن تَحتِھَا الاَنھَارُ ذٰلِکَ الفَوزُ العَظِیمُ۔ وَبَعدُ۔

بندۂ عاجز ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی، اَصلَحَ اللّٰہُ اَحوَالَہٗ وَاَلحَقَہٗ بِآبَائِہِ الصَّالِحِینَ اَلکَامِلِینَ العَارِفِینَ عرض کرتا ہے کہ چند سال سے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ جناب محبوب کبریا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے متعلق کچھ تحقیق کروں[1] اس سلسلہ میں تقریباً دو سال کی محنت و کاوش کے بعد یہ رسالہ وجود میں آیا اور اپنے امام و مرشد، والد ماجد حضرت شاہ محی الدین عبداللہ ابوالخیر رضی اللہ جل و علا عنہ کے اسمِ گرامی کی مناسبت سے اس کا نام "تقویم خیری" رکھا۔ اس نام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ۱۳۷۶ھ میں اس تالیف کی تکمیل ہوئی۔

---

[1] پہلے آپ کی عمر شریف یا ولادت مبارکہ کی تاریخ اور مہینہ اور سال کے متعلق جو کچھ حضرات علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے ارشاد کیا ہے اس کو مختصر طریقہ پر بیان کروں۔ اور پھر اُس وقت عرب میں کبس یعنی لوند اور نسی کا جو رواج تھا اس کے متعلق کچھ بیان تاکہ حقیقت کا علم ہو سکے۔ اور قمری ہجری تاریخ اور شمسی عیسوی تاریخ کا بیان کرکے ان دونوں قسم کے سنوں کے تطابق کا قاعدہ بیان کردوں۔ (از تقویم خیری "نسخۂ قدیم")

Marfat.com

چاند کے مہینوں سے حساب کرنا

علامہ زرقانی نے شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے[1]۔ اِختصّتِ العربُ بِأَنّہا تُؤرّخُ بِالسّنۃِ القمریّۃِ لَا الشّمسیّۃِ فَلِذا قدّمتِ اللّیالی لِأنّ الھلالَ اِنّما یظھرُ لیلاً۔ یعنی عرب خصوصیت کے ساتھ چاند کے مہینوں سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں اور اسی وجہ سے رات کو مقدم رکھا ہے کیونکہ چاند کا ظہور رات ہی میں ہوتا ہے۔ چاند کے حساب سے کوئی عمل کسی موسم سے مختص نہیں ہوسکتا۔ اہلِ مکہ نے اپنی ضرورت کے پیشِ نظر حج کو ابتدائے موسم بہار میں رکھا۔ ایک دراز زمانے تک یہ طریقہ رائج رہا۔ اس کا بیان لوند کے بیان سے متعلق ہے۔

لوند کے بیان سے پہلے سرزمینِ حجاز اور وہاں کے باشندوں کا مختصر حال بیان کیا جاتا ہے۔

سرزمینِ حجاز اور وہاں کے باشندے

سرزمینِ حجاز افتادہ اور غیر زراعتی ملک ہے، نہ وہاں دریا ہے نہ ندی نالے، وہاں کے اکثر باشندے رہنے والے بادیہ پیما اور خانہ بردوش رہا کرتے تھے۔ جہاں سبزہ اور پانی نظر آیا وہاں ڈیرہ ڈال دیا۔ جب تک چارہ پانی رہا اپنے مویشیوں کو چراتے رہے اور جہاں چارہ پانی میں کمی آئی کسی دوسری چراگاہ کی تلاش میں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اکثر چراگاہوں پر قبضہ کرنے کے لئے ایک قبیلہ کا دوسرے قبیلہ سے لڑائی جھگڑا بھی ہو جایا کرتا تھا۔ یہ حال ان لوگوں کا تھا جو صحرا نشین تھے اور وہ لوگ جو قصبوں اور شہروں میں رہتے تھے کھیتی باڑی یا تجارت کرکے گزر اوقات کیا کرتے تھے

حجاز کا مرکزی مقام مکہ مکرمہ تھا وہاں کی ریاست اور سرداری قریش کے ہاتھ میں تھی۔ قریش کی گزربسر تجارت پر تھی۔ وہ سردیوں میں یمن کو اور گرمیوں میں ملکِ شام کو تجارت کے واسطے جایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ "لِاِیلٰفِ قُرَیشٍ اِیلٰفِھِم رِحلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیفِ"[2] یعنی اللہ تعالیٰ

---

[1] جلد اول صـ ۳۵۲

[2] ترجمہ: اس لیے کہ اللہ نے قریش کے دلوں میں الفت پیدا کردی ہے، الفت سفر کی جاڑے اور گرمی میں۔

Marfat.com

نے قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے لگاؤ دے رکھا ہے۔ قریش کے لئے یہ دونوں سفر ضروری تھے کیونکہ ان کا قیام مکہ مکرمہ میں تھا جو ایک سنگلاخ وادی میں واقع ہے۔

بیت اللہ شریف کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بے آب و گیاہ وادی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے بیت اللہ کی تعمیر کی اور اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس عبادت گاہ کی خدمت کے واسطے چھوڑا اور پروردگار سے اس طرح پر دعا کی۔ رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (سورہ ابراھیم۔ آیت ۳۷) اے ہمارے پروردگار میں نے تیرے محترم گھر کے پاس اس غیر زرعی وادی میں اپنی کچھ اولاد بسائی، اے ہمارے پروردگار تاکہ یہ لوگ نماز پڑھیں۔ لہٰذا تو یہ کر کہ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہوں اور ان کو پھلوں میں سے کھلا تاکہ وہ شکر کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا مقبولِ بارگاہ کبریا ہوئی۔ بیت اللہ کی خدمت آپ کی اولاد کے نصیب میں آئی۔ قریش آپ ہی کی اولاد ہے۔ ہر سال دنیا کے گوشہ گوشہ سے ہزارہا افراد اس مبارک سرزمین کا قصد کرتے ہیں۔ ہر وطن کی نعمت وہاں پہنچتی ہے اور وہاں کے رہنے والے امن اور آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

عرب آزاد اور سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے، نہ اُن کے پاس مال و زر کی افراط تھی جو وہ حساب کے چکر میں پڑتے، اُن کا سب سے بڑا عدد ہزار تھا اور نہ ان کو دنیا کے تمدن اور حضارت سے لگاؤ تھا جو وہ کچھ لکھتے پڑھتے، وہ نہ کسی کے مطیع تھے اور نہ کسی کی اطاعت سے ان کو سروکار، آزادی ہر ایک کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، ہر قبیلہ بلکہ ہر شخص آزاد اور مستقل تھا، کوئی آئین اور ضابطہ ایسا نہ تھا جس کے وہ پابند ہوتے، اُن کی زبان ان کا قانون اور اُن کا سینہ اُن کی کتاب، حافظہ ان کا دفتر اور شعر اُن کی تاریخ کا دیوان، سخاوت ان کا کام اور شجاعت ان کا عمل، فصاحت ان کا جوہر خطابت ان کا شعار، ہر شخص کو اپنا نسب اپنے قبیلہ کے بڑے تک یاد ہوتا تھا۔ باپ دادا کے

Marfat.com

احوال اور واقعات باپ سے بیٹا اور بیٹے سے پوتا سنتا اور روایت کرتا تھا، جہاں کوئی بڑا حادثہ پیش آیا، اس سے حساب لگانا شروع کر دیا۔ کتابوں سے پتہ چلتا ہے ابتدا میں بیت اللہ شریف کی تعمیر سے تاریخ لگاتے تھے اور اس کے بعد کسی دوسرے واقعہ سے حساب لگانے لگے۔ مثلاً سَنَۃُ الْکِلَابِ، سَنَۃُ خُزَازَی، سَنَۃُ قُضَۃَ، اس کو سَنَۃُ تحْلَاقِ اللِّمَمِ بھی کہتے ہیں۔ سَنَۃُ الزَّوْرَیْنِ، سَنَۃُ بُعَاثَ، سَنَۃُ ذِی قَار، سَنَۃُ الْفِیلِ۔

یہ طریقہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ مثلاً سَنَۃُ الْبِعْثَۃِ، سَنَۃُ الْعَقَبَۃِ، سَنَۃُ الْاِذْنِ، سَنَۃُ الْاَمْرِ، سَنَۃُ الْاِبْتِلَاءِ، سَنَۃُ بَدْرٍ، سَنَۃُ الْاَحْزَابِ، سَنَۃُ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ، سَنَۃُ الْفَتْحِ، سَنَۃُ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ۔ اور یہ طریقہ حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد بھی رائج رہا، مثلاً سَنَۃُ الرِّدَّۃِ، سَنَۃُ وَقْعَۃِ الْاَجْنَادَیْنِ، سَنَۃُ وَقْعَۃِ الْیَرْمُوْکِ، سَنَۃُ الْقَادِسِیَّۃِ، سَنَۃُ الْجَمَاعَۃِ، سَنَۃُ الرَّمَادَۃِ سَنَۃُ الرِّعَافِ۔

سنہ ہجری کی ابتدا

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے ابتدائی دور تک عرب کی کوئی تاریخ نہ تھی۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں مملکتِ اسلامیہ بہت پھیلی[1]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ آپ کا فرمان آتا ہے پھر دوسرا فرمان آتا ہے دور دراز ممالک میں دقت پیدا ہوتی ہے معلوم نہیں ہوتا کہ پہلا فرمان کونسا ہے اور پچھلا فرمان کونسا ہے۔

علامہ ابن جوزی نے سیرت عمر بن الخطاب میں اور علامہ ابن کثیر نے "تاریخ

---

[1] دور دراز ممالک میں آپ کے خطوط آپ کے نائبوں کو کئی دن کے وقفہ سے ملنے لگے۔ اس وقت یہ دقت پیش آئی کہ پہلا قاصد خط لے کر بعد کو پہنچا اور پچھلا قاصد کسی وجہ سے پہلے پہنچ گیا۔ یا دونوں ایک ہی دن میں پہنچ گئے۔ چنانچہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اس پریشانی سے آگاہ کیا۔ (از "تقویم خیری" نسخۂ قدیم)

Marfat.com

البدایۃ والنہایہ میں لکھا ہے کہ ۱۶ھ کو ایک شخص حضرت عمر کے پاس حجت لایا اس میں ماہِ شعبان تک کی مہلت کا ذکر تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا ماہِ شعبان ہے۔ گزشتہ ماہِ شعبان ہے یا ماہِ رواں ہے یا آنے والا شعبان ہے۔ حضرت عمر نے اصحابِ شوریٰ کو جمع کیا۔ ان حضرات کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا کہ کس واقعہ سے جنتری کی ابتدا کی جائے۔ سالِ ولادتِ مبارکہ سے یا سالِ نبوت سے یا سالِ معراج سے یا سالِ ہجرت سے یا سال فتح مکہ سے یا پھر سالِ رحلت سے۔ ان حضرات کا اتفاق ہوا کہ ہجرت کے واقعہ سے جنتری کی ابتدا ہو۔

اب یہ سوال پیدا ہوا کہ سال کی ابتدا کس مہینہ سے کی جائے آیا ماہِ مبارک ربیع الاوّل سے جو ماہ ولادتِ مبارکہ ہے اور ہجرت کا مہینہ ہے یا ماہِ رجب سے جس کو شہر اللہ کہا جاتا ہے (اللہ کا مہینہ) یا ماہِ رمضان سے جو کہ روزے کا مہینہ ہے یا ذی القعدہ سے جو کہ ایامِ حج کے تین مبارک مہینوں میں پہلا مہینہ ہے یا ذی الحجہ سے جو کہ حج کا مبارک مہینہ ہے یا پھر محرم الحرام سے جو کہ حج کے بعد کا مبارک مہینہ ہے۔

عرب میں نہ کوئی دن ہفتہ کی ابتدا کے لئے مقرر تھا اور نہ کوئی مہینہ سال کی ابتدا کے لئے۔ دنیا گول ہے اور اس کی گردش گول ہے۔ اس میں عقلِ انسانی گول ہو کر رہ گئی ہے۔ کسی نے شنبہ (ہفتہ) کو مبارک دن تجویز کیا اور اس سے ہفتہ کی ابتدا کی۔ کسی نے یکشنبہ کو لیا۔ کسی نے سہ شنبہ (منگل) کو پسند کیا۔ اسلام نے جمعہ کے دن کو مبارک دن قرار دیا۔ سال کی ابتدا کسی نے موسمِ بہار سے کی ہے، کسی نے گرمی سے، کسی نے خزاں سے، کسی نے جاڑے سے اور کسی نے کسی بادشاہ کے سالِ جلوس سے، کسی نے اپنے پیشوا کی ولادت سے۔ ع

فکرِ ہر کس بہ قدرِ ہمتِ اوست[1]

حضراتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہجرت کے مبارک واقعہ کو اسلامی

---

[1] ہر ایک کی سوچ اس کی ہمت کے مطابق ہے۔

Marfat.com

تاریخ کا پہلا سال قرار دیا۔ کیونکہ یہ وہ عظیم الشان واقعہ ہے جس نے تمام عالم کی کایا پلٹ دی۔ ظلمت کو دور کر کے نور پھیلایا۔ دنیا کو اخوّت کا درس دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کُلُّکُم مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ" تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔

حضرات صحابہ نے طے کیا کہ حج کو سال کے آخری مہینہ میں رکھا جائے اور محرم سے سال کی ابتدا کی جائے۔ چنانچہ لکھا جانے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سال کے تیسرے مہینہ میں جو کہ ربیع الاول ہے، مکہ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نسب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ[1] کے صاحبزادے وہ فرزند عبدالمطلب شیبہ[2] کے اور وہ فرزند ہاشم[3] کے، اُن کا نام عمرو تھا وہ فرزند عبدمناف[4] کے، ان کا نام مُغیرَہ تھا، وفرزند قُصَیٰ[5] کے اُن کا نام زید تھا۔ امام شافعی نے کہا ہے اُن کا نام یزید تھا اور ان کو مُجمّع بھی کہتے ہیں، وہ فرزند کلاب[6] کے، ان کا نام حکیم تھا، وہ فرزند مُرّہ[7] کے وہ فرزند کعب[8] کے، وہ فرزند غالب[9] کے، وہ فرزند فہر[10] کے۔ اکثر علماء کا قول ہے کہ فہر کی اولاد قریش ہے۔

وہ فرزند مالک[11] کے، وہ فرزند نضر[12] کے، اُن کا نام قیس تھا۔ علامہ شعبی اور بعض دوسرے علماء نے کہا ہے کہ نضر کی اولاد کو قریش کہتے ہیں، وہ فرزند کنانہ[13] کے، وہ فرزند خُزیمہ[14] کے، وہ فرزند مُدرکہ[15] کے وہ فرزند الیاس[16] کے، وہ فرزند مُضر[17] کے، وہ فرزند نزار[18] کے، وہ فرزند مَعد[19] کے، وہ فرزند عدنان[20] کے۔

عَدنان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک نسب بیان کیا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم میرے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

قریش

بیت اللہ شریف کی خدمت قریش کے سپرد تھی۔ اگرچہ عرب میں بُت پرستی کا دَور دَورہ تھا اور ملّتِ ابراہیمی کا صرف نام رہ گیا تھا لیکن بیت اللہ کا احترام سب کے دلوں میں تھا اور حج وعمرہ ہمیشہ ہوتا رہا۔

Marfat.com

حج کے لئے ہر طرف سے لوگ مکہ مکرمہ پہنچا کرتے تھے۔ چوں کہ یہ لوگ اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے جمع ہوتے تھے قریش ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا قریش کے لئے ضروری تھا کہ حج کے موسم میں اُن کا قیام مکہ مکرمہ میں رہے تا کہ وہ حُجاج کی آسائش اور راحت کا انتظام کر سکیں۔

قریش کی وجہ معاش تجارت پر تھی، وہ سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں ملکِ شام جایا کرتے تھے۔ اُن کے لئے "رِحلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيفِ" سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی چوں کہ حج کا تعلق چاند کے مہینہ سے تھا اور وہ مہینہ کسی خاص مہینہ سے متعلق نہ تھا اس لئے کہ حج کا ایک موسم نہ تھا۔ اگر کبھی سردیوں میں ہے تو کبھی خریف میں اور اگر کبھی گرمیوں میں ہے تو کبھی ربیع میں۔ اِس امر نے قریش کو پریشان کیا۔

حجاز مقدس میں یہود بھی آباد ہو گئے تھے۔ یہود کا حساب بھی چاند پر تھا۔ انھوں نے کسی وجہ سے لوند کا حساب رائج کر لیا تھا۔ لہٰذا اُن کے تہوار فصلی ہو گئے تھے۔ قریش نے اُن کے طریقہ کو دیکھا اور پسند کیا کیونکہ لوند کے حساب سے حج کا تعلق فصلِ ربیع سے ہو گیا۔ اس طرح جاڑے اور گرمی کے سفر میں کوئی رُکاوٹ نہ رہی۔

چار محترم مہینے

عرب میں عام طور سے بدامنی کا دَور دَورہ تھا، لُوٹ مار اور خانہ جنگی عام تھی۔ ایسے احوال میں حج کے لئے سفر کرنا بہت مشکل امر تھا۔ اگرچہ قریش نے مصالحِ دنیویہ کی وجہ سے حج کو موسمِ ربیع میں کر دیا تھا۔ انھوں نے حُجاج کی تکلیف رفع کرنے کے لئے یہ صورت نکالی کہ چار محترم مہینوں میں سے تین محترم مہینوں کو یکے بعد دیگرے رکھا ہے جو کہ ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔ ایک مہینہ حج کے مہینہ سے پہلے کا ہے اور ایک مہینہ حج کے مہینہ کے بعد کا ہے اور بیچ میں حج کا مہینہ ہے۔ لہٰذا حج کے سفر میں کوئی خطرہ نہیں رہا۔ ان تین مہینوں کے علاوہ ایک چوتھا مہینہ بھی محترم مہینہ ہے اور وہ رجب کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کے احترام کی کیا وجہ ہے۔ اِس سلسلہ میں حضرات ائمہ کا قول عاجز کی نظر سے نہیں گزرا ہے۔ جو وجہ عاجز کی سمجھ میں آئی ہے اس کا بیان لوند کے ذکر میں آئے گا۔

Marfat.com

عرب کا ردِّ عمل قریش نے چار مہینوں کو محترم مہینے قرار دیا، اگرچہ عرب نے اس کو تسلیم کیا لیکن اپنی فطری آزادی اور لوٹ مار کی ضرورتوں نے اپنا اثر دکھایا اور عرب نے محترم مہینوں کی حرمت کو تبدیل کرنے کا حق اپنے واسطے محفوظ رکھا۔ وہ جب چاہتے تھے کسی محترم مہینہ کو غیر محترم مہینہ سے بدل لیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک شاعر کہہ رہا ہے۔

اَلَسنَا النَّاسِئِینَ عَلیٰ مَعَدٍّ   شُهُورَ الْحِلِّ نَجْعَلُهَا حَرَامًا

کیا ہم قبیلۂ مَعَد (قریش) کے مقابلہ میں نسی کر کے حلال مہینوں کو حرام مہینے نہیں بنا دیا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرا شاعر کہتا ہے۔

وَکُنَّا النَّاسِئِینَ عَلیٰ مَعَدٍّ   شُهُورَهُمُ الْحَرَامَ اِلَی الْحَلِیلِ

ہم قبیلۂ مَعَد (قریش) کے مقابلہ میں نسی کر کے ان کے حرام کردہ مہینوں کو حلال کر دیا کرتے تھے۔

مَعَد قریش کے جدامجد تھے، فہر کے نویں اور نضر کے ساتویں دادا تھے۔ اس سلسلہ میں امام فخر الدین رازی نے حضرت ابنِ عباس کا قول نقل کیا ہے۔ "اِنَّهُمْ مَا اَحَلُّوْا شَهْرًا مِنَ الْحَرَامِ اِلَّا حَرَّمُوْا مَکَانَهُ شَهْرًا مِنَ الْحَلَالِ وَلَمْ یُحَرِّمُوْا شَهْرًا مِنَ الْحَلَالِ اِلَّا اَحَلُّوْا مَکَانَهُ شَهْرًا مِنَ الْحَرَامِ لِاَجْلِ اَنْ یَکُوْنَ عَدَدُ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ اَرْبَعَةً مُطَابِقَةً لِمَا ذَکَرَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ، هٰذَا هُوَ الْمُرَادُ مِنَ الْمُوَاطَاتِ[1]۔ یعنی جب بھی کسی حرمت والے مہینہ کو غیر حرمت والا مہینہ بنایا جاتا تھا تو اس کے عوض کسی غیر حرمت والے مہینہ کو حرمت والا مہینہ بنا دیا جاتا تھا۔ اسی طرح اگر کسی غیر حرمت والے مہینہ کو حُرمت والا مہینہ بنا دیا جاتا تھا تو اس کے بدلے میں کسی حرمت والے مہینہ کو غیر حرمت والا مہینہ بنا دیا جاتا تھا، تاکہ شمار میں حرمت والے مہینے چار ہی رہیں جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ لِیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ تاکہ تعداد میں اللہ کے حرام کردہ مہینوں کے برابر ہوں۔

---

[1] مُواطات اسی کو کہتے ہیں کہ گنتی میں برابری کر دی جائے۔

Marfat.com

اس آیتِ شریفہ سے ظاہر ہے کہ ان چار مہینوں کی حرمت مِن جانب اللہ تھی اس سلسلہ میں تفسیرِ مظہری نے لکھا ہے کہ بغوی نے کہا ہے۔ اَشہرِ حُرم کی تعظیم کا اعتقاد اہلِ عرب کو تھا اور یہ اُن امور میں سے ہے جو ابراہیمی شریعت میں سے باقی تھے۔

یہ عاجز کہتا ہے ممکن ہے زمانہ گزرنے پر اس حکم کو عرب بھول گئے ہوں اور پھر اس کا اجرا معدؔ نے یا قریش نے کیا ہو۔

ابن عباسؓ کے قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حرمت والے مہینوں میں سے کسی خاص مہینہ کو تبدیل نہیں کیا کرتے تھے بلکہ چاروں میں سے جس کو بھی چاہا تبدیل کر دیا۔[1]

کبس اور نسیٔ

[کبس کے معانی میں سے ایک معنیٰ داخل کرنے کے ہیں۔ جیسے کَبَسَ رَأسَہٗ فِی الثَّوبِ یعنی اس نے اپنے سر کو کپڑے میں داخل کیا۔ اس معنیٰ کے لحاظ سے اب لوند کرنے کو کبس کہتے ہیں۔ چاہے یہ داخل کرنا صرف ایک دن کا ہے۔ جیسے عیسوی جنتری میں ہر چوتھے سال فروری میں ایک دن داخل کیا جاتا ہے اور چاہے داخل کرنا پورے ایک مہینہ کا ہو جیسا کہ یہود اور ہنود قمری مہینوں میں لوند کر کے شمسی سال بناتے ہیں اور اس سال کو تیرہ مہینہ کا کہتے ہیں۔ عرب میں بھی یہ رواج تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اُس وقت کبس کا لفظ اس کام کے لیے مُستعمل اور مُروّج نہ تھا اور وہ اس کام کو بھی نسیٔ کہتے تھے۔ اور حرمت والے مہینہ کی حرمت کو

---

[1] اس قول سے اُن علماء کا خیال غیر صحیح ثابت ہو جاتا ہے جو صرف ماہِ محرم کی تخصیص کرتے ہیں۔

[علامہ نیساپوری نے "تفسیر" غرائب القرآن" میں پہلے اُن علماء کا قول ذکر کیا ہے جو کہتے ہیں کہ عرب صرف ماہ محرم الحرام ہی کی حرمت کو بدلا کرتے تھے اور ان علماء کو بھی اکثر کے ساتھ یاد کیا ہے یعنی بہت سے علماء نے یہ بات کہی ہے۔ اور پھر ان علماء کا قول بیان کیا ہے جو ماہِ محرم کی تخصیص نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا قول ہے کہ چاروں حرمت والے مہینوں میں سے جس کو بھی چاہتے تھے اس کو غیر حرمت والے مہینہ سے بدل دیا کرتے تھے۔ اور ان علماء کو بھی اکثر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور آگے جا کر ان کے قول کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے کی ہے۔

(از "تقویم خیری" نسخۂ قدیم)]

Marfat.com

کسی دوسرے مہینہ سے بدلنے کو بھی نَسِیْئ کہتے تھے۔] (از "تقویم خیری" نسخۂ قدیم)

جو بیان گزر چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ عرب میں دو صورتیں رائج تھیں ایک لوند کرنے کی تاکہ قمری سال شمسی سال کے مطابق ہو اور حج ایک موسم میں ہوا کرے اور دوسری صورت یہ تھی کہ کسی حرام مہینہ کو حلال مہینہ سے بدلا جائے، تاکہ قتل و غارت گری کو جاری رکھیں۔ قرآن مجید میں ان امور کا ذکر ہے۔ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آیت ۳۶-۳۷) بلاشبہ اللہ نے جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے مہینوں کی گنتی اس کے نزدیک کتاب الٰہی یعنی لوحِ محفوظ میں بارہ مہینے مقرر ہیں۔ ان مہینوں میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، یہی سیدھا سادھا ضابطہ ہے لہٰذا ان مہینوں میں گناہوں کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کرو، اور تم مسلمانو تمام مشرکوں سے لڑو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے، کسی مہینہ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر آگے پیچھے کرنا کفر کے زمانہ کی بڑھائی ہوئی بات ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ایک سال حرام مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرمت والا قرار دے لیتے ہیں تاکہ جن مہینوں کو اللہ نے حرمت والا مقرر کیا ہے ان کی گنتی پوری کریں پھر جو مہینے اللہ نے حرام کئے ہیں ان کو حلال کر لیتے ہیں۔ ان کے اعمال کی بُرائی اُن کو خوشنما کر کے دکھائی گئی ہے اور اللہ ایسے منکرینِ حق کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔"

اللہ تعالیٰ نے ان دو آیاتِ مبارکہ میں نسئی کی دونوں قسموں کی قباحت کا بیان کیا ہے۔ قریش نے لوند کرنے کا طریقہ رائج کیا۔ انھوں نے قمری چونتیس سال پانچ دن کے تینتیس ۳۳ سال بنائے۔ اس عرصہ میں تینتیس حج کیے۔ ان میں سے بتیس حج حقیقی

81357

Marfat.com

ذی الحجہ میں نہیں ہوئے صرف ایک حج ذی الحجہ میں ہوا ہے۔

دوسری آیت میں قبیلۂ بنی کنانہ کی قباحت کا بیان ہے۔ یہ ایک نادار اور مفلس قبیلہ تھا۔اس کی گزر بسر لوٹ مار پر تھی مسلسل تین مہینے لوٹ مار کو چھوڑ نہیں سکتے تھے لہٰذا انھوں نے مُحَرَّم مہینہ کو غیر مُحَرَّم مہینہ سے بدلنا شروع کیا۔

لوند کرنے کے طریقہ کو قبیلۂ بنی کنانہ میں صرف قَلَمَّس کا گھرانہ جانتا تھا وہ حج کے دنوں میں اُونٹ پر کھڑا ہو کر لوند کا اعلان کیا کرتا تھا اور کہتا تھا۔ اِنِّی لَا اُعَابُ وَلَا اُهَابُ وَلَا مَرَدَّ لِمَا اَقُوْلُ ۔یعنی نہ مجھ پر عیب لگایا جاسکتا ہے اور نہ مجھ کو ڈرایا دھمکایا جاسکتا ہے اور نہ میری بات لوٹائی جاسکتی ہے۔

واضح رہے جب علماءِ کرام نے دوسری صدی اور اس کے بعد اسلامی علوم وفنون ومعارف کو مُدَوَّن کیا انھوں نے لوند کرنے کے طریقہ کو کَبِیْسَہ کا نام دیا چاہے لوند ایک دن کا ہو جیسے عیسوی میلادی جنتری میں ہر چوتھے سال فروری کے مہینہ میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے اور چاہے کئی دن کا اضافہ کیا جائے جیسے مصر کے قبطی اپنے مہینوں کو تیس تیس دن کا رکھتے ہیں اور سال کے آخری مہینہ کو جس کا نام مَسْرِی ہوتا ہے عام سالوں میں ۳۵ دن کا اور ہر چوتھے سال ۳۶ دن کا قرار دیتے ہیں اور چاہے ایک مہینہ کا اضافہ کیا جائے جیساکہ یہود اور ہنود قمری مہینوں میں ایک مہینہ کا لوند کر کے شمسی سال بناتے ہیں اور یہ سال تیرہ مہینے کا ہوتا ہے۔

اور نسی کا رواج دَورِ جاہلیت میں تھا کہ اشہرِ حُرُم میں سے کسی مہینہ کی حرمت کو کسی غیر حرام مہینہ پر ڈال دیا جاتا تھا۔

سن دس ہجری کا مبارک حج

رازدانِ اَسرارِ خفیہ حضرت محمد نبیِ اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ مبارک رمضان ۸ھ ہجری میں مکہ مکرمہ کو فتح کیا اور آپ نے بیت اللہ شریف کو بتوں سے پاک کیا اور مدینہ منورہ کو مُراجعت فرمائی، اس سال نہ آپ خود حج کو تشریف لے گئے اور نہ کسی کو امیرِ حج بنا کر بھیجا، اب ۹ھ ہجری کا حج آیا۔آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج بنا کر

Marfat.com

مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ پھر آپ پر سورۂ توبہ کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ کا نزول ہوا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا تم مکہ مکرمہ جاؤ اور دس ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ کا مبارک اعلان سُنا دو۔ چنانچہ حجِ اکبر کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اللہ کا اعلان سب کو سُنایا کہ اللہ اور اللہ کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔ مشرک شرک کی ناپاکی سے حقیقی معنوں میں از سرتا پا ملوّث ہیں۔ یہ ناپاکی ان کے ریشہ ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ کپڑوں کی ناپاکی اس کے سامنے کوئی شے نہیں ہے۔ یہ مشرک کیا مرد کیا عورت، کیا بڑا کیا چھوٹا اِس بنا پر کپڑے اُتار کر برہنہ ہو کر حج کرتے ہیں کہ کپڑے گناہوں سے آلودہ ہیں۔ یہ اس قابل نہیں کہ ان کو پہن کر حج کیا جائے۔ اس سال کے بعد مشرک بیت اللہ نہیں آسکے گا۔ اور نہ برہنہ ہو کر طواف کر سکے گا۔ اس اعلان کو سن کر ابلیس نے اپنا سر پیٹ لیا کہ اب اس مبارک سرزمین پر غیر اللہ کی عبادت کے لئے کوئی راہ نہیں رہی۔ اس مقدس اور مبارک اعلان کے بعد راستہ صاف ہوا کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پوری اسلامی شان و شوکت کے ساتھ حج کریں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کچھ زیادہ پرستارانِ توحید کے ساتھ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سَن دس ہجری کا حج کیا۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ اَنْجَزَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ کا ظہور ہوا۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

جنتری کے حساب سے اُس سال ذی الحجہ کی نویں روز شنبہ (ہفتہ) کی ہوتی ہے لیکن رُوئیت کے اعتبار سے نویں ذی الحجہ کی روز جمعہ کی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں مَوقفِ ابراہیم میں کھڑے راز و نیاز کر رہے تھے کہ آپ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

"میں نے آج کے دن تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو ازروئے دین پسند کیا۔"

Marfat.com

طبقات ابن سعدؒ کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۸۸ میں علامہ شعبی سے روایت ہے۔
"نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ، الآيَة وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ حِيْنَ وَقَفَ مَوْقِفَ اِبْرَاهِيْمَ وَاضْمَحَلَّ الشِّرْكُ وَهُدِّمَتْ مَنَارُ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ" یعنی آیتِ مبارکہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآيَة آپ پر نازل ہوئی جبکہ آپ عرفہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقوف کرنے کی جگہ واقف (کھڑے) تھے۔ اور شرک کمزور و ناچیز ہوا اور جاہلیت کا منارہ گِر گیا اور بیت اللہ کا طواف کسی ننگے شخص نے نہیں کیا۔

یہ پہلا حج تھا جب اسلام اپنی شان و شوکت سے ظاہر ہوا، وہی اہلِ مکہ تھے جنہوں نے دس سال پہلے حضرت رحمۃ للعالمینؐ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔ آج آپ کی خاکِ پائے مقدس اپنے منہ پر مل رہے ہیں اور آپ کے مبارک بالوں کو اپنے سروں پر رکھ رہے ہیں۔ آپ کو آج کے دن اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے مالامال کر دیا۔

یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ مسلمانوں کو اللہ نے ایک ایسی آیت دی ہے اگر ہم اہلِ یہود کو ایسی آیت ملتی ہم اُس دن کو عید کا دن بناتے۔ آپ نے یہود سے کہا۔ یہ مبارک آیت جمعہ کے دن ملی ہے جب کہ آپ میدانِ عرفات میں تھے یعنی دن مبارک، جگہ مبارک، تاریخ مبارک۔

۸ھ میں بیت اللہ مبارک بتوں سے پاک ہوا اور ۹ھ میں اللہ تعالےٰ کا اعلان حضرت علیؓ نے پڑھ کر سُنایا۔ شرک اور کفر کے تمام معالم و آثار مٹے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ھ میں تشریف لائے۔

"اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ" کا بیان

جمع الفوائد میں طبرانی کی معجم اوسط کی روایت اِس طرح پر ہے۔

ل مطبوعہ بیروت (لبنان)

Marfat.com

فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الْأَهِلَّةَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ یعنی لوگوں نے آپ سے مہینہ کے اضافہ کرنے کے واسطے کہا، آپ نے بجواب فرمایا۔ یقیناً زمانہ گھوم کر اس اصلی حالت پر آگیا ہے جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ اوّل آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ یہ جواب دے کر آپ نے سن دس ہجری کو لوند کرنے کے طریقہ کو موقوف کر دیا۔ (یعنی روک دیا)

بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی روایت اس طرح کی ہے۔

اَلَا اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ۔ اور ابنِ جریر ابنِ مردویہ وغیرہما ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں۔ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَهُوَ الْيَوْمَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ۔ یعنی ابن جریر وغیرہ کی روایت میں، آج کے دن کا اضافہ ہے اور ترجمہ اس طرح ہوگا۔ یقیناً زمانہ گھوم کر آج کے دن اس حالت پر آگیا ہے۔ الخ۔

اس حدیث شریف سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حج اپنے اصلی مقام پر سن دس ہجری کو ہوا ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے اور اس سے پہلا حج جس کے امیر حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے حقیقی طور پر اپنے اصلی مقام پر نہیں تھا۔ ابنِ سعد نے اَلطَّبَقَاتُ الْكُبْرٰى کی جلد دوم صفحہ ۱۸۶ میں مجاہد کی روایت لکھی ہے۔

حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ وَنَادٰى عَلِيٌّ بِالْاَذَانِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ وَكَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ يَحُجُّوْنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مِّنْ شُهُوْرِ السَّنَةِ عَامَيْنِ فَوَافَقَ حَجُّ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ، هٰذَا يَوْمُ اسْتَدَارَ الزَّمَانُ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ قَالَ اَبُوْبِشْرٍ۔ اِنَّ النَّاسَ لَمَّا تَرَكُوا الْحَقَّ نَسَأُوا الشُّهُوْرَ۔

ابوبکر نے حج کیا اور علی نے اللہ کا اعلان سب کو ذی القعدہ میں سنایا۔ مجاہد نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ میں سال کے ہر مہینہ میں دو سال حج کرتے تھے اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج ذی الحجہ سے موافق ہوا اور آپ نے ارشاد کیا۔ آج وہ دن ہے کہ زمانہ گھوم کر اس دن کی حالت پر آگیا ہے کہ اللہ نے اس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔

Marfat.com

ابو بشر نے کہا ہے۔ جب لوگوں نے حق کو چھوڑا مہینوں کو بھول گئے۔

امام مجاہد نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ سن آٹھ اور سن نو کا حج حقیقت میں ذی القعدہ کے مہینہ کا حج تھا جو کہ لوند کے حساب سے ذی الحجہ بنا ہوا تھا۔ مجاہد کے اس قول پر دو اعتراضات کئے گئے ہیں۔

پہلا اعتراض علامہ داؤدی نے کیا ہے اور مفسرین میں سے رُمّانی، ثعلبی، ماوردی، ابن کثیر وغیرہم نے کیا ہے کہ مشہور مؤرخ ابن اسحاق صاف طور سے لکھ رہے ہیں کہ سن نو ہجری کو غزوۂ تبوک سے مراجعت فرمانے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان، شوال، ذی القعدہ قیام کیا اور پھر حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج بنا کر مکہ ارسال کیا، جبکہ ذی القعدہ تمام ہونے کے بعد حضرت ابوبکر کا حج کے واسطے جانا ہوا تو آپ کا حج ذی القعدہ میں کیسے ہو گیا۔

دوسرا اعتراض امام مجاہد پر یہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَذَانٌ فِي النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ یعنی حج اکبر کے دن لوگوں میں اعلان کر دو۔ یہ اعلان سن نو ہجری کو ہوا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ دس ذی الحجہ کو حج اکبر کا دن کہتے ہیں اگر سن نو کا حج ماہ ذی الحجہ میں نہیں تھا تو یہ اعلان کس طرح کرایا جاتا۔

ان حضرات نے یہ دو اعتراض کئے ہیں جو بظاہر وجیہ اور وقیع ہیں لیکن دقیق نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام مجاہد سے نہ ابن اسحاق کی روایت پوشیدہ تھی اور نہ آیت مبارکہ کے سمجھنے میں اُن سے خلل واقع ہوا ہے۔ انھوں نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست ہے یہ دوسری بات ہے کہ اُن کی بات کو کوئی سمجھا نہ ہو اور اعتراض کر دیا ہو۔

پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ امام مجاہد نے صرف یہ بات نہیں کہی ہے اُنھوں نے لوند کرنے کا طریقہ بھی بیان کیا ہے اور سمجھایا ہے کہ کس طرح باری باری سے سال کے ہر مہینہ میں حج کیا جاتا تھا، کیونکہ لوند کرنے کے طریقہ سے کوئی واقف نہ تھا اس لئے امام مجاہد کی عبارت کو صحیح طریقہ سے نقل بھی نہیں کر سکے ہیں۔ علامہ ابن کثیر باوجود اس

Marfat.com

عُلُوِّ منزلت و جلالتِ قدر کے مجاہد کے بیان کو یہ لکھ کر نقل کرتے ہیں " وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ صِفَةٌ اُخْرٰی عَجِیْبَةٌ " یعنی مجاہد سے ایک دوسری عجیب صورت بیان کی گئی، علامہ ابنِ کثیر کا اس طرح اظہار استعجاب کرنا صاف طور پر بتا رہا ہے کہ آپ لوند کے حساب سے واقف نہ تھے۔ اِس صورت میں اگر وہ یا ان کی طرح کے دیگر علماء اعتراض کریں تو کیا بڑی بات ہے۔

دوسرا اعتراض غیر وجیہ ہے۔ اگرچہ حج اور عمرہ دو نام کی دو عبادتیں ہیں لیکن عرب حج کو حجِ اکبر اور عمرہ کو حجِ اصغر کہہ دیا کرتے تھے۔ سیوطی نے تفسیر درِ منثور میں ابنِ ابی شیبہ سے نقل کیا ہے اور وہ ابنِ اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے حجِ اکبر کے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے کہا "اَلْحَجُّ الْاَکْبَرُ یَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَۃُ" یعنی دسویں ذی الحجہ کو حجِ اکبر اور عمرہ کو حجِ اصغر کہتے ہیں۔ اور مجاہد سے ابنِ ابی شیبہ نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا " کَانَ یُقَالُ الْعُمْرَۃُ ھِیَ الْحَجَّۃُ الصُّغْرٰی " کہ عمرہ کو کہا جاتا تھا کہ عمرہ ہی چھوٹا حج ہے۔

تقریباً سوا دوسو سال سے عرب لوند کر رہے تھے وہ حج کیا کرتے تھے اور دسؔ ذی الحجہ کو یومِ حجِ اکبر کہتے تھے۔ اس کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ یہ مہینہ درحقیقت ذی الحجہ ہے یا نہیں۔

امام مجاہدؒ کا بیان

مناسب معلوم ہوتا ہے امام مجاہد کا بیان لوند کے متعلق بیان کر دیا جائے اکابر علماء نے اپنی تفاسیر اور تالیفات میں ان کا بیان نقل کیا ہے۔ امام طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان کے جزء عاشر (دس) صفحہ ۸۱ میں لکھا ہے۔

وَعَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّمَا النَّسِیْءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ قَالَ فَرَضَ اللّٰہُ الْحَجَّ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ قَالَ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُسَمُّوْنَ ذَا الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمَ وَصَفَرَ وَرَبِیْعَ وَرَبِیْعَ وَجُمَادٰی وَجُمَادٰی وَرَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَذَا الْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ یَحُجُّوْنَ فِیْهِ مَرَّۃً اُخْرٰی ثُمَّ

Marfat.com

یسئلون عن المحرم فلا یذکرونه ثم یعودون یسمون صفر صفرا ثم یسمون رجب جمادی الآخرة ثم یسمون شعبان رمضان ثم یسمون شوال رمضان ثم یسمون ذا القعدة شوال ثم یسمون ذا الحجة ذا القعدة ثم یسمون المحرم ذا الحجة فیحجون فیه واسمه عندهم ذو الحجة ثم عادوا مثل هذه القصة فکانوا یحجون فی کل شهر عامین حتی اذا وافق حجة ابی بکر الآخر من العامین فی ذی القعدة ثم حج النبی صلی الله علیه وسلم حجته التی حج فوافق ذا الحجة فذلك حین یقول النبی صلی الله علیه وسلم فی خطبته ان الزمان قد استدار کھیئته یوم خلق الله السموت والارض. الخ

یہ ہے مجاہد کی عبارت، صحیح مفہوم کسی کی نقل کردہ عبارت سے نہیں ظاہر ہوتا، اس کی بڑی وجہ عاجز کے نزدیک یہ ہے کہ لوند کرنے کا حساب قبیلۂ بنی کنانہ میں صرف قلمّس کے گھرانے میں محدود تھا، یہ خدمت اُن ہی کے سپرد تھی۔

عمرو بن شعیب کی روایت

جمع الفوائد نے طبرانی کے معجم اوسط سے نقل کی ہے کہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا۔ کانت العرب یحلون عاما شهرا وعاما شهرین ولا یصیبوا الحج الا فی کل ست وعشرین سنة مرة وهو النسئ الذی ذکره الله فی کتابه فلما کان عام حج ابوبکر بالناس وافق ذلك العام فسماه الله الحج الاکبر ثم حج النبی صلی الله علیه وسلم من العام المقبل فاستقبل الناس الاهلة فقال صلی الله علیه وسلم ان الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموت والارض۔ الخ۔ اس روایت میں ہے کہ حج صحیح طور پر چھبیس ۲۶ سال میں ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد مؤلف جمع الفوائد نے لکھا ہے۔ غالباً یہ مدت چھتیس سال رہی ہوگی کیونکہ ایک سال ایک مہینہ اور ایک سال دو مہینے کے عمل سے حساب ۳۶ سال کا بیٹھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مہینہ میں تو ایک سال حج کرتے تھے اور ایک مہینہ میں دو سال اس طرح چھتیس سال کا دورہ ہوا۔ امام مجاہد صاف طور سے کہتے ہیں کہ عرب ماہ ذی الحجہ کو باری باری سے محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الآخرہ، رجب، شعبان، رمضان،

Marfat.com

شوال ذی القعدہ، ذی الحجہ کا نام دیتے تھے یعنی حج ان سب مہینوں میں گھومتا رہتا تھا پھر وہ رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم کا نام لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پچھلا مہینہ پہلا مہینہ بنتا تھا۔ جب ذی الحجہ میں لوند ہوا تو ذی الحجہ محرم کا نام بھی ہوا۔ وہ کہتے ہیں۔ ثُمَّ یسموْنَ المُحَرَّمَ ذَا الحِجَّۃِ فیحجون فِیہِ وَاسْمُہٗ عِندھُم ذَا الحِجَّۃِ یعنی وہ محرم کو ذوالحجہ کا نام دیتے تھے اور اس میں حج کرتے تھے اور اس کا نام بھی ان کے نزدیک ذی الحجہ ہوتا تھا۔ یہ بات ٹھیک بھی ہے، سات مہینہ لوند کے ہیں ان ساتوں مہینوں میں دو دو سال حج ہوا اور باقی پانچ ماہ میں ایک ایک سال حج ہوا اس طرح انیس ۱۹ سال کا دورہ ہو گیا۔

قمری چونتیس ۳۴ سال پانچ دن کے شمسی تینتیس ۳۳ سال ہوتے ہیں، تینتیس ۳۳ سال کے عرصہ میں بارہ مرتبہ لوند ہوتا ہے اور لوند کا اثر دو مہینہ رہتا ہے، اس طرح چوبیس ۲۴ سال ہوئے اور نو مہینہ میں لوند نہیں ہوا، ان نو ماہ کا اثر ایک ایک سال رہا، اس طرح پورے تینتیس سال ہوئے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ سن آٹھ ہجری کا حج لوند کے حساب سے ذی القعدہ کا پہلا سال تھا جو کہ ذی الحجہ بن گیا تھا اور ۹ھ کا حج دوسرا سال تھا جو ذی الحجہ بنا تھا اور مجاہد فرماتے ہیں۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ" الحدیث"

اس حدیث کی دوسری روایت میں "فَھُوَ الْیَوْمُ" اور وہ آج کے دن" کی تصریح ہے۔

ابن حجر عسقلانی شرح صحیح بخاری "فتح الباری کی آٹھویں جلد کے صفحہ ۶۵ میں لکھتے ہیں۔

"وَقَعَ الاِخْتِلَافُ فِی اَیِّ شَھْرٍ حَجَّ اَبُوْبَکْرٍ، فَذَکَرَ ابْنُ سَعْدٍ وَغَیْرُہٗ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ اِنَّ حِجَّۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَعَتْ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَوَافَقَہٗ عِکْرَمَۃُ بْنُ خَالِدٍ فِیْمَا اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ فِی الْاِکْلِیْلِ وَمَنْ عَدَا ھٰذَیْنِ اِمَّا مُصَرِّحٌ بِاَنَّ حِجَّۃَ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَتْ فِیْ ذِی الْحِجَّۃِ کَالدَّاؤُدِیْ وَبِہٖ جَزَمَ مِنَ الْمُفَسِّرِیْنَ الرَّمَّانِیْ وَالثَّعْلَبِیْ وَالْمَاوَرْدِیْ وَتَبِعَھُمْ جَمَاعَۃٌ وَاِمَّا سَاکِتٌ۔ وَالْمُعْتَمَدُ مَاقَالَہٗ مُجَاھِدٌ الخ

ابن حجر نے مجاہد اور داؤدی کا اختلاف بیان کیا ہے اور آخر میں کہا ہے کہ مجاہد کا قول معتمد ہے، چنانچہ بعد کے محققین نے مجاہد ہی کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اس بیان کے بعد ابن حجر نے مشہور مؤرخ ابن اسحاق کا قول ذکر کیا ہے کہ غزوہ تبوک سے مراجعت فرمانے پر آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے رمضان، شوال، ذی القعدہ قیام کیا، پھر ابو بکر کو امیر حج بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا اور کہا ہے کہ اس قول سے داؤدی کی تائید ہوتی ہے۔

یہ اشکال کوئی اشکال نہیں ہے کیونکہ لوند کے سال ایک ماہ مکرر آتا ہے اور باقی تمام مہینے یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ بے شک رمضان شوال، ذی القعدہ آنحضرت نے توقف فرمایا، مجاہد کے نزدیک یہ تین ماہ کب اصلی مہینے تھے جو اُن پر اعتراض وارد ہو اور پھر حدیث شریف "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ" الخ کا مطلب بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ اگر سن نو کا حج حقیقی حج کے مہینے میں ہوتا تو پھر اس حدیث شریف کا کیا مطلب نکلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ابن حجر اور محققین نے مجاہد کے قول کو مختار کیا ہے۔

علامہ حلبیؒ کا بیان

علامہ حلبی نے انسان العیون میں حجۃ الوداع کے اوائل بیان میں لکھا ہے:

وَاِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحُجَّ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ غَیْرَھَا قِیْلَ لِاِخْرَاجِ الْکُفَّارِ الْحَجَّ عَنْ وَقْتِہٖ لِاَنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّۃِ کَانُوْا یُؤَخِّرُوْنَ الْحَجَّ فِیْ کُلِّ عَامٍ اَحَدَ عَشَرَ یَوْمًا حَتّٰی یَدُوْرَ الدَّوْرُ اِلٰی ثَلَاثٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً فَیَعُوْدُ اِلٰی وَقْتِہٖ وَلِذٰلِکَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْحَجَّۃِ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّ ھٰذِہِ الْحَجَّۃَ کَانَتْ فِی السَّنَۃِ الَّتِیْ عَادَ فِیْھَا الْحَجُّ اِلٰی وَقْتِہٖ وَکَانَتْ سَنَۃَ عَشَرَۃَ۔ الخ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے بجز سن دس ہجری کے دوسرا حج نہیں کیا، کہا گیا ہے۔ کیونکہ کافروں نے حج کو اپنے وقت سے ہٹا رکھا تھا، وہ ہر سال گیارہ دن حج کو پیچھے کرتے تھے یہاں تک کہ تینتیس ۳۳ سال کا دورہ پورا ہوا، اور حج اپنی جگہ پر آیا اسی وجہ سے آپ نے فرمایا "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ" الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن آٹھ اور سن نو کو حج کے واسطے تشریف نہیں لے گئے، حالانکہ مکہ مکرمہ پر آپ کا تصرف ہو چکا تھا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے جیسا کہ علامہ سہیلی نے روض الانف میں لکھا ہے۔

وَلَمْ یَحُجَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ غَیْرَ تِلْکَ الْحَجَّۃِ وَذٰلِکَ لِاِخْرَاجِ

Marfat.com

اَلْکُفَّارِ عَنْ وَقْتِہٖ وَلِطَوَافِہِمْ بِالْبَیْتِ عُرَاۃً وَاللہُ اَعْلَمُ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے مکہ کا سفرحج کے لئے بجز سن دس کے نہیں کیا، کہا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے حج کو اس کے وقت سے ہٹا رکھا تھا اور کفار ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ اور اللہ ہی جانتا ہے۔

فائدہ۔ معراج شریف کے سلسلہ میں امام نووی نے اپنے فتاوی میں بیان کیا ہے کہ معراج شریف ماہ ربیع الاول میں ہوئی ہے اور روض الانف میں لکھا ہے۔ اِنَّہٗ کَانَ بَعْدَ النُّبُوَّۃِ لِعَشْرِ سِنِیْنَ وَثَلَاثَۃِ اَشْہُرٍ یعنی نبوت کے دس سال اور تین ماہ بعد۔ اور شرح مسلم میں قاضی عیاض کا اتباع کرتے ہوئے ماہ ربیع الآخر لکھا ہے۔ یہ تین ماہ کا اضافہ ہے جو امام نووی نے تجویز کیا ہے۔ غالبًا لوند کے تین ماہ کی طرف اشارہ ہے جو کہ دس سال کے عرصہ میں ہوا ہے۔ کیونکہ آپ کو نبوت ماہ ربیع الاول میں ملی ہے اور لوند کے حساب سے دس سال بعد جو ماہ ربیع الاول ہو گا وہ تین ماہ کی بیشی سے ماہ جمادی الآخرہ ہے جو ماہ ربیع الاول بنا ہوا ہے۔

بہرحال یہ ثابت ہے کہ عرب لوند کرتے تھے اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریبًا سوا دو سو سال سے عرب لوند کرتے تھے، شمسی حساب سے اگرچہ تینتیس ۳۳ سال میں حج اپنی جگہ پر آجاتا ہے لیکن اس میں پانچ دن کا فرق رہ جاتا ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ زمانہ گھوم کر اب اصلی جگہ آ گیا ہے (جبکہ سن دس ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا) وہ جگہ جس پر روز ازل میں اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، اس سے یہ معلوم ہوا کہ فرق بالکل نہ تھا۔

لوند کا ایک دورہ انیس سال کا ہوتا ہے، اس عرصہ میں سات ماہِ قمری کا اضافہ ہوتا ہے۔ یعنی انیس سال کے ایک دورہ میں سات مہینوں کا اضافہ ہو جاتا ہے، ہر دورہ کے سن دو ۲، سن پانچ ۵، سن سات ۷، سن دس ۱۰، سن تیرہ ۱۳، سن پندرہ ۱۵، سن اٹھارہ ۱۸ میں ایک ایک مہینہ کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس طرح اُنیس ۱۹ سالہ بارہ دوروں میں چوراسی ۸۴ ماہ کا اضافہ ہوا۔ جو پورے سات ۷ سال ہوئے۔ اس طرح قمری دو سو پینتیس ۲۳۵ سال شمسی دو سو اٹھائیس ۲۲۸ سال کے بالکل مساوی ہوئے۔

اب دیکھو حضرت نبی رحمت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی نبوت کا کرشمہ کہ آپ نے سن دس ہجری کے سال فرمایا ہے'' اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَھُوَ الْیَوْمُ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی زمانہ گھوم کر آج کے دن اس حالت پر آگیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ آپ نے یہ بات بنا کسی حساب وغیرہ کے بتادی کہ زمانہ گھوم کر اپنی جگہ پر آگیا۔ یعنی حج کو اس کے وقت سے ہٹایا گیا تھا مگر اب حج اپنے اصلی مقام پر اس عرصۂ دراز کے بعد آیا ہے۔ اِنَّ ھٰذَا لَعَجِیْبٌ جِدًّا

علاّ ابنِ حجر عسقلانی کا بیان

فتح الباری کی آٹھویں جلد کے ۲۴۴ صفحہ میں لکھا ہے۔ المراد بِاسْتِدَارَتِہٖ وُقُوْعُ تَاسِعِ ذِی الْحِجَّۃِ فِی الْوَقْتِ الَّذِیْ حَلَّتْ فِیْہِ الشَّمْسُ بُرْجَ الْحَمَلِ حَیْثُ یَسْتَوِی اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَوَقَعَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ عِنْدَ ابْنِ مَرْدَوَیْۃَ '' اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَھُوَ الْیَوْمُ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ '' الخ ——————— یعنی زمانہ کے گھومنے سے مراد یہ ہے کہ نویں ذی الحجہ کی اُس وقت واقع ہو جب کہ آفتاب برج حَمل میں داخل ہو چکا ہو اور رات دن برابر ہوں۔ اور ابن عمر کی روایت میں ابنِ مردویہ کے نزدیک یہ ہے۔ زمانہ گھوم کر آج کے دن اپنی اس حالت پر آگیا ہے۔ الخ

ابن حجر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ اس سال حج ایسے موسم میں تھا جبکہ آفتاب برج حمل میں داخل ہو چکا تھا۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حجاز کا موسم اور بارہ بروج کا بیان کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ عرب کے نزدیک آفتاب ان بروج میں کب داخل ہوتا ہے اور ان بروج کو عیسوی میلادی جنتری اور بعض دوسری جنتریوں سے تطابق کی کیا صورت ہے۔ فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ۔

حجاز کا موسم

حجاز کا موسم گرم وخشک ہے۔ ایک طرف اس کے یَمَن ہے، وہاں گرمیوں میں بارش ہوتی ہے اور اس کے بعد وہاں کھیتی باڑی ہوتی ہے اور ملک سرسبز ہوتا ہے۔ وہ موسم سرد ممالک میں خریف کہلاتا ہے چونکہ اس موسم میں یمن میں سرسبزی رہتی ہے اور اہلِ حجاز اس کو دیکھتے تھے اس لئے اہل حجاز اس کو ربیع اوّل کہتے تھے یعنی پہلی بہار اور حجاز کے دوسری جانب ملک شام اور عراق ہے جو سرد ممالک ہیں وہاں

Marfat.com

سردیوں میں بارش ہوتی ہے اور پھر بہار کا موسم آتا ہے' ان کے موسم بہار کو دیکھ کر اہل حجاز نے اس کو ربیع ثانی کہنا شروع کر دیا یعنی دوسری بہار اہل حجاز کے نزدیک خریف کا موسم نہیں ہے۔ ابنِ قُتَیْبَہ اَدَبُ الکاتب میں اور ابن منظور لِسَانُ العَرَب میں لکھتے ہیں۔ وَکُلُّھُمْ مُجْمِعُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْخَرِیْفَ ھُوَ الرَّبِیْعُ یعنی سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ربیع ہی خریف ہے اہل حجاز کے نزدیک، چونکہ اہل حجاز کے نزدیک بہار کے دو موسم ہیں ایک گرمیوں کے بعد کی فصل اور دوسرے سردیوں کے بعد کی فصل، گرمیوں کے بعد کی فصل بہار اول ہے اور سردیوں کے بعد کی فصل بہار دوم ہے۔

فائدہ لُغَوِیَّہ ربیع کا لفظ جب فصل بہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے' وہ عَلَم یعنی نام نہیں ہے یعنی معرفہ نہیں ہے لہذا لفظ ربیع پر تعریف کا الف لام لایا جا سکتا ہے۔ اگر ربیع پر الف لام داخل کیا اس کی صفت پر بھی الف لام داخل کرنا ہوگا۔ ہم ربیع اول اور ربیع ثانی کو الربیع الاوّل۔ الربیع الثانی کہیں گے۔ ربیع موصوف ہے اور اوّل اور ثانی اسکی صفت ہے۔

اور جب ربیع مہینہ کا نام ہوتا ہے وہ معرفہ ہے اس پر الف لام داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ معرفہ ہے البتہ اس کی صفت پر الف لام آئے گا کہا جائے گا ربیع الاول' ربیع الآخر اور علماء نے فرمایا ہے۔ جب ربیع مہینہ کا نام ہو اس کے ساتھ لفظ شہر لکھنا زیادہ بہتر ہے ۔ شہر کا ترجمہ مہینہ ہے۔ لکھا جائے شہر ربیع الاول' شہر ربیع الآخر۔

فصول اربعہ اہل حجاز کے نزدیک تین فصلیں ہیں: سردی[1]، بہار[2] اور گرمی[3]۔

اوّل سردی : اس موسم میں وہاں کچھ بارش ہو جاتی ہے جس سے پہاڑوں اور وادیوں میں کچھ ہریاول نظر آجاتی ہے اور بعض مقامات پر کچھ کاشت بھی ہو جاتی ہے۔

دوم بہار : جو کہ سردی سے پہلے اور سردی کے بعد ہے (یعنی دوم مرتبہ ہے)۔

سوم گرمی : (جو عیسوی اعتبار سے جون کے مہینہ سے شروع ہوتی ہے تو ستمبر کے ابتدائی ماہ تک رہتی ہے۔)

لیکن جو عرب شام و عراق فلسطین میں رہتے ہیں ان کے نزدیک سال کی چار فصلیں ہیں اور ان فصول کا تعلق شمسی مہینوں سے ہے۔ بعض علماء نے عربی شمسی مہینوں کو رومی مہینوں سے مطابق

Marfat.com

کر کے لکھا ہے اور بعض علماء نے ایرانی شمسی مہینوں سے مطابق کر کے لکھا ہے، عاجز عربی، گریگواری عیسوی، رومی، قبطی، ایرانی، ہندی مہینوں کے نام لکھتا ہے اور عبری اور قمری ہندی نام بھی لکھتا ہے کیونکہ یہ قمری مہینوں میں لوند کر کے شمسی حساب کرتے ہیں۔

شمسی مہینوں کے نام

نمبر شمار	عربی	گریگواری	رومی	قبطی	ایرانی	ہندی	عبری	قمری ہندی
۱	حمل	مارچ	مارث آزار	برمہات	فروردی	میکھ	آدار	چیت
۲	ثور	اپریل	نیسان	برمودہ	اردی بہشت	برکھ	نیسان	بیساکھ
۳	جوزا	مئی	مایس ایار	بشنس	خرداد	متھن	ایار	جٹھ
۴	سرطان	جون	ذیران	بؤونہ	تیر	کرک	سیوان	اساڑھ۔ باڑھ
۵	اسد	جولائی	تموز	ابیب	امرداد	سنگھ	تموز	ساون
۶	سنبلہ	اگست	آب اغسطس	سری	شہریور	کنیا	آب	بھادوں
۷	میزان	ستمبر	ایلول	توت	مہر	تلا	ایلول	کوار۔ اسوج
۸	عقرب	اکتوبر	تشرین اول	بابہ	آبان	برچھیک بریچک	تشری	کاتک۔ کارتک
۹	قوس	نومبر	تشرین ثانی	ہاتور	آذر	دھن	مرحشوان	اگھن
۱۰	جدی	دسمبر	کانون اول	کیہک	دے	مکر	کسلو	پوس۔ پوہ
۱۱	دلو	جنوری	کانون ثانی	طوبہ	بہمن	کنبھ	طبت	ماگھ۔ ماہ
۱۲	حوت	فروری	شباط	امشیر	اسفندیار	مین	شباط	پھاگن

Marfat.com

علامہ ابن منظور کا حساب

علامہ ابن منظور افریقیؒ جن کی مشہور کتاب "لسانُ العَرب" فنِّ لغت میں مُحتاجِ تعریف نہیں ہے۔ عرب کا حساب فصولِ اربعہ سے متعلق لکھتے ہیں اور رومی مہینوں کی تاریخ سے اُن کا تطابق کرتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

فصل	عرب کا حساب	اہلِ یونان کا حساب
فصل ربیع یعنی بہار	حمل، ثور، جوزا ۵/مارچ سے ۴/جون تک کل مدت ۹۱ دن	اہل یونان کے نزدیک ۲۲/مارچ سے ۲۴/جون تک ۹۲ دن ۱۹ گھنٹہ ۲۶ منٹ
فصل صیف گرمی	سرطان، اسد، سنبلہ ۴ جون سے ۳ ستمبر تک کل مدت ۹۱ دن	۲۴ جون سے ۲۵ ستمبر تک تاریخ کے حساب سے ۹۳ دن مدت حساب کے رو سے ۹۳ دن ۵ گھنٹہ ۶ منٹ
فصل خریف خزان	میزان، عقرب، قوس ۳ ستمبر سے ۳ دسمبر تک کل مدت ۹۱ دن	۲۵ ستمبر سے ۲۳ دسمبر تک تاریخ سے ۸۹ دن لیکن حساب سے ۸۹ دن ۱۹ گھنٹے ۳ منٹ
فصل شتاء جاڑا	جدی۔ دلو۔ حوت ۳ دسمبر سے ۵ مارچ تک کل مدت ۹۲ دن	۲۳ دسمبر سے ۲۲ مارچ تک تاریخ سے ۸۹ دن لیکن حساب سے ۸۹ دن ۱۴ منٹ

Marfat.com

ابن منظور نے عرب کا حساب لکھا ہے اور رومی مہینہ سے اس کا بیان کرتے ہیں۔ اہل یونان کا حساب اس سے متفاوت ہے۔ اہل ہند کا حساب دونوں کے حساب سے مختلف ہے۔ اہل ہند کے نزدیک آفتاب ۱۳ اپریل کو حمل میں، ۹ جولائی کو سرطان میں ۱۶ اکتوبر کو میزان میں، ۱۴ جنوری کو جدی میں، داخل ہوتا ہے۔ فارسی حساب سے چاروں فصول کی مدت یونانی حساب کے برابر ہے۔

ایک شاعر نے فارسی کے ایک شعر میں بارہ بروج کے دنوں کا حساب ابجد کے حروف سے دیا ہے ماہِ حمل سے اس نے شروع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

لا ولا لب لا ولا لا شش مہ است

۳۱ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۱ - ۳۱ - ۳۱
۹۴ دن — ۹۳ دن

ل ل کط وکط ل ل شہور کوتہ است

۳۰+۳۰+۲۹ — ۲۹+۳۰+۳۰
۸۹ دن — ۸۹ دن = ۳۶۵ دن

یعنی حمل کے ۳۱ دن، ثور کے ۳۱ دن، جوزا کے ۳۲ دن سرطان کے ۳۱ دن، اسد کے ۳۱ دن، سنبلہ کے ۳۱ دن، میزان کے ۳۰ دن، عقرب کے ۳۰ دن، قوس کے ۲۹ دن جدی کے ۲۹ دن، دلو کے ۳۰ دن، حوت کے ۳۰ دن، یعنی ربیع کے ۹۴ دن، صیف کے ۹۳ دن، خریف کے ۸۹ دن، شتاء (جاڑے) کے ۸۹ دن۔ میزان ۳۶۵ دن۔

ابن حجر عسقلانی کی عبارت کا بیان

ابن حجر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ سن دس ہجری کا حج اس وقت تھا جب کہ آفتاب برج حمل میں داخل ہو چکا تھا اور ابن منظور کے بیان سے معلوم ہوا کہ عرب کے نزدیک آفتاب برج حمل میں پانچ مارچ سے پانچ اپریل تک رہتا ہے اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ سن دس ہجری تک لوند ہوتا تھا اور سن دس کو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ایک مہینے کی بیشی کا اعلان کردیں لیکن آپ نے اس ناپسند اور غیر محمود طریقہ کو بند کردیا اور اعلان کیا کہ اب لوند نہیں ہوا کریگا۔

Marfat.com

جنتری کے حساب سے ذی الحجہ کی پہلی یوم جمعہ ۲/ مارچ ۶۳۲ء کی ہے لیکن رویت کے حساب سے پہلی ذی الحجہ جمعرات یکم مارچ کی تھی اور اس طرح نویں ذی الحجہ نو مارچ یوم جمعہ کو تھی یہ بہ اعتبار گریگوار کے درست شدہ تقویم کے ہے، اور بہ اعتبار اُس وقت کی رائج شدہ جنتری کے یکم ذی الحجہ ۱۰ھ جمعرات ۴ مارچ ۶۳۲ء کی تھی اور نویں ذی الحجہ ۱۲ مارچ کو تھی، اور بہ قول ابن منظور افریقی کے عرب کے نزدیک آفتاب برج حمل میں پانچ مارچ کو داخل ہوا ہے لہذا نو ذی الحجہ ۱۰ھ مطابق نو مارچ ۶۳۲ء کو حمل کے مہینہ کی پانچ تاریخ تھی تقریباً سوا دو سو سال سے حج کا موسم ماہ حمل میں رہا۔[1]

تنبیہ سن دس ہجری کو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوند کا مہینہ بڑھانے کے واسطے کہا۔ آپ نے فرمایا۔ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آگیا ہے اور آپ نے لوند کرنے کی اجازت نہیں دی اس سے یہ سمجھنا کہ لوند کرنا مطلقاً ناجائز ہے۔ درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں فرمایا ہے۔ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا۔ (آیت ۲۵)
اور مدت گزری ان پر اپنی کھوہ میں تین سو برس اور اوپر سے نو (شاہ عبدالقادر)

علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی نے "الجامع لاحکام القرآن" کی جلد دس، صفحہ ۳۸۷ میں لکھا ہے۔

نقاش نے کہا ہے کہ اصحاب کہف کھوہ میں تین سو شمسی سال رہے اور نو سال قمری سال ہیں۔ (یعنی قمری اعتبار سے تین سو نو سال اصحاب کہف غار میں رہے۔)

اور علامہ سید محمود آلوسی بغدادی نے تفسیر روح المعانی کی جلد پانچ کے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے۔ وَكَوْنُ التَّفَاوُتِ تِسْعًا تَقْرِيبًا جَارٍ عَلَىٰ سَائِرِ الْأَقْوَالِ فِي مِقْدَارِ السَّنَةِ الشَّمْسِيَّةِ وَالسَّنَةِ الْقَمَرِيَّةِ إِذِ التَّفَاوُتُ فِي سَائِرِهَا لَا يَكَادُ يَبْلُغُ رُبُعًا فَضْلًا عَنْ نِصْفٍ۔
یعنی شمسی اور قمری سالوں کا فرق تقریباً نو سال ہے۔ اور پورا بیان نو سال ۷۳

---

[1] یعنی مارچ کے مہینہ میں رہا، کبھی ابتدا میں، کبھی وسط میں اور کبھی انتہا میں۔

(از "تقویم خیری" قدیم نسخہ)

Marfat.com

دن، نو گھنٹے اور ۴۸ منٹ ہے۔ یہ زائد مقدار ایک سال کا چوتھائی حصّہ بھی نہیں ہے اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اصل موضوع

سرزمینِ حجاز اور وہاں کے رہنے والوں کا ضروری حال بیان کر دیا گیا، لہٰذا اب اصل موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں اور حبیبِ کبریا سردارِ ہر دوسرا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا بیان کیا جاتا ہے کہ دن کونسا تھا، تاریخ کیا تھی، مہینہ کونسا تھا اور سال کے متعلق علمائے اعلام نے کیا کہا ہے، مبارک بیان ہے، جو تحقیق طلب ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔

ولادتِ باسعادت کا دِن

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور علمائ اعلام کا اتفاق ہے کہ ولادتِ مبارکہ دوشنبہ (پیر) کو ہوئی ہے اور معتمد قول یہ ہے کہ ولادت مبارکہ نصف شب کے بعد ہوئی ہے یعنی صبح صادق کے قریب۔

چاند کی تاریخ

اس میں اختلاف ہے، کسی نے دوسری، کسی نے دسویں، کسی نے سترہویں بتائی ہے اور کسی نے کہا ہے کہ مہینہ ختم ہونے میں آٹھ دن باقی تھے، یعنی مہینہ کی اِکّیس یا بائیس تاریخ تھی۔

یہ چار اقوال اگرچہ کہے گئے ہیں، لیکن ان کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے اُن سے صَرفِ نظر ہی کرنا اَولیٰ ہے۔ ان اقوال کے علاوہ دو اقوال اور ہیں جن کو علمائ نے مختار اور پسند کیا ہے۔

ایک قول یہ ہے جو ابن عباس اور جُبیر بن مُطعم سے منقول ہے کہ مہینہ کی آٹھ تاریخ تھی۔

عاجز نے ایک مضمون کسی رسالہ میں یا مجلّہ میں پڑھا ہے کہ مسٹر ہربرٹ وائل یورپ کے مُنصِف مزاج مُحقّق نے اپنی کتاب "گریٹ ٹیچر" میں لکھا ہے کہ "بیس۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو آپ کی ولادت ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عَلامہ شبلی نُعمانی نے اسی قول کو لیا ہے۔

علامہ حُمیدی اور ابنِ حزم نے ابن عباس کے قول کی تائید کی ہے، علامہ قضاعی نے کہا ہے کہ زائچہ بنانے والوں کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ آٹھ تاریخ تھی۔

Marfat.com

دوسرا قول مشہور مؤرخ اور سیرت مبارکہ کے بیان کرنے والے ابن اسحاق کا ہے جس کو جمہور علماء نے پسند کیا ہے اور جو عرب وعجم میں صدہا سال سے مشہور ومعروف ہے کہ مہینہ کی بارہ تاریخ تھی۔

چاند کا مہینہ

ماہ مبارک میں اختلاف ہے، کسی نے ماہ محرم، کسی نے صفر، کسی نے جمادی الآخرہ، کسی نے رجب، کسی نے رمضان اور کسی نے ذوالحجّہ کہا ہے، لیکن تمام اقوال ضعیف اور غیر مقبول ہیں۔ محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ ولادتِ شریف ماہ ربیع الاول میں ہوئی ہے۔ اور یہی قول مشہور ہے۔

سالِ ولادت

سال کے متعلق مشہور اور قابل اعتماد یہ قول ہے کہ وہ سال فیل تھا یعنی وہ سال جو ابرہہ حاکم یمن فوج اور ہاتھی لے کر بیت اللہ مبارک کو توڑنے کے واسطے مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا، مکہ مکرمہ کے اطراف میں اہل مکہ کے اونٹ تھے، ابرہہ کے لشکر نے وہ اونٹ پکڑ لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب چند رؤساء قریش کو لے کر ابرہہ سے ملنے گئے،

ابرہہ سے عبدالمطلب کی ملاقات

جناب عبدالمطلب کو اللہ تعالیٰ نے عجب وجاہت دی تھی، جو بھی آپ سے ملتا تھا احترام سے ملتا تھا، چنانچہ ابرہہ بھی آپ کو دیکھ کر مرعوب ہوا، اکرام واحترام کے ساتھ پیش آیا اور آپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا۔ جناب عبدالمطلب نے ابرہہ سے اونٹوں کا مطالبہ کیا، ابرہہ متحیّر ہوا اور اس نے کہا۔ آپ نے اپنے اونٹ طلب کئے ہیں اور بیت اللہ جو کہ آپ کا مذہب اور دین ہے، اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا "أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَلِلْبَيْتِ رَبٌّ يَحْمِيْهِ" میں اونٹوں کا مالک ہوں اور خانۂ کعبہ کا مولیٰ ہے، جو اس کی حفاظت کریگا۔ چنانچہ ابرہہ نے آپ کو آپ کے اونٹ دیئے جو کہ دو سو تھے۔ پھر آپ بیت اللہ شریف کے پاس گئے اور عاجزی سے یہ اشعار جو آپ نے نظم کیے، پڑھے، (جناب عبدالمطلب کے اشعار)

(۱) لَاهُمَّ إِنَّ الْمَرْءَ يَمْنَعُ رَحْلَهُ فَامْنَعْ رِحَالَكَ

اے اللہ لوگ اپنی جگہ کی حفاظت کرتے ہیں تو اپنے گھر کی حفاظت کر

Marfat.com

(۲) وَانْصُرْ عَلٰی آلِ الصَّلِیْبِ وَعَابِدِیْهِ الْیَوْمَ آلَكْ

اور صلیب اور اس کے پرستاروں پر اپنے اہل کی آج کے دن مدد کر

(۳) لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ اَبَدًا مِحَالَكْ

ان کی صلیب اور ان کی تدبیر، تیری تدبیر پر کبھی غالب نہیں آسکتی

(۴) جَرُّوْا جَمِیْعَ بِلَادِهِمْ وَالْفِیْلَ کَیْ یَسْبُوْا عِیَالَكْ

اپنے ملک سے لشکر اور ہاتھی لائے ہیں تاکہ تیرے عیال کو قید کریں

(۵) عَمَدُوْا حِمَاكَ بِکَیْدِهِمْ جَهْلًا وَمَا رَقَبُوْا جَلَالَكْ

اپنی جہالت اور مکاری کی بنا پر تیرے حرم کی بربادی کا قصد کیا ہے اور
تیرے جلال کا خیال نہیں کیا ہے

عبدالمطلب دعا سے فارغ ہو کر مع اپنے رفقا کے اہل و عیال کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابرہہ اپنی فوج اور ہاتھی کو لے کر بیت اللہ کو گرانے کے لئے بڑھا، یکایک بہ حکم خداوندی چھوٹے چھوٹے پرندوں کے غول کے غول اپنی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں لئے آگئے اور انھوں نے وہ کنکریاں ابرہہ کی فوج پر برسائیں خدا کی قدرت سے ان کنکریوں نے اب ہمارے دور کی بندوق کی گولی کا کام کیا، سر پر لگی اور نیچے سے نکلی اس طرح ابرہہ کا لشکر تباہ ہوا۔ ابرہہ کے بدن پر چیچک نکلی، اس کا بدن سڑا اور اس طرح مرا۔ جب ابرہہ اور اس کا لشکر تمام ہوا اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا جو تمام لاشوں کو بہا کر لے گیا،

فائدہ جلیلہ علامہ ماوردی نے اپنی کتاب "اعلام النبوۃ" میں لکھا ہے کہ اے مخاطب! جب تو نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مُطیّب کا حال معلوم کر لیا اور آپ کی طہارتِ نسب کو خوب پہچان لیا تو ضرور اس بات کا یقین کرے گا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم آباء کرام اور اجداد عظام کا سلالہ اور خلاصہ ہیں اور کوئی شخص بھی آپ کے سلسلہ آباء میں رذیل اور کمینہ نہیں، سب کے سب سردار اور سیدا اور قائد ہیں اور شرافت نسب اور طہارت ولادت شرائط نبوت میں سے ہے [1]

[1] ابرہہ سے عبدالمطلب کی ملاقات کا بیان مولانا محمد ادریس کی کتاب سیرتِ مصطفیٰ سے ماخوذ ہے

Marfat.com

وفات شریف

آپ کی وفات شریف روز دوشنبہ (پیر) بارہ ماہ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مطابق ۱۱ جون ۶۳۲ء کو ہوئی ہے بہ اعتبار گریگوار کی تصحیح شدہ عیسوی جنتری کے۔ اور اس وقت کی نادرست مروج تاریخ سے آٹھ جون ۶۳۲ء تھی۔

قمری تاریخ میں بھی اشکال موجود ہے۔ یہ تو امر مسلم ہے کہ ۱۰ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا، تمام محدثین اور مؤرخین لکھتے ہیں کہ نویں ذی الحجہ جمعہ کی تھی اور جنتری کے حساب سے نویں ذی الحجہ ہفتہ کے دن کی تھی اس سلسلہ میں کہا جاسکتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک دن پہلے چاند نظر آیا ہے (یعنی جمعرات کی پہلی ہوئی)۔ لہٰذا نویں جمعہ کے دن کی ہوئی۔ اس بات کی کہنے کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی ہے کہ اگر ذی الحجہ کی پہلی مدینہ منورہ میں بھی جمعرات کی تسلیم کرلی جائے تو ماہ ربیع الاوّل کی پہلی کسی صورت میں بھی جمعرات کی نہیں ہوسکتی چاہے ماہ ذی الحجہ ماہ محرم ماہ صفر کو تیس تیس دن کا رکھیں چاہے انتیس انتیس دن کا، کیونکہ جب ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کی ہوئی اور ذی الحجہ تیس دن کا ہو تو محرم کی پہلی ہفتہ کی ہوئی، پھر محرم تیس دن کا ہو تو صفر کی پہلی پیر کی ہوئی اور پھر صفر تیس دن کا ہو تو ربیع الاول کی پہلی بدھ کی ہوئی، حالانکہ ربیع الاول کی پہلی جمعرات کی ہونی چاہیئے اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کو صرف مکہ مکرمہ میں تسلیم کی جائے چوں کہ مدینہ منورہ میں۔ جمعرات کو چاند نظر نہ آیا تھا، اس لئے وہاں کے حساب سے ذی الحجہ کی پہلی جمعہ کی رہی، پھر محرم کی پہلی یکشنبہ (اتوار) کی رہی جس طرح جنتری سے ثابت ہو رہا ہے۔ محرم تیس دن کا رہا اور صفر کی پہلی سہ شنبہ (منگل) کی ہوئی اور صفر[1] کا مہینہ بھی تیس دن کا رہا اور ماہ ربیع الاول کی پہلی جمعرات کی ہوئی، اس طرح بارہ ۱۲ ماہ ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کی ہوئی۔

عمر شریف

وفات شریف کا دن، تاریخ، مہینہ اور سال تو معلوم ہے لیکن ولادت شریف کے متعلق اتنا ثابت ہے کہ دن (دوشنبہ) پیر کا تھا، امام قضاعی کہتے ہیں زائچہ بنانے والوں نے یعنی جنتری بنانے والوں نے آٹھ ماہ ربیع الاوّل بتائی ہے اور جمہور کا کہنا ہے کہ تاریخ دوشنبہ

---

[1] قاعدہ کے حساب سے صفر انتیس ۲۹ دن کا ہونا چاہیئے تھا اور ماہ ربیع الاوّل کی پہلی بدھ کی ہونی چاہیئے تھی لیکن مدینہ منورہ میں چاند نظر نہ آیا۔

Marfat.com

بارہ ماہ ربیع الاول تھی۔ سن کون سا تھا اس کا بیان نہیں ہے اور اسی وجہ سے عمر شریف میں اختلاف ہے، کم سے کم ساٹھ[60] سال اور زیادہ سے زیادہ پینسٹھ[65] سال بتائی گئی ہے۔ اگر کوئی حساب پھیلا کر سال ولادت معلوم کرنا چاہے اس کو تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

تین امور ۱۔ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حجاز مقدس میں کچھ بارش سردیوں میں ہوتی ہے اور ماہ حمل، ثور اور جوزا میں کچھ ہریالی نظر آتی ہے۔

اہل سیر نے لکھا ہے کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ہے، عرب میں شدید قحط تھا، جو وقت مینہ برسنے کا تھا وہ بغیر مینہ برسے گزرا، بہار کے دنوں میں کہیں ہریاول نظر نہ آئی، اور جب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح سے عالم اشباح میں تشریف لائے، آسمان پر ابر رحمت چھا گیا اور باران رحمت نے کوہ و وادی اور بیابان کو سیراب کر دیا اور خوش حالی کا دور آیا، عرب نے خوش ہو کر اس سال کا نام "سَنَةُ الْفَرَجِ وَالْاِبْتِهَاج" رکھا، یعنی کشائش اور مسرت کا سال۔ اتنی مسرت اسی وقت ہوتی ہے جب نعمت وقت کے بعد ملے۔ یعنی ربیع کا موسم گزر چکا ہو[1]

۲۔ عرب میں تقریباً سوا دو سو سال سے لوند کرنے کا رواج تھا، اب اگر جنتری بنانے والے افراد چاند کا سیدھا سادہ حساب پھیلا کر سال ولادت معلوم کرنے کی کوشش کرینگے تو یہ ان کی بڑی بھول ہے[2]، اس سلسلہ میں علامہ امام علی بن برہان الدین حلبی نے "اِنْسَانُ الْعُیُوْن فِی سِیْرَةِ الْاَمِیْنِ الْمَامُوْن" میں آگاہ کیا ہے۔ عاجز نے دیکھا ہے کہ بعض افراد سن ایک ہجری سے سن دس ہجری تک سادہ حساب پھیلاتے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔ انسان العیون کی عبارت میں امام نووی کی عبارت گزر گئی ہے "اَنَّہٗ کَانَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ لِعَشْرِ سِنِیْنَ وَ ثَلَاثَةِ اَشْہُرٍ" آپ نے دس سال کے عرصہ میں تین ماہ کا اضافہ بیان کیا ہے۔

---

[1] یعنی ربیع الاول کی وہ تاریخ جو عیسوی جنتری کے لحاظ سے موسم بہار میں واقع ہوگی اس کا اعتبار نہیں کیا جانا چاہیے۔

[2] اس لیے کہ ساٹھ[60] سال کے عرصہ میں تقریباً دو[2] سال کا فرق آجائے گا۔ کیونکہ شمسی ۳۳ سال تقریباً قمری ۳۴ سال ہوتے ہیں۔ (از نسخۂ قدیم "تقویم خیری")

Marfat.com

۳۔ دن پیر (دوشنبہ) کا ہو، مہینہ ربیع الاول کا ہو، اور مہینہ کی تاریخ بارہ ہو یا پھر آٹھ ہو۔
اگر ان تین باتوں کا خیال رکھا جائے گا امید ہے مقصد پائیگا۔

عاجز کا مرتّب کردہ پچپن سالہ حساب

عاجز نے ہجرت سے پچپن سال پہلے کا حساب لوند کے طریقہ سے اور بغیر لوند کے طریقہ کے مرتب کیا ہے اور سہولت کے پیش نظر پہلی محرم، پہلی ماہ ربیع الاول اور پہلی ذی الحجہ کے دن کی وضاحت اور ان تینوں تاریخوں کی مطابقت عیسوی سن سے کردی ہے، اب اگر کوئی مزید تحقیق کرنی چاہے اس کے لئے اسباب سہولت فراہم کردیئے ہیں اصحاب ہم شوق سے اس کو دیکھیں اور پرکھنے والے بہ طیب خاطر پرکھیں، جہاں سُقم پائیں اس کی اصلاح فرمائیں۔

لوند کے حساب سے پچپن سال قبل از ہجرت اور سنہ ۱۱ ہجری تک کا جدول

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم مطابق سن عیسوی	پہلی ربیع الاوّل سن عیسوی	پہلی ذی الحجہ سن عیسوی
۵۵ ق ھ[1]	۳۵۵	سہ شنبہ ۲۸ اپریل ۵۶۷ء	جمعہ ۲۶ جون ۵۶۷ء	جمعہ ۱۸ مارچ ۵۶۸ء
۵۴	۳۵۴	یکشنبہ ۱۷ اپریل ۵۶۸ء	چارشنبہ ۱۵ جون ۵۶۸ء	چارشنبہ ۸ مارچ ۵۶۹ء
۵۳	۳۸۴ ل	پنجشنبہ ۶ اپریل ۵۶۹ء	یکشنبہ ۴ جون ۵۶۹ء	یکشنبہ ۲۵ فروری ۵۷۰ء
۵۲	۳۵۵	چارشنبہ ۲۵ اپریل ۵۷۰ء	شنبہ ۲۳ جون ۵۷۰ء	شنبہ ۱۶ مارچ ۵۷۱ء
۵۱	۳۸۴ ل	دوشنبہ ۱۵ اپریل ۵۷۱ء	پنجشنبہ ۱۳ جون ۵۷۱ء	پنجشنبہ ۵ مارچ ۵۷۲ء
۵۰	۳۵۴	یکشنبہ ۳ مئی ۵۷۲ء	چارشنبہ یکم جولائی ۵۷۲ء	چارشنبہ ۲۴ مارچ ۵۷۳ء

[1] ق ھ۔ یعنی قبل از ہجرت (ہجرت سے پہلے والے سال)

Marfat.com

قبل ہجری

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم مطابق سن عیسوی	پہلی ربیع الاول سن عیسوی	پہلی ذی الحجہ سن عیسوی
ق ۴۹ھ	۳۵۵	پنجشنبہ ۲۲ اپریل ۵۷۳ء	یکشنبہ ۲۰ جون ۵۷۳ء	یکشنبہ ۱۳ مارچ ۵۷۴ء
۴۸	۳۸۳ ل	سہ شنبہ ۱۲ اپریل ۵۷۴ء	جمعہ ۱۰ جون ۵۷۴ء	جمعہ ۳ مارچ ۵۷۵ء
۴۷	۳۵۴	یکشنبہ ۳۰ اپریل ۵۷۵ء	چارشنبہ ۲۸ جون ۵۷۵ء	چارشنبہ ۲۰ مارچ ۵۷۶ء
۴۶	۳۵۵	پنجشنبہ ۱۸ اپریل ۵۷۶ء	یکشنبہ ۱۶ جون ۵۷۶ء	یکشنبہ ۹ مارچ ۵۷۷ء
۴۵	۳۸۴ ل	سہ شنبہ ۸ اپریل ۵۷۷ء	جمعہ ۶ جون ۵۷۷ء	جمعہ ۲۰ فروری ۵۷۸ء
۴۴	۳۵۵	دوشنبہ ۲۷ اپریل ۵۷۸ء	پنجشنبہ ۲۵ جون ۵۷۸ء	پنجشنبہ ۱۸ مارچ ۵۷۹ء
۴۳	۳۸۳ ل	شنبہ ۱۷ اپریل ۵۷۹ء	سہ شنبہ ۱۵ جون ۵۷۹ء	سہ شنبہ ۷ مارچ ۵۸۰ء
۴۲	۳۵۴	پنجشنبہ ۴ مئی ۵۸۰ء	یکشنبہ ۲ جولائی ۵۸۰ء	یکشنبہ ۲۵ مارچ ۵۸۱ء
۴۱	۳۵۵	دوشنبہ ۲۳ اپریل ۵۸۱ء	پنجشنبہ ۲۱ جون ۵۸۱ء	پنجشنبہ ۱۴ مارچ ۵۸۲ء
۴۰	۳۸۴ ل	شنبہ ۱۳ اپریل ۵۸۲ء	سہ شنبہ ۱۱ جون ۵۸۲ء	سہ شنبہ ۴ مارچ ۵۸۳ء
۳۹	۳۵۴	جمعہ ۲ مئی ۵۸۳ء	دوشنبہ ۳۰ جون ۵۸۳ء	دوشنبہ ۲۲ مارچ ۵۸۴ء
۳۸	۳۵۵	سہ شنبہ ۲۰ اپریل ۵۸۴ء	جمعہ ۱۸ جون ۵۸۴ء	جمعہ ۱۱ مارچ ۵۸۵ء
۳۷	۳۸۳ ل	یکشنبہ ۱۰ اپریل ۵۸۵ء	چارشنبہ ۸ جون ۵۸۵ء	چارشنبہ یکم مارچ ۵۸۶ء
۳۶	۳۵۵	جمعہ ۲۸ اپریل ۵۸۶ء	دوشنبہ ۲۶ جون ۵۸۶ء	دوشنبہ ۱۹ مارچ ۵۸۷ء
۳۵	۳۵۴	چارشنبہ ۱۸ اپریل ۵۸۷ء	شنبہ ۱۶ جون ۵۸۷ء	شنبہ ۹ مارچ ۵۸۸ء
۳۴	۳۸۴ ل	یکشنبہ ۶ اپریل ۵۸۸ء	چارشنبہ ۴ جون ۵۸۸ء	چارشنبہ ۲۵ اپریل ۵۸۹ء
۳۳	۳۵۵	شنبہ ۲۵ اپریل ۵۸۹ء	دوشنبہ ۲۳ جون ۵۸۹ء	سہ شنبہ ۱۶ مارچ ۵۹۰ء
۳۲	۳۸۳ ل	پنجشنبہ ۱۵ اپریل ۵۹۰ء	یکشنبہ ۱۳ جون ۵۹۰ء	یکشنبہ ۶ مارچ ۵۹۱ء
۳۱	۳۵۴	سہ شنبہ ۳ مئی ۵۹۱ء	جمعہ یکم جولائی ۵۹۱ء	جمعہ ۲۳ مارچ ۵۹۲ء
۳۰	۳۵۵	شنبہ ۲۱ اپریل ۵۹۲ء	سہ شنبہ ۱۹ جون ۵۹۲ء	سہ شنبہ ۱۲ مارچ ۵۹۳ء
۲۹	۳۸۴ ل	پنجشنبہ ۱۱ اپریل ۵۹۳ء	یکشنبہ ۹ جون ۵۹۳ء	یکشنبہ ۲ مارچ ۵۹۴ء

Marfat.com

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم ق ھ تاریخ عیسوی	پہلی ربیع الاول تاریخ عیسوی	پہلی ذی الحجہ تاریخ عیسوی
ق ھ ۲۸	۳۵۴	چارشنبہ ۳۰ اپریل ۵۹۴ء	شنبہ ۲۸ جون ۵۹۴ء	شنبہ ۲۱ مارچ ۵۹۵ء
۲۷	۳۵۵	یکشنبہ ۱۹ اپریل ۵۹۵ء	چارشنبہ ۱۷ جون ۵۹۵ء	چارشنبہ ۱۰ مارچ ۵۹۶ء
۲۶	۳۸۴ ل	جمعہ ۸ اپریل ۵۹۶ء	دوشنبہ ۶ جون ۵۹۶ء	دوشنبہ ۲۷ فروری ۵۹۷ء
۲۵	۳۵۴	پنجشنبہ ۲۷ اپریل ۵۹۷ء	یکشنبہ ۲۵ جون ۵۹۷ء	یکشنبہ ۱۸ مارچ ۵۹۸ء
۲۴	۳۸۴ ل	دوشنبہ ۱۶ اپریل ۵۹۸ء	پنجشنبہ ۱۴ جون ۵۹۸ء	پنجشنبہ ۷ مارچ ۵۹۹ء
۲۳	۳۵۵	یکشنبہ ۵ مئی ۵۹۹ء	چارشنبہ ۳ جولائی ۵۹۹ء	چارشنبہ ۲۶ مارچ ۶۰۰ء
۲۲	۳۵۴	جمعہ ۲۵ اپریل ۶۰۰ء	دوشنبہ ۲۳ جون ۶۰۰ء	دوشنبہ ۱۶ مارچ ۶۰۱ء
۲۱	۳۸۳ ل	سہ شنبہ ۱۴ اپریل ۶۰۱ء	جمعہ ۱۲ جون ۶۰۱ء	جمعہ ۵ مارچ ۶۰۲ء
۲۰	۳۵۵	یکشنبہ ۲ مئی ۶۰۲ء	چارشنبہ ۳۰ جون ۶۰۲ء	چارشنبہ ۲۳ مارچ ۶۰۳ء
۱۹	۳۵۴	جمعہ ۲۲ اپریل ۶۰۳ء	دوشنبہ ۲۰ جون ۶۰۳ء	دوشنبہ ۱۲ مارچ ۶۰۴ء
۱۸	۳۸۴ ل	سہ شنبہ ۱۰ اپریل ۶۰۴ء	جمعہ ۸ جون ۶۰۴ء	جمعہ یکم مارچ ۶۰۵ء
۱۷	۳۵۵	دوشنبہ ۲۹ اپریل ۶۰۵ء	پنجشنبہ ۲۷ جون ۶۰۵ء	پنجشنبہ ۲۰ مارچ ۶۰۶ء
۱۶	۳۵۴	شنبہ ۱۹ اپریل ۶۰۶ء	سہ شنبہ ۱۷ جون ۶۰۶ء	سہ شنبہ ۱۰ مارچ ۶۰۷ء
۱۵	۳۸۴ ل	چارشنبہ ۸ اپریل ۶۰۷ء	شنبہ ۶ جون ۶۰۷ء	شنبہ ۲۷ فروری ۶۰۸ء
۱۴	۳۵۴	سہ شنبہ ۲۶ اپریل ۶۰۸ء	جمعہ ۲۴ جون ۶۰۸ء	جمعہ ۱۷ مارچ ۶۰۹ء
۱۳	۳۸۴ ل	شنبہ ۱۵ اپریل ۶۰۹ء	سہ شنبہ ۱۳ جون ۶۰۹ء	سہ شنبہ ۶ مارچ ۶۱۰ء
۱۲	۳۵۵	جمعہ ۴ مئی ۶۱۰ء	دوشنبہ ۲ جولائی ۶۱۰ء	دوشنبہ ۲۵ مارچ ۶۱۱ء
۱۱	۳۵۴	چارشنبہ ۲۴ اپریل ۶۱۱ء	شنبہ ۲۲ جون ۶۱۱ء	شنبہ ۱۴ مارچ ۶۱۲ء
۱۰	۳۸۳ ل	یکشنبہ ۱۲ اپریل ۶۱۲ء	چارشنبہ ۱۰ جون ۶۱۲ء	چارشنبہ ۳ مارچ ۶۱۳ء
۹	۳۵۵	جمعہ ۳۰ اپریل ۶۱۳ء	دوشنبہ ۲۸ جون ۶۱۳ء	دوشنبہ ۲۱ مارچ ۶۱۴ء
۸	۳۵۴	چارشنبہ ۲۰ اپریل ۶۱۴ء	شنبہ ۱۸ جون ۶۱۴ء	شنبہ ۱۱ مارچ ۶۱۵ء

قبل ہجری

Marfat.com

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم تاریخ عیسوی	پہلی ربیع الاول تاریخ عیسوی	پہلی ذی الحجہ تاریخ عیسوی
قبل ہجری[ل] ۷	۳۸۵ ل	یکشنبہ ۹ اپریل ۶۱۵ء	چارشنبہ ۷ جون ۶۱۵ء	چارشنبہ ۲۸ فروری ۶۱۶ء
۶	۳۵۴	یکشنبہ ۲۸ اپریل ۶۱۶ء	چارشنبہ ۲۶ جون ۶۱۶ء	چارشنبہ ۱۹ مارچ ۶۱۷ء
۵	۳۸۳ ل	پنجشنبہ ۱۷ اپریل ۶۱۷ء	یکشنبہ ۱۵ جون ۶۱۷ء	یکشنبہ ۸ مارچ ۶۱۸ء
۴	۳۵۵	سہ شنبہ ۵ مئی ۶۱۸ء	جمعہ ۳ جولائی ۶۱۸ء	جمعہ ۲۶ مارچ ۶۱۹ء
۳	۳۵۴	یکشنبہ ۲۵ اپریل ۶۱۹ء	چارشنبہ ۲۳ جون ۶۱۹ء	چارشنبہ ۱۵ مارچ ۶۲۰ء
۲	۳۸۴ ل	پنجشنبہ ۱۳ اپریل ۶۲۰ء	یکشنبہ ۱۱ جون ۶۲۰ء	یکشنبہ ۴ مارچ ۶۲۱ء
۱	۳۵۵	چارشنبہ ۲ مئی ۶۲۱ء	شنبہ ۳۰ جون ۶۲۱ء	شنبہ ۲۳ مارچ ۶۲۲ء

ہجری سن کا ابتدائی دس سالہ حساب لوند سے

سنہ ۱ ہجری	۳۵۴	دوشنبہ ۲۲ اپریل ۶۲۲ء	پنجشنبہ ۲۰ جون ۶۲۲ء	پنجشنبہ ۱۳ مارچ ۶۲۳ء
۲	۳۸۳ ل	جمعہ ۱۱ اپریل ۶۲۳ء	دوشنبہ ۹ جون ۶۲۳ء	دوشنبہ یکم مارچ ۶۲۴ء
۳	۳۵۵	چارشنبہ ۲۸ اپریل ۶۲۴ء	شنبہ ۲۶ جون ۶۲۴ء	شنبہ ۱۹ مارچ ۶۲۵ء
۴	۳۵۴	دوشنبہ ۱۷ اپریل ۶۲۵ء	پنجشنبہ ۱۵ جون ۶۲۵ء	پنجشنبہ ۸ مارچ ۶۲۶ء
۵	۳۸۵ ل	جمعہ ۷ اپریل ۶۲۶ء	دوشنبہ ۵ جون ۶۲۶ء	دوشنبہ ۲۶ فروری ۶۲۷ء
۶	۳۵۴	جمعہ ۲۷ اپریل ۶۲۷ء	دوشنبہ ۲۵ جون ۶۲۷ء	دوشنبہ ۱۷ مارچ ۶۲۸ء
۷	۳۸۴ ل	سہ شنبہ ۱۵ اپریل ۶۲۸ء	جمعہ ۱۳ جون ۶۲۸ء	جمعہ ۶ مارچ ۶۲۹ء
۸	۳۵۴	دوشنبہ ۴ مئی ۶۲۹ء	پنجشنبہ ۲ جولائی ۶۲۹ء	پنجشنبہ ۲۵ مارچ ۶۳۰ء
۹	۳۵۴	جمعہ ۲۳ اپریل ۶۳۰ء	دوشنبہ ۲۱ جون ۶۳۰ء	دوشنبہ ۱۴ مارچ ۶۳۱ء
۱۰	۳۵۵	سہ شنبہ ۱۲ اپریل ۶۳۱ء	جمعہ ۱۰ جون ۶۳۱ء	جمعہ ۲ مارچ ۶۳۲ء

[ل] قبل ہجری

عرب سن دس ہجری کو لوند کرتے اور اس کے ۳۸۵ دن اس سال کے ہوتے اور سن گیارہ کا یکم محرم پہلی مئی کو اور یکم ماہ ربیع الاول ۲۹ جون کو اور یکم ذی الحجہ ۲۲ مارچ کو واقع

Marfat.com

ہوتا۔ لیکن حضرت نبی اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ نو ذی الحجہ سنہ ۱۰ ہجری مطابق ۱۷ جون سنہ ۶۳۱ء میلادی عیسوی کو اس رسم کے بطلان کا اعلان کر دیا اور تقریباً سوا دو سو سال کے بعد قمری سیدھا سادہ حساب پھر حجاز میں نافذ ہوا۔ اور سن گیارہ یکم محرم پہلی اپریل کو اور یکم ماہ ربیع الاول ۳۰ مئی کو اور یکم ذی الحجہ ۲۰ فروری کو واقع ہوئی۔

بغیر لوند کے حساب کے ۵۵ سال قبل از ہجرت کا سنہ ۱۲ھ تک کا حساب

سال کا شمار	سال کے دن	یکم محرم مطابق تاریخ میلادی	پہلی ربیع الاول تاریخ میلادی	پہلی ذی الحجہ تاریخ میلادی
۵۵ ق ھ لہ	۳۵۴	چارشنبہ ۸ مارچ سنہ ۵۶۹ء	شنبہ ۶ مئی سنہ ۵۶۹ء	شنبہ ۲۷ جنوری سنہ ۵۷۰ء
۵۴	۳۵۵	یکشنبہ ۲۵ فروری سنہ ۵۷۰ء	چارشنبہ ۲۵ اپریل سنہ ۵۷۰ء	چارشنبہ ۱۶ جنوری سنہ ۵۷۱ء
۵۳	۳۵۴	جمعہ ۱۵ فروری سنہ ۵۷۱ء	دوشنبہ ۱۵ اپریل سنہ ۵۷۱ء	دوشنبہ ۶ جنوری سنہ ۵۷۲ء
۵۲	۳۵۴	سہ شنبہ ۴ فروری سنہ ۵۷۲ء	جمعہ ۳ اپریل سنہ ۵۷۲ء	جمعہ ۲۵ دسمبر سنہ ۵۷۲ء
۵۱	۳۵۵	شنبہ ۲۳ جنوری سنہ ۵۷۳ء	سہ شنبہ ۲۳ مارچ سنہ ۵۷۳ء	سہ شنبہ ۱۴ دسمبر سنہ ۵۷۳ء
۵۰	۳۵۴	پنجشنبہ ۱۳ جنوری سنہ ۵۷۴ء	یکشنبہ ۱۳ مارچ سنہ ۵۷۴ء	یکشنبہ ۴ دسمبر سنہ ۵۷۴ء
۴۹	۳۵۴	دوشنبہ ۲ جنوری سنہ ۵۷۵ء	پنجشنبہ ۲ مارچ سنہ ۵۷۵ء	پنجشنبہ ۲۳ نومبر سنہ ۵۷۵ء
۴۸	۳۵۵	جمعہ ۲۲ دسمبر سنہ ۵۷۵ء	دوشنبہ ۱۹ فروری سنہ ۵۷۶ء	دوشنبہ ۱۱ نومبر سنہ ۵۷۶ء
۴۷	۳۵۴	چارشنبہ ۱۱ دسمبر سنہ ۵۷۶ء	شنبہ ۸ فروری سنہ ۵۷۷ء	شنبہ یکم نومبر سنہ ۵۷۷ء
۴۶	۳۵۵	یکشنبہ ۳۰ نومبر سنہ ۵۷۷ء	چارشنبہ ۲۸ جنوری سنہ ۵۷۸ء	چارشنبہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۵۷۸ء
۴۵	۳۵۴	جمعہ ۲۰ نومبر سنہ ۵۷۸ء	دوشنبہ ۱۸ جنوری سنہ ۵۷۹ء	دوشنبہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۵۷۹ء
۴۴	۳۵۴	سہ شنبہ ۹ نومبر سنہ ۵۷۹ء	جمعہ ۷ جنوری سنہ ۵۸۰ء	جمعہ ۲۹ ستمبر سنہ ۵۸۰ء
۴۳	۳۵۵	شنبہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۵۸۰ء	سہ شنبہ ۲۶ دسمبر سنہ ۵۸۰ء	سہ شنبہ ۱۸ ستمبر سنہ ۵۸۱ء
۴۲	۳۵۴	پنجشنبہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۵۸۱ء	یکشنبہ ۱۶ دسمبر سنہ ۵۸۱ء	یکشنبہ ۸ ستمبر سنہ ۵۸۲ء
۴۱	۳۵۴	دوشنبہ ۷ اکتوبر سنہ ۵۸۲ء	پنجشنبہ ۵ دسمبر سنہ ۵۸۲ء	پنجشنبہ ۲۸ اگست سنہ ۵۸۳ء

لہ قبل ہجری

Marfat.com

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم ق ھ عیسوی تاریخ	پہلی ربیع الاول عیسوی تاریخ	پہلی ذی الحجہ عیسوی تاریخ
ق ھ[۱] ۴۰	۳۵۵	جمعہ ۲۶ ستمبر ۵۸۳ء	دوشنبہ ۲۴ نومبر ۵۸۳ء	دوشنبہ ۱۶ اگست ۵۸۴ء
۳۹	۳۵۴	چارشنبہ ۱۵ ستمبر ۵۸۴ء	شنبہ ۱۳ نومبر ۵۸۴ء	شنبہ ۶ اگست ۵۸۵ء
۳۸	۳۵۴	یکشنبہ ۴ ستمبر ۵۸۵ء	چارشنبہ ۲ نومبر ۵۸۵ء	چارشنبہ ۲۶ جولائی ۵۸۶ء
۳۷	۳۵۵	پنجشنبہ ۲۴ اگست ۵۸۶ء	یکشنبہ ۲۲ اکتوبر ۵۸۶ء	یکشنبہ ۱۵ جولائی ۵۸۷ء
۳۶	۳۵۴	سہ شنبہ ۱۴ اگست ۵۸۷ء	جمعہ ۱۲ اکتوبر ۵۸۷ء	جمعہ ۴ جولائی ۵۸۸ء
۳۵	۳۵۵	شنبہ ۲ اگست ۵۸۸ء	سہ شنبہ ۳۰ ستمبر ۵۸۸ء	سہ شنبہ ۲۳ جون ۵۸۹ء
۳۴	۳۵۴	پنجشنبہ ۲۳ جولائی ۵۸۹ء	یکشنبہ ۲۰ ستمبر ۵۸۹ء	یکشنبہ ۱۳ جون ۵۹۰ء
۳۳	۳۵۴	دوشنبہ ۱۲ جولائی ۵۹۰ء	پنجشنبہ ۹ ستمبر ۵۹۰ء	پنجشنبہ ۲ جون ۵۹۱ء
۳۲	۳۵۵	جمعہ یکم جولائی ۵۹۱ء	دوشنبہ ۲۹ اگست ۵۹۱ء	دوشنبہ ۲۱ مئی ۵۹۲ء
۳۱	۳۵۴	چارشنبہ ۲۰ جون ۵۹۲ء	شنبہ ۱۸ اگست ۵۹۲ء	شنبہ ۱۱ مئی ۵۹۳ء
۳۰	۳۵۴	یکشنبہ ۹ جون ۵۹۳ء	چارشنبہ ۷ اگست ۵۹۳ء	چارشنبہ ۳۰ اپریل ۵۹۴ء
۲۹	۳۵۵	پنجشنبہ ۲۹ مئی ۵۹۴ء	یکشنبہ ۲۷ جولائی ۵۹۴ء	یکشنبہ ۱۹ اپریل ۵۹۵ء
۲۸	۳۵۴	سہ شنبہ ۱۹ مئی ۵۹۵ء	جمعہ ۱۷ جولائی ۵۹۵ء	جمعہ ۸ اپریل ۵۹۶ء
۲۷	۳۵۴	شنبہ ۷ مئی ۵۹۶ء	سہ شنبہ ۵ جولائی ۵۹۶ء	سہ شنبہ ۲۸ مارچ ۵۹۷ء
۲۶	۳۵۵	چارشنبہ ۲۶ اپریل ۵۹۷ء	شنبہ ۲۲ جون ۵۹۷ء	شنبہ ۱۷ مارچ ۵۹۸ء
۲۵	۳۵۴	دوشنبہ ۱۶ اپریل ۵۹۸ء	پنجشنبہ ۱۴ جون ۵۹۸ء	پنجشنبہ ۷ مارچ ۵۹۹ء
۲۴	۳۵۵	جمعہ ۵ اپریل ۵۹۹ء	دوشنبہ ۳ جون ۵۹۹ء	دوشنبہ ۲۴ فروری ۶۰۰ء
۲۳	۳۵۴	چارشنبہ ۲۵ مارچ ۶۰۰ء	شنبہ ۲۳ مئی ۶۰۰ء	شنبہ ۱۳ فروری ۶۰۱ء
۲۲	۳۵۴	یکشنبہ ۱۴ مارچ ۶۰۱ء	چارشنبہ ۱۲ مئی ۶۰۱ء	چارشنبہ ۲ فروری ۶۰۲ء
۲۱	۳۵۵	پنجشنبہ ۳ مارچ ۶۰۲ء	یکشنبہ یکم مئی ۶۰۲ء	یکشنبہ ۲۲ جنوری ۶۰۳ء
۲۰	۳۵۴	سہ شنبہ ۲۲ فروری ۶۰۳ء	جمعہ ۲۲ اپریل ۶۰۳ء	جمعہ ۱۳ جنوری ۶۰۴ء

[۱] قبل از ہجری

Marfat.com

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم ق ھ عیسوی تاریخ	پہلی ربیع الاول عیسوی تاریخ	پہلی ذی الحجہ عیسوی تاریخ
ق ھ[۱] ۱۹	۳۵۴	شنبہ ۱۱ فروری ۶۰۴ء	سہ شنبہ ۱۰ اپریل ۶۰۴ء	سہ شنبہ یکم جنوری ۶۰۵ء
۱۸	۳۵۵	چارشنبہ ۳۰ جنوری ۶۰۵ء	شنبہ ۳۰ مارچ ۶۰۵ء	شنبہ ۲۱ دسمبر ۶۰۵ء
۱۷	۳۵۴	دوشنبہ ۲۰ جنوری ۶۰۶ء	پنجشنبہ ۲۰ مارچ ۶۰۶ء	پنجشنبہ ۱۱ دسمبر ۶۰۶ء
۱۶	۳۵۵	جمعہ ۹ جنوری ۶۰۷ء	دوشنبہ ۹ مارچ ۶۰۷ء	دوشنبہ ۳۰ نومبر ۶۰۷ء
۱۵	۳۵۴	چارشنبہ ۳۰ دسمبر ۶۰۷ء	شنبہ ۲۷ فروری ۶۰۸ء	شنبہ ۲۰ نومبر ۶۰۸ء
۱۴	۳۵۴	یکشنبہ ۱۸ دسمبر ۶۰۸ء	چارشنبہ ۱۵ فروری ۶۰۹ء	چارشنبہ ۱۲ نومبر ۶۰۹ء
۱۳	۳۵۵	پنجشنبہ ۷ دسمبر ۶۰۹ء	یکشنبہ ۴ فروری ۶۱۰ء	یکشنبہ ۲۸ اکتوبر ۶۱۰ء
۱۲	۳۵۴	سہ شنبہ ۲۷ نومبر ۶۱۰ء	جمعہ ۲۵ جنوری ۶۱۱ء	جمعہ ۱۸ اکتوبر ۶۱۱ء
۱۱	۳۵۴	شنبہ ۱۶ نومبر ۶۱۱ء	سہ شنبہ ۱۴ جنوری ۶۱۲ء	سہ شنبہ ۶ اکتوبر ۶۱۲ء
۱۰	۳۵۵	چارشنبہ ۴ نومبر ۶۱۲ء	شنبہ ۲ جنوری ۶۱۳ء	شنبہ ۲۵ ستمبر ۶۱۳ء
۹	۳۵۴	دوشنبہ ۲۵ اکتوبر ۶۱۳ء	پنجشنبہ ۲۳ دسمبر ۶۱۳ء	پنجشنبہ ۱۵ ستمبر ۶۱۴ء
۸	۳۵۴	جمعہ ۱۴ اکتوبر ۶۱۴ء	دوشنبہ ۱۲ دسمبر ۶۱۴ء	دوشنبہ ۴ ستمبر ۶۱۵ء
۷	۳۵۵	سہ شنبہ ۳ اکتوبر ۶۱۵ء	جمعہ یکم دسمبر ۶۱۵ء	جمعہ ۲۳ اگست ۶۱۶ء
۶	۳۵۴	یکشنبہ ۲۲ ستمبر ۶۱۶ء	چارشنبہ ۲۰ نومبر ۶۱۶ء	چارشنبہ ۱۳ اگست ۶۱۷ء
۵	۳۵۵	پنجشنبہ ۱۱ ستمبر ۶۱۷ء	یکشنبہ ۹ نومبر ۶۱۷ء	یکشنبہ ۲ اگست ۶۱۸ء
۴	۳۵۴	سہ شنبہ یکم ستمبر ۶۱۸ء	جمعہ ۳۰ اکتوبر ۶۱۸ء	جمعہ ۲۳ جولائی ۶۱۹ء
۳	۳۵۴	شنبہ ۲۱ اگست ۶۱۹ء	سہ شنبہ ۱۹ اکتوبر ۶۱۹ء	سہ شنبہ ۱۱ جولائی ۶۲۰ء
۲	۳۵۵	چارشنبہ ۹ اگست ۶۲۰ء	شنبہ ۷ اکتوبر ۶۲۰ء	شنبہ ۳۰ جون ۶۲۱ء
۱	۳۵۴	دوشنبہ ۳۰ جولائی ۶۲۱ء	پنجشنبہ ۲۷ ستمبر ۶۲۱ء	پنجشنبہ ۲۰ جون ۶۲۲ء

[۱] ق۔ھ یعنی قبل از ہجرت

Marfat.com

ہجرت کے پہلے سال سے گیارہ سال تک کا حساب بغیر لوند کے

سال کا شمار	سال کے دن	پہلی محرم ق ھ عیسوی تاریخ	پہلی ربیع الاول عیسوی تاریخ	پہلی ذی الحجہ عیسوی تاریخ
۱	۳۵۴	جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء	دوشنبہ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء	دوشنبہ ۹ جون ۶۲۳ء
۲	۳۵۵	سہ شنبہ ۸ جولائی ۶۲۳ء	جمعہ ۵ ستمبر ۶۲۳ء	جمعہ ۲۹ مئی ۶۲۴ء
۳	۳۵۴	یکشنبہ ۲۷ جون ۶۲۴ء	چارشنبہ ۲۵ اگست ۶۲۴ء	چارشنبہ ۱۸ مئی ۶۲۵ء
۴	۳۵۴	پنجشنبہ ۱۶ جون ۶۲۵ء	یکشنبہ ۱۴ اگست ۶۲۵ء	یکشنبہ ۷ مئی ۶۲۶ء
۵	۳۵۵	دوشنبہ ۵ جون ۶۲۶ء	پنجشنبہ ۳ اگست ۶۲۶ء	پنجشنبہ ۲۶ اپریل ۶۲۷ء
۶	۳۵۴	شنبہ ۲۶ مئی ۶۲۷ء	سہ شنبہ ۲۴ جولائی ۶۲۷ء	سہ شنبہ ۱۵ اپریل ۶۲۸ء
۷	۳۵۵	چارشنبہ ۱۴ مئی ۶۲۸ء	شنبہ ۱۲ جولائی ۶۲۸ء	شنبہ ۴ اپریل ۶۲۹ء
۸	۳۵۴	دوشنبہ ۴ مئی ۶۲۹ء	پنجشنبہ ۲ جولائی ۶۲۹ء	پنجشنبہ ۲۵ مارچ ۶۳۰ء
۹	۳۵۴	جمعہ ۲۳ اپریل ۶۳۰ء	دوشنبہ ۲۱ جون ۶۳۰ء	دوشنبہ ۱۴ مارچ ۶۳۱ء
۱۰	۳۵۵	سہ شنبہ ۱۲ اپریل ۶۳۱ء	جمعہ ۱۰ جون ۶۳۱ء	جمعہ ۲ مارچ ۶۳۲ء
۱۱	۳۵۴	یکشنبہ یکم اپریل ۶۳۲ء	چارشنبہ ۳۰ مئی ۶۳۲ء	چارشنبہ ۲۰ فروری ۶۳۳ء

یہ دونوں جدولیں ناظرین کے سامنے ہیں، پہلا لوند کے حساب کا ہے اور دوسرا بغیر لوند کے ہے۔ قاعدہ میں پینسٹھ ۶۵ سال میں چوبیس بار لوند ہوتا ہے۔ مگر ۱۰ھ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رسم کے بطلان کا اعلان فرمادیا۔ اس طرح تیئیس ۲۳ بار لوند ہوا۔

ان جدولوں میں عیسوی تاریخ بہ اعتبار "گریگوار" کی تصحیح کردہ جنتری کے ہے اگر اس وقت کی نادرست مروج تاریخ کو معلوم کرنا ہے تو اخیر فروری ۵۰۰ء عیسوی سے آخر فروری ۶۰۰ء تک گریگوار کی تاریخ سے دو دن کی کمی کردی جائے اور آخر فروری ۶۰۰ء عیسوی سے آخر فروری ۷۰۰ء تک تین دن کی کمی کردی جائے۔ اکثر رسائل وکتب میں اس وقت کی نادرست تاریخ درج ہوتی ہے اس سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے [1]

[1] مثلاً لکھا جاتا ہے کہ جمعہ یکم محرم الحرام ۱ھ ہجری موافق ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کے تھا۔ حالانکہ موجودہ
(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

(اب آپ کی عمر شریف اور سالِ ولادتِ باسعادت کے متعلق ان دونوں جدولوں کی رو سے علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار ما فی الضمیر کیا جاتا ہے۔ طَالِبًا مِنَ اللّٰہِ العَوْنَ وَالسَّدَادَ ۔ از "تقویمِ خیری" نسخہ قدیم)

سالِ ولادت باسعادت کی تحقیق

محققین نے فرمایا ہے کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ سال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن پینسٹھ ۶۵ سال کی نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا جس نے ساٹھ سال عمر شریف بتائی ہے اس نے دہائیوں کو لیا ہے اور جس نے پینسٹھ ۶۵ سال کہے ہیں اس نے دہائیوں کو اور نصف دہائی یعنی پانچ کو لیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ ان دو اقوال کے سوا کچھ اقوال اور ہیں جن کو پہلے بغیر لوند کے حساب سے دیکھا جائے گا پھر لوند کے حساب سے دیکھا جائے گا۔

بغیر لوند کے حساب سے سالِ ولادت کی تحقیق

پہلا قول :۔ اگر عمر شریف ۶۴ سال کہی جائے تو ربیع الاوّل کی پہلی چہار شنبہ (بُدھ) ۲۵ر اپریل ۵۷۰ء کی ہوئی[1] اور آٹھویں بھی بُدھ کی ہوئی۔ اور جس نے بھی ۸ر ربیع الاوّل کہی ہے اس نے دو شنبہ (پیر) کا دن کہا ہے[2] اور پہلی ربیع الاوّل چہار شنبہ (بدھ)

(بقیہ فٹ نوٹ گذشتہ صفحہ)

جنتری اور تاریخ کی رو سے وہ ۱۹ر جولائی ۶۲۲ء ہے۔ یہ بغیر لوند کے حساب کے ہے۔ یا مثلاً لکھا جاتا ہے کہ آپ کی رحلتِ مبارکہ دو شنبہ ۸ر جون ۶۳۲ء کو ہوئی ہے۔ حالانکہ موجودہ حساب سے وہ دن ۱۱ر جون ۶۳۲ء واقع ہوتا ہے۔ (از "تقویمِ خیری" نسخہ قدیم)

[1] یعنی چاند کی رویت منگل کا دن گزار کر ہوئی۔

[2] اس طرح ۶۴ سال کی صورت میں ۸ر ربیع الاوّل میں ولادت کا احتمال نہیں رہا۔

Marfat.com

کے اعتبار سے ۱۲؍ ربیع الاوّل اتوار (شنبہ) کی ہوئی۔ اس جگہ یہ امکان ہے کہ چاند منگل کو نہ دیکھا ہو بلکہ بُدھ کو دیکھا ہو تو پھر یکم ربیع الاوّل جمعرات کی اور ۱۲؍ ربیع الاوّل دوشنبہ (پیر) کی ہوتی ہے۔ اور گریگوار جنتری کی ۷؍ مئی ۵۷۰ء ہوئی۔

دوسرا قول :- اگر ۶۳ سال عمر شریف کہی جائے تو یکم ربیع الاوّل دوشنبہ (پیر) کی ہے۔ اور آٹھویں بھی پیر کی ہے [۱] علامہ قضاعیؒ نے فرمایا ہے کہ زائچہ بنانے والوں کا اس پر اتّفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۸؍ ربیع الاوّل یوم دوشنبہ (پیر) کو ہوئی ہے۔ ان کے حساب سے آپ کی عمر شریف ۶۳ سال کی ہے۔ اور عیسوی تاریخ ۲۲؍ اپریل ۵۷۱ء ہوتی ہے۔

تیسرا قول :- ۶۲ سال عمر شریف ہونے کی صورت میں یکم ربیع الاوّل جُمعہ کی ہے [۲] اور دوشنبہ (پیر) ۱۱؍ ربیع الاوّل کی ہوتی ہے۔ یہاں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے کہ چاند کی رُویَت ایک دن پہلے بُدھ کو ہوئی ہو تو یکم جمعرات کی ہوئی اور ۱۲؍ ربیع الاوّل دوشنبہ (پیر) کی ہوئی۔ کیونکہ رُویَت میں اکثر اختلاف ہوا کرتا ہے [۳] اور گریگواری تاریخ ۱۳؍ اپریل ۵۷۲ء ہوئی۔ (اس صورت میں ۸؍ ربیع الاوّل کا احتمال نہیں کہ دن دوشنبہ (پیر) کسی طرح بھی واقع نہیں ہوتا۔)

چوتھا قول :- ۶۱ سال کی صورت میں یکم ربیع الاوّل سہ شنبہ (منگل) کی ہے تو ۸؍ ربیع الاوّل سہ شنبہ (منگل) کی ہوتی ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ چاند ایک دن پہلے یعنی اتوار کو نظر آیا ہو تو یکم ربیع الاوّل دوشنبہ (پیر) کی ہوئی اور ۸؍ ربیع الاوّل بھی دوشنبہ (پیر) کی ہوگی اور

---

[۱] اور ۱۲؍ ربیع الاوّل جُمعہ کے دن کی ہوئی۔ مگر یوم ولادت میں دوشنبہ (پیر) کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح ۶۳ سال کی عمر میں ۱۲؍ ربیع الاوّل کا امکان نہیں رہا۔

[۲] اس کا مطلب ہوا کہ رُویَت جمعرات کی ہوئی (یعنی چاند جمعرات کو دیکھا گیا۔)

[۳] کیونکہ جنتری کے حساب میں اور رُویَت میں ایک دن کی تقدیم و تاخیر واقع ہوسکتی ہے۔

(از "تقویم خیری" نسخۂ قدیم)

Marfat.com

گریگوار کی تاریخ ۲۹ مارچ ۵۷۳ء ہوگی لہ

خلاصہ یہ ہے کہ ۶۴ سال اور ۶۲ سال کی صورت میں دوشنبہ (پیر) ۱۲ ربیع الاوّل کا احتمال ہے اور ۶۱ سال کی صورت میں دوشنبہ (پیر) ۸ ربیع الاوّل میں واقع ہونے کا احتمال ہے اور ۶۳ سال کی صورت میں دوشنبہ (پیر) ۸ ربیع الاوّل میں یقینی ہے ۲ہ

جیساکہ زائچہ بنانے والوں نے کہا ہے اور علاّمہ قضاعیؒ نے ان کے قول کو بیان کیا ہے۔

بغیر لوند کے حساب کے اقوال پر اعتراضات

ان چاروں صورتوں میں یہ دِقّت پیدا ہوئی ہے کہ ۶۴ سال کی صورت میں ۷ مئی کو اور ۶۳ سال کی صورت میں ۲۲ اپریل کو اور ۶۲ سال کی صورت میں ۱۳ اپریل کو اور ۶۱ سال کی صورت میں ۲۹ مارچ کو ولادتِ مبارکہ واقع ہو رہی ہے۔ اور یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ عرب کے نزدیک پانچ مارچ سے چار جون تک فصل ربیع ہے۔ گویا کہ آپ کی ولادتِ مبارکہ فصلِ بہار کے وسط میں ہوئی ہے۔ اس صورت میں اگر فصل بہار میں بارش ہو جاتی ہے اور سبزہ نظر آجاتا ہے تو زیادہ مسرّت اور خوشی کا سبب کیسے ہو سکتا ہے۔ جو چیز اپنے فصل پر (یا اپنے وقت پر) ملتی ہے اس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ عام طور پر نہیں کیا جاتا ہے۔ حالانکہ آپ کی ولادتِ باسعادت کا مہینہ عرب کے نزدیک بہت ہی مبارک اور سال بھی بہت مبارک تھا۔ عرب قحطِ شدید میں مبتلا تھے۔ رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ظہور ہوا اور بے موسم ابرِ رحمت چھایا اور خوب برسا۔ ہر طرف ہریاول نے بہار دکھائی اور عرب نے خوش ہو کر اس سال کا نام سَنَۃُ الْفَرَجِ

لہ ۶۱ سال کی صورت میں ۱۲ ربیع الاوّل کا احتمال نہیں۔

۲ہ یعنی دو صورتوں میں (۶۴ سال اور ۶۲ سال میں) ۱۲ ربیع الاوّل کا یوم ولادت ہونے پر احتمال ہے مگر یقینی نہیں اور ۶۱ سال کی صورت میں ۸ ربیع الاوّل کا احتمال ہے مگر ۶۳ سال کی صورت میں یوم ولادت ۸ ربیع الاوّل پیر کے دن واقع ہونا ہر کسی قیاس کے ٹھیک ہے۔

Marfat.com

وَالْابْتِہَاجِ رکھا یعنی فراخی اور مسرت کا سال [1] اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۔

ہر دو ماہِ ربیع کی وجہ تسمیہ [2]

علّامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں علامہ سخاویؒ کے رسالہ "اَلْمَشْھُوْرُ فِیْ اَسْمَآءِ الْاَیَّامِ وَالشُّھُوْرِ" سے نقل کیا ہے : " وَشَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ۔ سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِاِرْتِبَاعِھِمْ فِیْہِ وَالْاِرْتِبَاعُ الْاِقَامَۃُ فِیْ عِمَارَۃِ الرَّبْعِ وَیُجْمَعُ عَلٰی اَرْبِعَاءَ کَنَصِیْبٍ وَّاَنْصِبَاءَ وَعَلٰی اَرْبِعَۃٍ کَرَغِیْفٍ وَّاَرْغِفَۃٍ وَّ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ کَالْاَوَّلِ"۔ یعنی ماہِ ربیع الاوّل کا نام ربیع رکھا کیونکہ عرب اس مہینہ میں ارتباع کیا کرتے تھے ۔ ارتباع اس قیام کرنے کو کہتے ہیں جو اپنے محلہ کے مکان میں ہو یعنی جہاں ڈیرا ڈالا ہو اسی جگہ قیام رہے اور ماہِ ربیع الآخر مثل ماہ ربیع الاوّل کے ہے اور وجہ تسمیہ یہی ہے۔

یہ عاجز کہتا ہے چونکہ یہ دو مہینے سخت گرمی کے مہینے تھے۔ اور جون وجولائی کے مطابق آکر واقع ہوتے تھے اس لیے جو بھی جہاں ڈیرا ڈالے ہوتا تھا وہاں سے کہیں نہیں جاتا تھا۔

لَونْد کے حساب سے سالِ ولادت کی تحقیق

پہلا قول :۔ ۶۴ سال کی صورت میں یکم ربیع الاوّل چارشنبہ (بُدھ) کی ہوئی تو ۱۲ ربیع الاوّل یکشنبہ (اتوار) کی ہوئی۔ ممکن ہے کہ چاند ایک دن بعد نظر آیا ہو [3] تو دوشنبہ کی ۱۲ ربیع الاوّل رہی ہو۔ ۸ ربیع الاوّل کا دوشنبہ (پیر) میں واقع ہونا اس صورت میں ممکن نہیں۔

دوسرا قول :۔ ۶۳ سال کی صورت میں یکم ربیع الاوّل یکشنبہ (اتوار) کی ہوئی تو یکشنبہ (اتوار)

---

[1] یعنی بغیر لَوند کے حساب سے سالِ ولادت شریف کی تحقیق میں چاروں اقوال ساقط ہوجاتے ہیں اس سبب سے کہ ولادت موسم بہار میں واقع ہو رہی ہے۔ ان اقوال میں سے تین تاریخوں میں احتمال کی صورت ہے مگر ایک قول (۶۳ سال کی صورت میں) دوشنبہ ۸ ربیع الاوّل میں یقینی ہے جو کہ مطابق ہے ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کے۔ حالانکہ لحاظ اس بات کا رکھنا ہے کہ دوشنبہ کا دن موافق ہوجائے ۸ یا ۱۲ ربیع الاوّل کے اور مہینہ موافق ہو موسم گرما کے۔

[2] یعنی ماہِ ربیع الاوّل اور ماہ ربیع الثانی کے نام رکھے جانے کی وجہ۔ ۱۲

[3] یعنی چاند بجائے منگل کے بُدھ میں دیکھا گیا ہو تو یکم ربیع الاوّل جُمعرات کی ہوئی۔

Marfat.com

کی ۸ ر ربیع الاوّل ہے اور دوشنبہ ۹ ر ربیع الاوّل ہے مگر چاند ایک دن بعد نظر آیا ہو تو دوشنبہ ۸ ر ربیع الاوّل میں واقع ہوگی [1]

تیسرا قول :- ۶۲ سال کی صورت میں یکم ربیع الاوّل شنبہ (ہفتہ) کی ہوئی تو دوشنبہ (پیر) ۱۰ ر ربیع الاوّل میں واقع ہوا [2]

چوتھا قول :- ۶۱ سال کی صورت میں یکم ربیع الاوّل پنجشنبہ (جمعرات) کی ہوئی تو [3] ۱۲ ربیع الاوّل دوشنبہ (پیر) کی ہے جو کہ ۲۴ ر جون ۵۷۱ء کے مطابق ہے اور اس وقت کی نادرست جنتری کے حساب سے ۲۲ ر جون ۵۷۱ء ہوتی ہے [4]

یورپ کے جدید مُؤرّخ اور مصر و شام کے اکثر علماء بھی زیادہ تر ۵۷۱ء میں ولادت لکھتے ہیں۔ علّامہ ابنِ شیبہؒ نے کہا ہے : اِحدٰی وَاثنَتَانِ لَا اَرَاہُ بَلَغَ ثَلَاثًا وَّسِتِّیْنَ "۔ یعنی آپ کی عمر شریف اکسٹھ ۶۱ یا باسٹھ ۶۲ سال کی تھی اور میں خیال نہیں کرتا کہ آپ تریسٹھ ۶۳ سال کو پہنچے ہوں۔

غالباً تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر شریف کے متعلق جو شہرت پائی جاتی ہے وہ زائچہ بنانے والوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ ان لوگوں نے جنتریاں اور زائچے مُرتّب کیے اور وہ سیدھا قمری حساب لگایا جو سن دس ۱۰ ہجری کے بعد سے عرب میں رائج ہوا ہے۔ سن دس ۱۰ ہجری سے پہلے حجاز میں لوند کا حساب رائج تھا۔ پچپن سال قبل از ہجرت اور دس سال ابتدائے ہجرت کے عرصہ میں ۲۳ مہینوں کا اضافہ (لوند کی وجہ سے) ہوا ہے۔

---

[1] ۶۳ سال کی عمر میں ۱۲ ر ربیع الاوّل کا احتمال نہیں ہے۔

[2] ۶۲ سال کی صورت میں نہ تو ۸ ر ربیع الاوّل کا اور نہ ہی ۱۲ ر ربیع الاوّل کا احتمال ہے۔

[3] ۶۱ سال کی صورت میں ۸ ر ربیع الاوّل کا احتمال نہیں ہے۔

[4] اس طرح خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ لوند کے حساب سے ۶۴ سال کی صورت میں ۱۲ ر ربیع الاوّل کا احتمال ہے یعنی یقینی نہیں ہے۔ اور ۶۳ سال کی صورت میں ۸ ر ربیع الاوّل کا احتمال ہے۔ اور ۶۲ سال کی صورت میں دونوں تاریخوں کا احتمال نہیں۔ اور ۶۱ سال کی صورت میں ۱۲ ر ربیع الاوّل یقینی ہے۔

Marfat.com

اس صورت میں بغیر لوند کا حساب کیا کام آئے گا۔ اُن لوگوں نے غلط طریقہ پر ولادت شریفہ کی تاریخ روزِ دوشنبہ ۸ ماہ ربیع الاوّل مطابق ۲۱ اپریل ۵۷۱ء نکالی ہے۔ اس کو نہیں دیکھا کہ ماہِ اپریل بہار کا موسم ہے۔

امام مجاہدؒ سے اگر بعض علماء نے اختلاف کیا ہے تو وہ صرف ۹ھ کے حج کے متعلق کیا ہے۔ امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ۹ھ کا حج ذی الحجہ میں نہیں ہوا بلکہ وہ ذی القعدۃ میں ہوا ہے۔ اور ۱۰ھ کا حج اپنی جگہ پر ہوا ہے۔ اور اُن علماء نے خیال کیا کہ ۹ھ کا حج بھی ماہ ذی الحجہ میں آ گیا ہے مگر بعد کے محققین نے امام مجاہدؒ کے قول کو سراہا ہے اور ابنِ ابی شیبہؒ نے جو بات فرمائی ہے وہ حساب لگا کر درست کہی ہے۔

لوند کے حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پورے اکسٹھ ۶۱ سال کی ہوتی ہے اور عیسوی جنتری کے حساب سے تیرہ دن کم اکسٹھ ۶۱ سال کی ہوئی۔ چاند کے مہینوں کی کُل تعداد ۷۵۴ مہینے ہیں، نہ کچھ زیادہ اور نہ کم۔ اور شمسی مہینوں کی تعداد ۷۳۱ مہینے اور ۱۷ دن ہیں۔ اکسٹھ ۶۱ سال کے عرصہ میں بائیس ۲۲ ماہ کا اضافہ لوند کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ بائیس ۲۲ مہینے اگر سال بنائے جائیں تو ایک سال اور دس مہینے کا عرصہ ہوا۔ تو اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک سیدھے قمری حساب سے باسٹھ ۶۲ سال اور دس ۱۰ ماہ ہوئی (یعنی تریسٹھ ۶۳ سال میں دو ماہ کم)۔ آپ کی عمر شریف کے کُل ایّام مبارکہ بائیس ہزار تین سو سترہ دن ہوئے (۲۲۳۱۷)۔[۱]

---

[۱] **تنبیہ** :- یہاں پر ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ لوند کے حساب سے عمر شریف اکسٹھ ۶۱ سال کی بنا کسی قیاس و احتمال کے یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ مگر لوند کے حساب کی وجہ سے بائیس ماہ کا اضافہ ہوا اور اس کو سال اور مہینوں میں پھیلا کر دیکھا گیا تو وہ باسٹھ ۶۲ سال اور دس ماہ ہوئے۔ مگر یہ صرف ماہ کی تعداد اور ایّام کے شمار کے اعتبار سے رہے گا۔ اگر کوئی مہینوں کے نام بھی اسی ترتیب سے بدلے گا تو وہ صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ اُس وقت کا ان کا قاعدہ اسی کو درست کہہ رہا تھا۔ چنانچہ

(باقی فٹ نوٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

Marfat.com

یہ اپنی جدّ و جہد کا نتیجہ ہے اور علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

جس سال حضرت رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ شریف ہوئی تھی، شدید قحط تھا۔ اور وہ زائل ہوا۔ عرب نے خوش ہو کر اس سال کا نام رکھا: سَنَۃُ الْفَرَجِ وَالْاِبْتِہَاج آسائش و راحت کا سال۔ ۵

ساقی بہ نور بادہ برافروز جام ما — مطرب بگو کہ کار جہاں شد بہ کام ما
ما در پیالہ عکسِ رخِ یار دیدہ ایم — اے بے خبر ز لذت شُرب مدام ما
چنداں بود کرشمہ و ناز سہی قداں — کاید بہ جلوہ سرو صنوبر خرام ما

(بقیہ گذشتہ صفحہ کا فٹ نوٹ)

جس مہینہ کو اُس وقت ربیع الاوّل کہا گیا ہم کو بھی ربیع الاوّل کہنا ہوگا۔ جس مہینہ کو ذی الحجہ کہا گیا ہم کو بھی اس مہینہ کو ذی الحجہ کہنا ہوگا۔ ہاں حضرت رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال سے لوند کرنے اور مہینوں کو بدلنے سے منع فرما دیا تو اس سال سے ترتیب اپنے طریقہ پر رہے گی۔

تاریخ سالِ ولادت کا خلاصہ :- اس بحث کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ آپ کی ولادتِ شریفہ دوشنبہ یعنی پیر بارہ ۱۲ ماہِ ربیع، اکیاون سال قبل از ہجرت (لوند کے حساب سے) واقع ہوئی ہے جو کہ بحساب گریگوار کے عیسوی جنتری کے ۲۴ رجون ۵۷۱ء تھی اور اُس وقت کی مروّجہ جنتری کی رو سے ۲۲ رجون ۵۷۱ء ہوتی ہے۔

تاریخ و سالِ رحلت کا خلاصہ :- آپ کی رحلتِ مبارکہ دوشنبہ کو ہوئی۔ جنتری کے حساب سے تیرہ ۱۳ ربیع الاوّل تھی اور بہ اعتبار رُویت کے بارہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ ہجری ہے۔ عیسوی تاریخ از گریگوار ۱۱ رجون تھی اور اس وقت کی مروّج تاریخ ۸ رجون ۶۳۲ء ہے۔

علّامہ ابنِ ابی شیبہؒ کا خیال درست ہے کہ آپ کی عمر شریف ۶۱ سال تھی۔ اور اگر چاند کے مہینوں کا حساب کیا گیا تو ۶۲ سال اور دس مہینے ہوتے ہیں۔ آپ کی ولادتِ شریف فصلِ صیف (گرمی) میں ہوئی اور وقت گزرنے پر ابرِ رحمت کا ظہور ہوا۔ اور عرب کو بے اندازہ مسرّت حاصل ہوئی اور وہ مبارک سال عرب کے لیے بلکہ تمام عالم کے لیے کلیدِ خیر و برکت ثابت ہوا۔ باوجودے کہ عرب اَن پڑھ قوم تھی لیکن اس نے اس مبارک سال کا نام "سَنَۃُ الْفَرَجِ وَالْاِبْتِہَاج" رکھ کر اس سال کو اَبَدُ الْآباد کے لیے یادگار بنا دیا۔

(اس عبارت کو مفہوماً نسخہ قدیم "تقویمِ خیری" سے لیا گیا ہے۔)

Marfat.com

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

محمد کی باتیں محمد کی سیرت
سُنیں اور سُنانے کو جی چاہتا ہے

عبد المطلب کی نذر[1]

چاہ زمزم کے کھودتے وقت عبد المطلب کا سوائے اکلوتے بیٹے حارث کے اور کوئی یار و مددگار نہ تھا اس لئے منت مانی کہ اگر حق تعالیٰ مجھ کو دس بیٹے عطا فرمائے جو جوان ہو کر میرے دست و بازو بنیں تو ایک فرزند کو اللہ کے نام پر ذبح کر دوں، اللہ نے ان کی تمنا پوری کر دی۔ ایک رات خانہ کعبہ کے سامنے سو رہے تھے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ یَا عَبْدَ الْمُطَّلِب اوفِ بِنَذْرِكَ لِرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ اے عبد المطلب اپنی نذر کو جو اس گھر کے مالک کے لئے مانی تھی پورا کرو، صبح کو عبد المطلب نے اپنے بیٹوں سے اپنا خواب بیان کیا آپ کے بیٹوں نے کہا۔ آپ اپنی نذر پوری کریں اور جو چاہیں کریں۔ عبد المطلب نے سب بیٹوں کے نام پر قرعہ ڈالا، اتفاق سے قرعہ حضرت عبد اللہ کے نام پر نکلا۔ وہ عبد المطلب کے بہت محبوب تھے۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا اور چھری لے کر مذبح کی طرف روانہ ہوئے، حضرت عبد اللہ کی بہنیں یہ دیکھ کر رونے لگیں اور ان میں سے ایک بہن نے کہا آپ اونٹوں اور عبد اللہ میں قرعہ ڈال کر دیکھیں، اس وقت دس اونٹ ایک آدمی کی دیت تھی، چنانچہ دس اونٹ پر قرعہ ڈالا لیکن نام حضرت عبد اللہ ہی کا نکلا اور پھر دس دس اونٹ کا اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک سو اونٹ پر قرعہ ڈالا اور قرعہ اونٹوں کے نام پر نکلا اور عبد المطلب نے صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اونٹ نحر کئے سیوطی نے خصائص کبریٰ میں حاکم، ابن جریر اور اموی سے لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا، یَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُلِفَتِ الْكَلَاءُ يَابِسًا وَالْمَاءُ عَابِسًا، هَلَكَ الْعِيَالُ وَضَاعَ الْمَالُ فَعُدْ عَلَيَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيْحَيْنِ۔ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ۔ اس اعرابی نے کہا میں گھاس کو خشک اور پانی کو ترش رو چھوڑ کر آرہا ہوں اہل و عیال مر رہے ہیں اور مال ضائع ہو رہا ہے اے دو ذبیحوں کے صاحبزادے مجھ کو عنایت کریں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے اس کی

[1] اس بیان میں طبقات ابن سعد، خصائص کبریٰ اور سیرت المصطفیٰ سے مدد لی ہے۔

Marfat.com

بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور اعرابی کی بات پر انکار نہیں کیا۔

لوگوں نے امیر معاویہ سے پوچھا۔ دو ذبیح کون تھے۔ امیر معاویہ نے عبد المطلب کا واقعہ سنایا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار ایک تھے اور دوسرے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے۔

امام محمد بن سعد نے طبقات کبری میں اور امام جلال الدین سیوطی نے الخصائص الکبری میں اور مولانا محمد ادریس نے سیرت المصطفیٰ میں لکھا ہے کہ عرب میں ایک شخص کی دیت دس اونٹ تھی اور جناب عبد المطلب نے اپنے مبارک پسر کی دیت میں سو اونٹ دیئے، اس کے بعد سے ایک آدمی کی دیت ایک سو اونٹ قرار پا گئی اور اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا ہے۔

پیر و مرشد برحق حضرت سیدی الوالد قدس سرہ نے دو شعروں میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے

ابتدا میں جو پدر پر گزری — انتہا میں وہ پسر پر گزری
ہے روایات میں یہ قصہ رقم — واہ سبحان اِلٰہ العالم

قمری ہجری اور شمسی میلادی جنتری

اب یہ عاجز قمری ہجری اور شمسی میلادی جنتری لکھتا ہے۔ چوں کہ عام طور سے جنتری بنانے والے یکم محرم سن ایک سے ہجری جنتری بناتے ہیں حالانکہ سن ایک سے حجۃ الوداع تک لوند ہو رہا تھا اور اسی دس سال کے عرصہ میں تین مہینے لوند کے بڑھ چکے تھے، بنا بریں یہ عاجز ابتدائی دس سال کا بیان پہلے لوند کے حساب سے کرتا ہے[1] اور پھر بغیر لوند کے ۱۱ھ سے ۲۵۲۰ھ تک کا حساب لکھتا ہے[2]، قمری تیس سالہ دورہ کا حساب بہت منظم ہے، اس لئے یہ عاجز پہلے تیس سالہ دورہ کا حساب تفصیل کے ساتھ لکھتا ہے، ہر سال کا پہلا دن، اور ہر سال کے دنوں کا بیان اور ہر سال کی پہلی تاریخ کی مطابقت گریگواری تاریخ سے کی گئی ہے۔ اور پھر تیس تیس سال کے مجموعہ کا حساب ہے۔ ہر تیس سال کے آخری سال کا پہلا دن لکھدیا ہے مثلاً ۹۰، ۱۲۰، ۱۵۰، نوے

---

[1] ابتدائی دس سال کا حساب لوند سے جدول ۱ میں کیا گیا ہے۔

[2] بغیر لوند کے ۱۱ھ سے ۲۵۲۰ھ تک کا حساب جدول ۲ میں لکھا گیا ہے۔

Marfat.com

کے آخری سال کا پہلا دن سہ شنبہ ہے، اور ۱۲۰ کا یکشنبہ ہے اور ۱۵۰ کا جمعہ ہے۔

تیسرے خانہ میں دنوں کا شمار ہے، تیس سال تک ہر سال کا حساب ہے اور پھر تیس تیس سال کے مجموعہ کا حساب ہے۔ پہلے تیس سال کے مجموعہ میں دس ہزار چھ سو اکتیس دن ہیں، اور چوراسی تیس سال میں آٹھ لاکھ ترانوے ہزار چار دن ہیں اور ان دنوں میں سیکنڈوں کا فرق ایک دن کی شکل اختیار کرلے گا۔ لہٰذا آخری تیس سالہ دورہ میں ایک دن کا اضافہ کرنا ہے جو کہ شمسی میلادی حساب سے ۱۶ جولائی ۳۰۶۶ء ہوگا۔ اس تیس سالہ دورہ میں بجائے گیارہ سال کے بارہ سال تین سو پچپن ۳۵۵ دن کے ہوں گے، عاجز نے تیس سالہ دورہ میں سن دو[۱]، پانچ[۲]، سات[۳]، دس[۴]، تیرہ[۵]، پندرہ[۶]، اٹھارہ، اکیس[۸]، چوبیس[۹]، چھبیس[۱۰]، انتیس[۱۱]، کے خانہ میں "ل" لکھدیا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ اس سال کے دن تین سو پچپن ہیں اور تیس سالہ دورہ میں گیارہ مرتبہ ایک ایک دن کا لوند ہوا ہے۔ اور تیس سال کا آخری دَوْرَہ جو نمبر چوراسی دورہ ہے اس کے سن تیس میں مزید ایک دن کا اضافہ ہوگا اور یہ سال ۳۵۵ کا ہوگا۔ اس ایک دن کا اضافہ اُن سیکنڈوں کی وجہ سے ہوا ہے جو اَب ایک دن بنا ہے۔ اس آخری دورہ میں ایک دن کا اضافہ بارہ مرتبہ ہوگا۔

لوند کے حساب سے ظاہر و باہر ہے کہ سن سات ہجری کو ایک مہینہ کا اضافہ کیا گیا تھا اور اب سن دس کو ایک مہینہ کا لوند کرنا تھا۔ یہی بات امام مجاہدؒ نے کہی ہے۔ سن دس ہجری تک اگر صحیح تاریخ معلوم کرنی ہے لوندہی کے حساب سے معلوم کرنی ہوگی۔

(جَدْوَل ۳) ہر تیس سالہ دورے کے ہر ماہ کا پہلا دن معلوم کرنے کا طریقہ

جدول نمبر تین کے اوپر کی سطر میں سات خانے ہیں۔ ان میں دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ شنبہ لکھا ہے اور اس کے نیچے تیس خانے دنوں کے نام کے ہیں، ہم کو پہلی محرم ۱۰۰۰ھ کا دن معلوم کرنا ہے لہٰذا (پہلے ہم جدول ۲ میں) سن ایک ہزار سے پہلے دورہ کے آخری سال کا پہلا دن دیکھیں گے ہم کو سن ایک ہزار سے پہلا دورہ ۹۹۰ھ کا ملا۔ اس کی یکم محرم جمعہ کی ہے۔ اب جَدْوَل ۳ میں اوپر کی سطر میں جمعہ کو دیکھتے ہیں اور اس کے نیچے دسویں سطر میں شنبہ لکھا ہے[۱] معلوم ہوگیا کہ یکم محرم ۱۰۰۰ھ شنبہ کی تھی۔

جُدْوَل ۴ :- یہ مہینوں کا پہلا دن معلوم کرنے کا جدول ہے محرم کی سیدھ میں سات خانہ ہیں جس سنہ کا محرم

---

[۱] دسویں سطر دیکھنا اس لیے ہوا کہ ۹۹۰ھ میں دس جوڑنے پر ۱۰۰۰ھ ہوگا۔

Marfat.com

جس دن کا ہو اس کے نیچے سال کے بارہ مہینوں کا پہلا دن لکھا ہے۔ اگر شنبہ یکم محرم ہے تو یکم رمضان پنجشنبہ (جمعرات) کی ہے اور یکم ذی الحجہ سہ شنبہ (منگل) کی ہے۔ ان جدولوں سے ہر سال کا پہلا دن اور ہر ماہ کا پہلا دن بہت آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے۔

قمری ہجری اور شمسی میلادی جنتری

قمری ہجری تاریخ کے ابتدائی دس سال کا تعلق لوند کے حساب سے ہے اور ۱۱ھ ہجری سے لوند کا حساب متروک ہو گیا ہے لہٰذا مناسب یہ تھا کہ ابتدائی دس سال کا حساب لوند کے طریقہ سے کیا جائے۔ لوند کے حساب سے اس دس سال میں تین مہینہ کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن مؤرخین نے ابتدائی دس سال کا حساب بھی بغیر لوند کے کیا ہے۔ عاجز سن ہجری کے ابتدائی دس سال کا حساب پہلے لوند کے طریقہ پر لکھتا ہے اور پھر سن ایک ہجری سے آخر تک بغیر لوند کے لکھتا ہے قمری اور شمسی تواریخ کی مطابقت کا مدار دنوں پر ہے جب قمری اور شمسی تاریخ کے دن متفق ہوں گے تاریخ مطابق نکلے گی۔ قمری ہجری اور شمسی میلادی تقویموں کا تفاوت اس طرح ہے۔

ایام تفاوت قمری ہجری ۲۲۷۰۱۴ دن

ایام تفاوت بہ حساب لوند ۲۲۶۹۲۶ دن

۸۸ دن لوند کے تین ماہ

قمری تاریخوں کے ساتھ ایام تفاوت ملانے سے شمسی تاریخ نکلے گی۔

لوند کے دس سال (جدول ۱)

پہلی محرم سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری	پہلی محرم سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری
دوشنبہ ۱	۳۵۴	۲۲ اپریل ۶۲۲ء	جمعہ ۶	۲۱۸۵	۲۷ اپریل ۶۲۷ء
جمعہ ۲ ل	۷۳۷	۱۱ اپریل ۶۲۳ء	سہ شنبہ ۷ ل	۲۵۶۹	۱۵ اپریل ۶۲۸ء
چارشنبہ ۳	۱۰۹۲	۲۸ اپریل ۶۲۴ء	دوشنبہ ۸	۲۹۲۳	۴ مئی ۶۲۹ء
دوشنبہ ۴	۱۴۴۶	۱۷ اپریل ۶۲۵ء	جمعہ ۹	۳۲۷۷	۲۳ اپریل ۶۳۰ء
جمعہ ۵ ل	۱۸۳۱	۷ اپریل ۶۲۶ء	سہ شنبہ ۱۰	۳۶۳۲	۱۲ اپریل ۶۳۱ء

Marfat.com

(جدول ۲) بغیر لوند کے دوامی ہجری تقویم

یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری	یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری
جمعہ	۱	۳۵۴	۱۹ جولائی ۶۲۲ء	دوشنبہ	۲۱ل	۷۴۴۲	۱۳ دسمبر ۶۴۱ء
سہ شنبہ	۲ل	۷۰۹	۸ جولائی ۶۲۳ء	شنبہ	۲۲	۷۷۹۶	۳ دسمبر ۶۴۲ء
یکشنبہ	۳	۱۰۶۳	۲۷ جون ۶۲۴ء	چہارشنبہ	۲۳	۸۱۵۰	۲۲ نومبر ۶۴۳ء
پنجشنبہ	۴	۱۴۱۷	۱۶ جون ۶۲۵ء	یکشنبہ	۲۴ل	۸۵۰۵	۱۰ نومبر ۶۴۴ء
دوشنبہ	۵ل	۱۷۷۲	۵ جون ۶۲۶ء	جمعہ	۲۵	۸۸۵۹	۳۰ اکتوبر ۶۴۵ء
شنبہ	۶	۲۱۲۶	۲۶ مئی ۶۲۷ء	سہ شنبہ	۲۶ل	۹۲۱۴	۲۰ اکتوبر ۶۴۶ء
چہارشنبہ	۷ل	۲۴۸۱	۱۴ مئی ۶۲۸ء	یکشنبہ	۲۷	۹۵۶۸	۱۰ اکتوبر ۶۴۷ء
دوشنبہ	۸	۲۸۳۵	۴ مئی ۶۲۹ء	پنجشنبہ	۲۸	۹۹۲۲	۲۸ ستمبر ۶۴۸ء
جمعہ	۹	۳۱۸۹	۲۳ اپریل ۶۳۰ء	دوشنبہ	۲۹ل	۱۰۲۷۷	۱۷ ستمبر ۶۴۹ء
سہ شنبہ	۱۰ل	۳۵۴۴	۱۲ اپریل ۶۳۱ء	شنبہ	۳۰	۱۰۶۳۱	۷ ستمبر ۶۵۰ء
یکشنبہ	۱۱	۳۸۹۸	یکم اپریل ۶۳۲ء				
پنجشنبہ	۱۲	۴۲۵۲	۲۱ مارچ ۶۳۳ء				
دوشنبہ	۱۳ل	۴۶۰۷	۱۰ مارچ ۶۳۴ء				
شنبہ	۱۴	۴۹۶۱	۲۸ فروری ۶۳۵ء				
چہارشنبہ	۱۵ل	۵۳۱۶	۱۷ فروری ۶۳۶ء				
دوشنبہ	۱۶	۵۶۷۰	۶ فروری ۶۳۷ء				
جمعہ	۱۷	۶۰۲۴	۲۶ جنوری ۶۳۸ء				
سہ شنبہ	۱۸ل	۶۳۷۹	۱۵ جنوری ۶۳۹ء				
یکشنبہ	۱۹	۶۷۳۳	۵ جنوری ۶۴۰ء				
پنجشنبہ	۲۰	۷۰۸۷	۲۴ دسمبر ۶۴۰ء				

یہ تیس سال کا پہلا دورہ ہے۔ ہر تیس سالہ دورے میں گیارہ سال ایک ایک دن کا لوند ہوتا ہے یعنی گیارہ سال ۳۵۵ دن کے ہوتے ہیں اور انیس سال ۳۵۴ دن کے ہوتے ہیں۔ اب میں تیس تیس سال کا حساب لکھتا ہوں۔

(اب دوسرا تیس سالہ دورہ ۳۱ھ سے شروع ہو کر ۶۰ھ پر تمام ہوگا اور اس کے بعد ۶۱ھ سے ۹۰ھ پر تمام ہوگا علیٰ ہذا القیاس چنانچہ یکم محرم کے خانہ میں جو دن لکھا ہوگا وہ اسی سن کا ہوگا جو اسکے آگے لکھا ہے یعنی ۶۰ھ، ۹۰، ۱۲۰ الخ کیونکہ یہ ہر تیس سالہ دورے کے آخری سال ہیں)

Marfat.com

تیس سالہ دَورہ کا حساب

یکم محرم کے خانہ میں ہر تیس سال کے آخری سال کا پہلا دن لکھا گیا ہے۔

یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری	یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گریگواری
				چہارشنبہ	۶۰۰	۲۱۲۶۲۰	۱۷ ستمبر ۱۲۰۳ء
				دوشنبہ	۶۳۰	۲۲۳۲۵۱	۲۵ اکتوبر ۱۲۳۲ء
				شنبہ	۶۶۰	۲۳۳۸۸۲	۳ دسمبر ۱۲۶۱ء
پنجشنبہ	۶۰	۲۱۲۶۲	۱۶ اکتوبر ۶۷۹ء	پنجشنبہ	۶۹۰	۲۴۴۵۱۳	۱۱ جنوری ۱۲۹۱ء
سہ شنبہ	۹۰	۳۱۸۹۳	۲۴ نومبر ۷۰۸ء	سہ شنبہ	۷۲۰	۲۵۵۱۴۴	۲۰ فروری ۱۳۲۰ء
یکشنبہ	۱۲۰	۴۲۵۲۴	۲ جنوری ۷۳۸ء	یکشنبہ	۷۵۰	۲۶۵۷۷۵	۳۰ مارچ ۱۳۴۹ء
جمعہ	۱۵۰	۵۳۱۵۵	۱۰ فروری ۷۶۷ء	جمعہ	۷۸۰	۲۷۶۴۰۶	۸ مئی ۱۳۷۸ء
چہارشنبہ	۱۸۰	۶۳۷۸۶	۲۰ مارچ ۷۹۶ء	چہارشنبہ	۸۱۰	۲۸۷۰۳۷	۱۷ جون ۱۴۰۷ء
دوشنبہ	۲۱۰	۷۴۴۱۷	۲۸ اپریل ۸۲۵ء	دوشنبہ	۸۴۰	۲۹۷۶۶۸	۲۵ جولائی ۱۴۳۶ء
شنبہ	۲۴۰	۸۵۰۴۸	۶ جون ۸۵۴ء	شنبہ	۸۷۰	۳۰۸۲۹۹	۲ ستمبر ۱۴۶۵ء
پنجشنبہ	۲۷۰	۹۵۶۷۹	۱۵ جولائی ۸۸۳ء	پنجشنبہ	۹۰۰	۳۱۸۹۳۰	۱۱ اکتوبر ۱۴۹۴ء
سہ شنبہ	۳۰۰	۱۰۶۳۱۰	۲۳ اگست ۹۱۲ء	سہ شنبہ	۹۳۰	۳۲۹۵۶۱	۲۰ نومبر ۱۵۲۳ء
یکشنبہ	۳۳۰	۱۱۶۹۴۱	یکم اکتوبر ۹۴۱ء	یکشنبہ	۹۶۰	۳۴۰۱۹۲	۲۸ دسمبر ۱۵۵۲ء
جمعہ	۳۶۰	۱۲۷۵۷۲	۹ نومبر ۹۷۰ء	جمعہ	۹۹۰	۳۵۰۸۲۳	۵ فروری ۱۵۸۲ء
چہارشنبہ	۳۹۰	۱۳۸۲۰۳	۱۸ دسمبر ۹۹۹ء	چہارشنبہ	۱۰۲۰	۳۶۱۴۵۴	۱۶ مارچ ۱۶۱۱ء
دوشنبہ	۴۲۰	۱۴۸۸۳۴	۲۶ جنوری ۱۰۲۹ء	دوشنبہ	۱۰۵۰	۳۷۲۰۸۵	۲۳ اپریل ۱۶۴۰ء
شنبہ	۴۵۰	۱۵۹۴۶۵	۶ مارچ ۱۰۵۸ء	شنبہ	۱۰۸۰	۳۸۲۷۱۶	یکم جون ۱۶۶۹ء
پنجشنبہ	۴۸۰	۱۷۰۰۹۶	۱۴ اپریل ۱۰۸۷ء	پنجشنبہ	۱۱۱۰	۳۹۳۳۴۷	۱۰ جولائی ۱۶۹۸ء
سہ شنبہ	۵۱۰	۱۸۰۷۲۷	۲۳ مئی ۱۱۱۶ء	سہ شنبہ	۱۱۴۰	۴۰۳۹۷۸	۱۹ اگست ۱۷۲۷ء
یکشنبہ	۵۴۰	۱۹۱۳۵۸	یکم جولائی ۱۱۴۵ء	یکشنبہ	۱۱۷۰	۴۱۴۶۰۹	۲۶ ستمبر ۱۷۵۶ء
جمعہ	۵۷۰	۲۰۱۹۸۹	۹ اگست ۱۱۷۴ء	جمعہ	۱۲۰۰	۴۲۵۲۴۰	۴ نومبر ۱۷۸۵ء

Marfat.com

یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گرگیواری	یکم محرم	سنہ	دنوں کا شمار	تقویم گرگیواری
چارشنبہ	۱۲۳۰	۴۳۵۸۷۱	۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۱۴	شنبہ	۱۹۲۰	۶۸۰۳۸۴	۲۷ مئی سنہ ۲۴۸۴
دوشنبہ	۱۲۶۰	۴۴۶۵۰۲	۲۲ جنوری سنہ ۱۸۴۴	پنجشنبہ	۱۹۵۰	۶۹۱۰۱۵	۶ جولائی سنہ ۲۵۱۳
شنبہ	۱۲۹۰	۴۵۷۱۳۳	یکم مارچ سنہ ۱۸۷۳	سہ شنبہ	۱۹۸۰	۷۰۱۶۴۶	۱۴ اگست سنہ ۲۵۴۲
پنجشنبہ	۱۳۲۰	۴۶۷۷۶۴	۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲	یکشنبہ	۲۰۱۰	۷۱۲۲۷۷	۲۲ ستمبر سنہ ۲۵۷۱
سہ شنبہ	۱۳۵۰	۴۷۸۳۹۵	۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۱	جمعہ	۲۰۴۰	۷۲۲۹۰۸	۳۱ اکتوبر سنہ ۲۶۰۰
یکشنبہ	۱۳۸۰	۴۸۹۰۲۶	۲۶ جون سنہ ۱۹۶۰	چارشنبہ	۲۰۷۰	۷۳۳۵۳۹	۹ دسمبر سنہ ۲۶۲۹
جمعہ	۱۴۱۰	۴۹۹۶۵۷	۴ اگست سنہ ۱۹۸۹	دوشنبہ	۲۱۰۰	۷۴۴۱۷۰	۱۷ جنوری سنہ ۲۶۵۹
چارشنبہ	۱۴۴۰	۵۱۰۲۸۸	۱۲ ستمبر سنہ ۲۰۱۸	شنبہ	۲۱۳۰	۷۵۴۸۰۱	۲۵ فروری سنہ ۲۶۸۸
دوشنبہ	۱۴۷۰	۵۲۰۹۱۹	۲۱ اکتوبر سنہ ۲۰۴۷	پنجشنبہ	۲۱۶۰	۷۶۵۴۳۲	۴ اپریل سنہ ۲۷۱۷
شنبہ	۱۵۰۰	۵۳۱۵۵۰	۲۸ نومبر سنہ ۲۰۷۶	سہ شنبہ	۲۱۹۰	۷۷۶۰۶۳	۱۴ مئی سنہ ۲۷۶۴
پنجشنبہ	۱۵۳۰	۵۴۲۱۸۱	۷ جنوری سنہ ۲۱۰۶	یکشنبہ	۲۲۲۰	۷۸۶۶۹۴	۲۲ جون سنہ ۲۷۷۵
سہ شنبہ	۱۵۶۰	۵۵۲۸۱۲	۱۵ فروری سنہ ۲۱۳۵	جمعہ	۲۲۵۰	۷۹۷۳۲۵	۲۹ جولائی سنہ ۲۸۰۴
یکشنبہ	۱۵۹۰	۵۶۳۴۴۳	۲۵ مارچ سنہ ۲۱۶۴	چارشنبہ	۲۲۸۰	۸۰۷۹۵۶	۷ ستمبر سنہ ۲۸۳۳
جمعہ	۱۶۲۰	۵۷۴۰۷۴	۳ مئی سنہ ۲۱۹۳	دوشنبہ	۲۳۱۰	۸۱۸۵۸۷	۱۶ اکتوبر سنہ ۲۸۶۲
چارشنبہ	۱۶۵۰	۵۸۴۷۰۵	۱۲ جون سنہ ۲۲۲۲	شنبہ	۲۳۴۰	۸۲۹۲۱۸	۲۴ نومبر سنہ ۲۸۹۱
دوشنبہ	۱۶۸۰	۵۹۵۳۳۶	۲۱ جولائی سنہ ۲۲۵۱	پنجشنبہ	۲۳۷۰	۸۳۹۸۴۹	۲ جنوری سنہ ۲۹۲۱
شنبہ	۱۷۱۰	۶۰۵۹۶۷	۲۸ اگست سنہ ۲۲۸۰	سہ شنبہ	۲۴۰۰	۸۵۰۴۸۰	۱۰ فروری سنہ ۲۹۵۰
پنجشنبہ	۱۷۴۰	۶۱۶۵۹۸	۷ اکتوبر سنہ ۲۳۰۹	یکشنبہ	۲۴۳۰	۸۶۱۱۱۱	۲۱ مارچ سنہ ۲۹۷۹
سہ شنبہ	۱۷۷۰	۶۲۷۲۲۹	۱۵ نومبر سنہ ۲۳۳۸	جمعہ	۲۴۶۰	۸۷۱۷۴۲	۲۹ اپریل سنہ ۳۰۰۸
یکشنبہ	۱۸۰۰	۶۳۷۸۶۰	۲۴ دسمبر سنہ ۲۳۶۷	چارشنبہ	۲۴۹۰	۸۸۲۳۷۳	۷ جون سنہ ۳۰۳۷
جمعہ	۱۸۳۰	۶۴۸۴۹۱	۳۱ جنوری سنہ ۲۳۹۷	دوشنبہ	۲۵۲۰	۸۹۳۰۰۴	۱۶ جولائی سنہ ۳۰۶۶
چارشنبہ	۱۸۶۰	۶۵۹۱۲۲	۱۱ مارچ سنہ ۲۴۲۶			۱ / ۸۹۳۰۰۵	عہ
دوشنبہ	۱۸۹۰	۶۶۹۷۵۳	۱۹ اپریل سنہ ۲۴۵۵				

عہ سیکنڈوں کے اضافہ سے ایک دن بنا، اس کو جمع کیا ہے۔

Marfat.com

(جدول ۳) تیس سالہ دورے کے ہر سال کا پہلا دن معلوم کرنے کا جدول

پہلے تیس سالہ دورہ کے آخری سال کا پہلا دن

	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۱	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
ل ۲	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
۳	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۴	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ
ل ۵	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۶	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
ل ۷	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
۸	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۹	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
ل ۱۰	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
۱۱	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۱۲	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ
ل ۱۳	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۱۴	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
ل ۱۵	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
۱۶	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۱۷	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
ل ۱۸	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
۱۹	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۲۰	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ
ل ۲۱	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۲۲	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
۲۳	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
ل ۲۴	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۲۵	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
ل ۲۶	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
۲۷	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
۲۸	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ
ل ۲۹	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
۳۰	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ

Marfat.com

(جدول ۴)

ہر سال کے بارہ مہینوں کے ابتدائی دن معلوم کرنے کا جدول

محرم	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
صفر	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
ربیع الاول	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
ربیع الآخر	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
جمادی الاولے	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ
جمادی الآخرہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
رجب	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ
شعبان	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
رمضان	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
شوال	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ
ذی القعدہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
ذی الحجہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ

Marfat.com

(جدول ۵)

(۱) قمری مہینوں کے نام اور دن

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الآخر	جمادی الاولیٰ	جمادی الآخرہ	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدہ	ذی الحجہ
۳۰	۲۹	۳۰	۲۹	۳۰	۲۹	۳۰	۲۹	۳۰	۲۹	۳۰	۲۹
۳۰	۵۹	۸۹	۱۱۸	۱۴۸	۱۷۷	۲۰۷	۲۳۶	۲۶۶	۲۹۵	۳۲۵	۳۵۴

کبھی ایک سال کے بعد اور کبھی دو سال کے بعد ایک دن کا اضافہ ذوالحجہ میں ہوتا ہے اور اس سال کے دن ۳۵۵ ہوتے ہیں

(۲) شمسی گریگواری (عیسوی) مہینوں کے نام اور دن

جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۳۱	۲۸	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱	۳۱	۳۰	۳۱	۳۰	۳۱
۳۱	۵۹	۹۰	۱۲۰	۱۵۱	۱۸۱	۲۱۲	۲۴۳	۲۷۳	۳۰۴	۳۳۴	۳۶۵

لیپ کا سال

۳۱	۶۰	۹۱	۱۲۱	۱۵۲	۱۸۲	۲۱۳	۲۴۴	۲۷۴	۳۰۵	۳۳۵	۳۶۶

Marfat.com

عیسوی شمسی گریگواری دوامی جنتری (جدول ۶)

یکم جنوری	سنہ	دنوں کا شمار	یکم جنوری	سنہ	دنوں کا شمار	یکم جنوری	سنہ	دنوں کا شمار
دوشنبہ	۱	۳۶۵	جمعہ	۲۱	۷۶۷۰	سہ شنبہ	۴۱	۱۴۹۷۵
سہ شنبہ	۲	۷۳۰	شنبہ	۲۲	۸۰۳۵	چارشنبہ	۴۲	۱۵۳۴۰
چارشنبہ	۳	۱۰۹۵	یکشنبہ	۲۳	۸۴۰۰	پنچشنبہ	۴۳	۱۵۷۰۵
پنچشنبہ	۴ ل	۱۴۶۱	دوشنبہ	۲۴ ل	۸۷۶۶	جمعہ	۴۴ ل	۱۶۰۷۱
شنبہ	۵	۱۸۲۶	چارشنبہ	۲۵	۹۱۳۱	یکشنبہ	۴۵	۱۶۴۳۶
یکشنبہ	۶	۲۱۹۱	پنچشنبہ	۲۶	۹۴۹۶	دوشنبہ	۴۶	۱۶۸۰۱
دوشنبہ	۷	۲۵۵۶	جمعہ	۲۷	۹۸۶۱	سہ شنبہ	۴۷	۱۷۱۶۶
سہ شنبہ	۸ ل	۲۹۲۲	شنبہ	۲۸ ل	۱۰۲۲۷	چارشنبہ	۴۸ ل	۱۷۵۳۲
پنچشنبہ	۹	۳۲۸۷	دوشنبہ	۲۹	۱۰۵۹۲	جمعہ	۴۹	۱۷۸۹۷
جمعہ	۱۰	۳۶۵۲	سہ شنبہ	۳۰	۱۰۹۵۷	شنبہ	۵۰	۱۸۲۶۲
شنبہ	۱۱	۴۰۱۷	چارشنبہ	۳۱	۱۱۳۲۲	یکشنبہ	۵۱	۱۸۶۲۷
یکشنبہ	۱۲ ل	۴۳۸۳	پنچشنبہ	۳۲ ل	۱۱۶۸۸	دوشنبہ	۵۲ ل	۱۸۹۹۳
سہ شنبہ	۱۳	۴۷۴۸	شنبہ	۳۳	۱۲۰۵۳	چارشنبہ	۵۳	۱۹۳۵۸
چارشنبہ	۱۴	۵۱۱۳	یکشنبہ	۳۴	۱۲۴۱۸	پنچشنبہ	۵۴	۱۹۷۲۳
پنچشنبہ	۱۵	۵۴۷۸	دوشنبہ	۳۵	۱۲۷۸۳	جمعہ	۵۵	۲۰۰۸۸
جمعہ	۱۶ ل	۵۸۴۴	سہ شنبہ	۳۶ ل	۱۳۱۴۹	شنبہ	۵۶ ل	۲۰۴۵۴
یکشنبہ	۱۷	۶۲۰۹	پنچشنبہ	۳۷	۱۳۵۱۴	دوشنبہ	۵۷	۲۰۸۱۹
دوشنبہ	۱۸	۶۵۷۴	جمعہ	۳۸	۱۳۸۷۹	سہ شنبہ	۵۸	۲۱۱۸۴
سہ شنبہ	۱۹	۶۹۳۹	شنبہ	۳۹	۱۴۲۴۴	چارشنبہ	۵۹	۲۱۵۴۹
چارشنبہ	۲۰ ل	۷۳۰۵	یکشنبہ	۴۰ ل	۱۴۶۱۰	پنچشنبہ	۶۰ ل	۲۱۹۱۵

Marfat.com

پہلی جنوری	سنہ	دنوں کا شمار	پہلی جنوری	سنہ	دنوں کا شمار	پہلی جنوری	سنہ	دنوں کا شمار
شنبہ	۶۱	۲۲۲۸۰	دوشنبہ	۸۵	۳۱۰۴۶	چارشنبہ	۱۰۰۰	۳۶۵۲۴۲
یکشنبہ	۶۲	۲۲۶۴۵	سہ شنبہ	۸۶	۳۱۴۱۱	دوشنبہ	۱۱۰۰	۴۰۱۷۶۶
دوشنبہ	۶۳	۲۳۰۱۰	چارشنبہ	۸۷	۳۱۷۷۶	شنبہ	۱۲۰۰ ل	۴۳۸۲۹۱
سہ شنبہ	۶۴ ل	۲۳۳۷۶	پنجشنبہ	۸۸ ل	۳۲۱۴۲	جمعہ	۱۳۰۰	۴۷۴۸۱۵
پنجشنبہ	۶۵	۲۳۷۴۱	شنبہ	۸۹	۳۲۵۰۷	چارشنبہ	۱۴۰۰	۵۱۱۳۳۹
جمعہ	۶۶	۲۴۱۰۶	یکشنبہ	۹۰	۳۲۸۷۲	دوشنبہ	۱۵۰۰	۵۴۷۸۶۳
شنبہ	۶۷	۲۴۴۷۱	دوشنبہ	۹۱	۳۳۲۳۷	شنبہ	۱۶۰۰ ل	۵۸۴۳۸۸
یکشنبہ	۶۸ ل	۲۴۸۳۷	سہ شنبہ	۹۲ ل	۳۳۶۰۳	جمعہ	۱۷۰۰	۶۲۰۹۱۲
سہ شنبہ	۶۹	۲۵۲۰۲	پنجشنبہ	۹۳	۳۳۹۶۸	چارشنبہ	۱۸۰۰	۶۵۷۴۳۶
چارشنبہ	۷۰	۲۵۵۶۷	جمعہ	۹۴	۳۴۳۳۳	دوشنبہ	۱۹۰۰	۶۹۳۹۶۰
پنجشنبہ	۷۱	۲۵۹۳۲	شنبہ	۹۵	۳۴۶۹۸	شنبہ	۲۰۰۰ ل	۷۳۰۴۸۵
جمعہ	۷۲ ل	۲۶۲۹۸	یکشنبہ	۹۶ ل	۳۵۰۶۴	جمعہ	۲۱۰۰	۷۶۷۰۰۹
یکشنبہ	۷۳	۲۶۶۶۳	سہ شنبہ	۹۷	۳۵۴۲۹	چارشنبہ	۲۲۰۰	۸۰۳۵۳۳
دوشنبہ	۷۴	۲۷۰۲۸	چارشنبہ	۹۸	۳۵۷۹۴	دوشنبہ	۲۳۰۰	۸۴۰۰۵۷
سہ شنبہ	۷۵	۲۷۳۹۳	پنجشنبہ	۹۹	۳۶۱۵۹	شنبہ	۲۴۰۰ ل	۸۷۶۵۸۲
چارشنبہ	۷۶ ل	۲۷۷۵۹	جمعہ	۱۰۰	۳۶۵۲۴	جمعہ	۲۵۰۰	۹۱۳۱۰۶
جمعہ	۷۷	۲۸۱۲۴	چارشنبہ	۲۰۰	۷۳۰۴۸	چارشنبہ	۲۶۰۰	۹۴۹۶۳۰
شنبہ	۷۸	۲۸۴۸۹	دوشنبہ	۳۰۰	۱۰۹۵۷۲	دوشنبہ	۲۷۰۰	۹۸۶۱۵۴
یکشنبہ	۷۹	۲۸۸۵۴	شنبہ	۴۰۰ ل	۱۴۶۰۹۷	شنبہ	۲۸۰۰ ل	۱۰۲۲۶۷۹
دوشنبہ	۸۰ ل	۲۹۲۲۰	جمعہ	۵۰۰	۱۸۲۶۲۱	جمعہ	۲۹۰۰	۱۰۵۹۲۰۳
چارشنبہ	۸۱	۲۹۵۸۵	چارشنبہ	۶۰۰	۲۱۹۱۴۵	چارشنبہ	۳۰۰۰	۱۰۹۵۷۲۷
پنجشنبہ	۸۲	۲۹۹۵۰	دوشنبہ	۷۰۰	۲۵۵۶۶۹	دوشنبہ	۳۱۰۰	۱۱۳۲۲۵۱
جمعہ	۸۳	۳۰۳۱۵	شنبہ	۸۰۰	۲۹۲۱۹۴	شنبہ	۳۲۰۰	۱۱۶۸۷۷۵
شنبہ	۸۴ ل	۳۰۶۸۱	جمعہ	۹۰۰	۳۲۸۷۱۸			

آگاہی بتسویں صدی میں ایک دن کی زیادتی نہ ہوگی۔

Marfat.com

قمری ہجری تاریخ سے شمسی گریگواری (عیسوی) اور شمسی گریگواری (عیسوی) سے قمری ہجری تاریخ معلوم کرنے کا طریقہ

عاجز نے قمری ہجری اور شمسی گریگواری کے ایام کا حساب تحقیق کر کے لکھ دیا ہے۔ شمسی گریگواری تاریخ کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادتِ مبارکہ سے ہے۔ اور عام جنتریوں کے حساب سے جمعہ یکم محرم الحرام سلہ ہجری مطابق ۱۹ جولائی ۶۲۲ سنہ عیسوی ہے (یعنی عیسوی تاریخ قمری ہجری تاریخ پر مقدم ہے)۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ عیسوی تاریخ پہلے شروع ہوئی اور ہجری تاریخ بعد میں شروع ہوئی۔ تو پہلے شروع ہونے کے تمام دن اگر جوڑ لیے جائیں تو وہ ایام تفاوت کہلائیں گے۔ یعنی چھ سو ۶۰۰ سال اور اکیس ۲۱ سال اور جنوری سے جون تک کے چھ ماہ اور جولائی کے اٹھارہ دن عیسوی تاریخ ہجری تاریخ پر مقدم ہوئی۔ اس کے دن اس طرح نکلے:

ایامِ تفاوت

چھ ۶۰۰ سو سال کے دن	۲۱۹۱۴۵
اکیس ۲۱ سال کے دن	۷۶۷۰
چھ سو بائیسویں سال کے یکم جنوری سے آخر جون تک کے دن	۱۸۱
جولائی کے دن	۱۸
کل تعداد دنوں کی	۲,۲۷,۰۱۴ دن

یعنی دو لاکھ ستائیس ہزار اور چودہ دن یہ ایام تفاوت ہوئے۔

ان دنوں کے معلوم ہونے سے یہ فائدہ ہوگا کہ عیسوی تاریخ سے قمری تاریخ اور قمری تاریخ سے عیسوی تاریخ معلوم ہونا آسان ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر دو تاریخوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

پہلی مثال :- ہندوستان کو انگریزی حکومت سے آزادی ۱۵ / اگست ۱۹۴۷ء کو ملی ہے۔ ہم کو قمری ہجری تاریخ معلوم کرنی ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ پہلے ۱۵ / اگست ۱۹۴۷ء تک کے کُل دن معلوم کریں۔ تو شمسی گریگوری (عیسوی) دوامی جنتری (جدول ۶) سے

اُنیس سو (۱۹۰۰) سال کے دن لکھے ←	۱۹۰۰ سال کے دن	۶۹۳۹۶۰
پھر چھیالیس (۴۶) سال کے دن لکھے ←	۴۶ سال کے دن	۱۶۸۰۱
پھر پینتالیسویں سال کی یکم جنوری سے آخری جولائی تک کے دن لکھے ←	آخر جولائی تک کے دن	۲۱۲
پھر اگست کے دن لکھے ←	۱۵ / اگست تک کے دن	۱۵
اب کُل تعداد دنوں میں سے ایام تفاوت کم کرنے	کُل تعداد دنوں کی	۷۱۰۹۸۸
ہوں گے (کیونکہ یہ سن ایک ہجری سے پہلے کے ہیں) ←	ایامِ تفاوت کی نفی	۲۲۷۰۱۴ـ
	باقی دن	۴۸۳۹۷۴
	۱۳۵۰ سال کے دن	۴۷۸۳۹۵ـ
		۵۵۷۹
	۱۵ سال کے دن	۵۳۱۶ـ
		۲۶۳
	یکم محرم سے آخر شعبان تک کے دن	۲۳۶ـ
		۲۷

اب جو باقی دن بچے اس کو ہجری سال اور مہینوں پر تقسیم کرنا ہوگا۔ تو قمری دوامی جنتری (جدول ۷) سے وہ بڑا سال نکالنا ہوگا جس کے دن اس تعداد یعنی باقی بچے ہوئے دن کے برابر یا اس سے کم ہو تو وہ ۱۳۵۰ نکلا چنانچہ ۱۳۵۰ سال کے دن کم کیے۔ اب باقی ۵۵۷۹ دن ہوئے۔ اِن میں سے اتنے سال کے دن کم کرنے ہوں گے جو اس کے برابر یا اس سے کم بیٹھیں تو وہ جدول ۷ سے (قمری ہجری دوامی جنتری سے) ۱۵ سال نکلے۔ اب پندرہ سال کے دن نکالنے کے بعد جو دن بچے تو وہ سال کے کُل دن کی تعداد سے کم ہیں تو اب قمری مہینوں کے دن کے جوڑ کو جدول ۵ سے دیکھا تو شعبان تک کے دن اِس تعداد ۲۶۳ سے کم ہیں تو وہ کم کیے تو ← ۲۷ دن بچے۔ اس کا مطلب ہوا کہ یہ رمضان کے ہوئے۔ تو اس طرح تاریخ یہ نکلی کہ ۱۳۵۰ سال + ۱۵ سال = ۱۳۶۵ سال پورے ہونے کے بعد ۱۳۶۶ ویں سال کی ۲۷ / رمضان ہوئی۔ یعنی ۲۷ / رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۵ / اگست ۱۹۴۷ء۔

Marfat.com

اب اگر ہم ۲۷ رمضان کا دن بھی معلوم کرنا چاہیں تو ہم پہلے ۱۳۵۰ھ کا دن جدول ۲ سے دیکھیں گے۔ جو کہ سہ شنبہ ہے یعنی یکم محرم ۱۳۵۰ھ سہ شنبہ ہے۔ اب تیس سالہ دورہ کے ہر سال کا پہلا دن معلوم کرنے کے جدول ۳ کو دیکھیں گے تو ۱۳۶۶ھ کی یکم محرم کا دن دیکھنے کے لیے سولہویں سال کو دیکھیں گے (کیونکہ ۱۳۵۰ + ۱۶ = ۱۳۶۶) تو سہ شنبہ والے کالم میں ۱۶ کی سیدھ میں سہ شنبہ درج ہے۔ یعنی یکم محرم ۱۳۶۶ھ سہ شنبہ کی ہوئی۔ جدول ۴ سے جس سے ہر سال کے بارہ مہینوں کے ابتدائی دن معلوم کیے جاتے ہیں اس میں دیکھیں گے کہ جب یکم محرم سہ شنبہ ہو تو اس سال یکم رمضان کیا ہوگی۔ تو وہ یکشنبہ نکلی۔ اب یکم رمضان یکشنبہ کی ہوئی تو ۲۷ رمضان کا حساب ویسے ہی لگایا جا سکتا ہے جو جمعہ ہوئی۔ یعنی ہندوستان کی آزادی کا دن جمعہ اور تاریخ ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ہوئی۔

دوسری مثال:- قمری تاریخ معلوم ہے۔ عیسوی تاریخ معلوم کرنی ہے حضرت سیدی الوالد حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۴۱ھ کو ہوئی۔ تو عیسوی تاریخ معلوم کرنے کے لیے پہلے ہجری سالوں کے دن نکالے پھر مہینوں کے دن اس میں شامل کیے پھر ۲۹ جمادی الآخرہ کے دن ملائے۔

قمری دوامی جنتری (جدول ۲) سے پہلے بڑے دورے کے دن نکالے	۱۳۲۰ سال کے دن	۴۶۷۷۶۴
پھر اگلے ۲۰ سال کے دن (جدول ۲)	۲۰ سال ” ”	۷۰۸۷
پھر ۱۳۴۱ھ کی یکم محرم سے آخر جمادی الاولیٰ کے دن	آخر جمادی الاولیٰ تک کے دن	۱۴۸
پھر جمادی الآخرہ کے دن (جدول ۵)	جمادی الآخرہ کے دن	۲۹
		۴۷۵۰۲۸
پھر ایام تفاوت اس میں جمع کیے	ایام تفاوت کا جمع کرنا	۲۲۷۰۱۴
	جمع شدہ میزان	۷۰۲۰۴۲
اب جمع شدہ میزان سے بڑے دورے والے سال کے دن کم کیے (شمسی عیسوی دوامی جنتری جدول ۶ سے دیکھو)	۱۹۰۰ سال کے دن کم کیے	۶۹۳۹۶۰
		۸۰۸۲
اب چھوٹے دورے والے سال کے دن کم کیے (جدول ۶ سے)	۲۲ سال کے دن کم کیے	۸۰۳۵
		۴۷
اب مہینوں کے دن کم کیے (جدول ۵ سے دیکھ کر)	ماہ جنوری کے دن کم کیے	۳۱
		۱۶

چنانچہ یہ بقیہ ۱۶ دن فروری کے ہوئے۔

اس طرح عیسوی تاریخ ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء ہوئی۔

Marfat.com

اب ہم کو دن معلوم کرنا ہے تو قمری ہجری دوامی جنتری (جدول ۲) سے ۱۳۲۰ھ کی یکم محرم پنجشنبہ (جمعرات) ہے۔ اب تیس سالہ جدول ۳ میں پنجشنبہ کے نیچے اکیس کی سیدھ میں پنجشنبہ ملا۔ معلوم ہوا کہ یکم محرم الحرام ۱۳۴۱ھ پنجشنبہ[۵] کی ہے۔ اب مہینوں کی جدول ۴ میں پنجشنبہ کے نیچے جمادی الآخرہ کی سیدھ میں جمعہ ملا۔ تو یکم جمادی الآخرہ جمعہ کی ہوئی تو ۲۹ر جمادی الاخرہ بھی جمعہ کی ہوئی۔ لہٰذا جمعہ ۱۶ر فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۹ر جمادی الاخرہ ۱۳۴۱ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

درجِ ذیل مضمون درمیانِ قوسین "تقویمِ خیری" نسخۂ قدیم سے نقل کیا گیا ہے۔

[اگر عیسوی تاریخ سے قمری، ہجری تاریخ معلوم کرنی ہے تو پہلے اس تاریخ تک کے دن نکال کر اس میں سے ایّامِ تفاوُت کو خارج کرنا ہوگا (یعنی کم کرنا ہوگا) اور اگر ہجری تاریخ سے عیسوی تاریخ معلوم کرنی ہے تو پہلے ہجری تاریخ کے دن جمع کرنے ہوں گے اور اس میں ایّامِ تفاوت کو ملانا ہوگا۔ اس کے بعد تاریخ نکالے۔ انشاء اللہ تاریخ اور دن بالکل درست نکلیں گے۔ قمری ہجری میں ہوسکتا ہے کہ ایک دن کا فرق بہ اعتبار رویت کے واقع ہوجائے کیونکہ بعض اوقات چاند نہیں دکھائی دیتا اور کبھی چاند اس جنتری کے حساب سے ایک دن پہلے نظر آسکتا ہے۔ چونکہ یہ تقدُّم و تأخُّر قاعدہ میں نہیں آسکتا ہے۔ اس لیے اس کا علاج اور اس کی معرفت متعذّر رہے (یعنی مشکل ہے)۔ از "تقویمِ خیری" نسخۂ قدیم]

اب یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ اس "تقویمِ خیری" لکھنے کا مقصد جناب رحمۃٌ للعالمین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخِ ولادت کا معلوم کرنا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے مقصد پورا ہوا۔ اب حضرت جلّ شانُہٗ و عَمَّ احسانُہٗ سے التجا ہے کہ وہ اس عمل کو قبول فرمائے۔

از کریما کارہا دُشوار نیست

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

یکشنبہ ۱۹ر ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

مطابق ۲۱ر جون ۱۹۹۲ء

خانقاہ حضرت شاہ غلام علی المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ

شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی ۶

---

[۵] کیونکہ ۱۳۲۰ سال + ۲۱ سال = ۱۳۴۱ سال

Marfat.com

تتمّہ

مملکتِ خداداد افغانستان میں تقریباً اسّی سال سے تقویم شمسی ہجری رائج ہے۔ تقویم کی ابتداء ۲۱ر مارچ ۶۲۲ء عیسوی گریگواری سے کی ہے۔ چنانچہ اب اس وقت ۲۱ر جون ۱۹۹۲ء مطابق یکم سرطان ۱۳۶۷ھ شمسی ہجری کے ہے۔

اس تقویم کے مہینوں کے ایّام اس طرح ہیں :

۱ر حمل ۳۱ دن	۲ر ثور ۳۱ دن	۳ر جوزا ۳۱ دن
۴ر سرطان ۳۱ دن	۵ر اسد ۳۱ دن	۶ر سنبلہ ۳۱ دن
۷ر میزان ۳۰ دن	۸ر عقرب ۳۰ دن	۹ر قوس ۳۰ دن
۱۰ر جدی ۳۰ دن	۱۱ر دلو ۳۰ دن	۱۲ر حوت ۲۹ دن

سال کی ابتداء ۲۱ر مارچ سے اور انتہاء ۲۰ر مارچ پر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ کابل (افغانستان) میں صحیح طور پر اسلامی حکومت قائم ہو۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

یکم سرطان ۱۳۶۷ھ
۲۱ر جون ۱۹۹۲ء

ابوالحسن زید فاروقی

Marfat.com

اِختتامیہ

بندۂ ناچیز انس ابوالنصر فاروقی عرض کرتا ہے کہ یہ تحقیقی کتاب " تقویمِ خیری " حضرت جدِّ امجد رحمۃ اللہ علیہ نے دوشنبہ ۲۵ ذی القعدۃ ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۵۷ء میں مکمّل کی تھی۔ کتاب کے نام " تقویمِ خیری " سے سنِ تکمیل ۱۳۷۶ھ عیاں ہے۔ اور ۱۹۵۹ء میں طباعت کا ارادہ کیا تھا۔ جس کے لحاظ سے آپ کے چچازاد بھائی۔ کے بڑے صاحبزادے عزیز فاضل قاری حافظ عبدالحمید صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ نے تاریخِ طباعت کے اظہار کے لیے رُباعی کہی تھی۔ ؎

یہ تقویمِ خیری یہ تحقیقِ نَو — یہ تشریحِ کامل تواریخ کی
طباعت کی تاریخ لکھدو حمیدؔ — ہے تقویم عامل تواریخ کی
۱۹۵۹

مگر بعض وجوہات کی بنا پر یہ کتاب اُس وقت نہ چھپ سکی اور دیگر تصانیف آپ کے قلم سے تحریری وجود میں آتی رہیں اور ضرورت کے لحاظ سے مطبوعات کی فہرست میں شامل ہوتی رہیں۔ کافی عرصہ کے بعد آپ نے اپنی اس تصنیف کی طرف توجّہ مرکوز فرمائی۔ چنانچہ وقت کا لحاظ کرتے ہوئے اس نسخہ سے جو ۱۳۷۶ھ میں تالیف کیا تھا، دوسرا نسخہ کچھ اختصار اور تبدیلی کے ساتھ تیّار کیا۔ اس جدید نسخہ کی ترتیب سے آپ اپنی وفات سے ڈیڑھ سال قبل جون ۱۹۹۲ء تک فارغ ہوئے۔ اور ۱۹۹۲ء میں ہی اس کی طباعت کا ارادہ کرتے ہوئے اس کی کتابت شروع کرادی۔ مگر منشائے الٰہی میں اس کام میں مزید تاخیر لکھی ہوئی تھی۔ آپ کی طبیعت میں نمایاں گراوٹ ظاہر ہوئی۔ اور علالت نے زور پکڑا۔ کتابت کا کام کچھ شدّتِ سردی اور رمضان المبارک کے مہینہ کے سبب سے ہلکا ہوا۔

Marfat.com

چنانچہ پوری کتابت نہ ہوسکی جو حضرت صاحب نے کام رُکوادیا۔ مگر ۱۹۹۲ء میں کتابت وطباعت کا عزم پختہ تھا اور مُبیّضہ تیّار ہوچکا تھا تو آپ نے تاریخِ طباعت کے اظہار کے لیے ایک رُباعی نظم کی جو مذکورہ بالا رُباعی سے ملتی ہوئی ہے۔ ؎

یہ تقویمِ خیری یہ تحقیقِ نَو — یہ تشریحِ وافی تواریخ کی
طباعت کی ہے خوب تاریخ یہ — ہے تقویمِ قدسی تواریخ کی

۱۹۹۲

بفضلہٖ تعالیٰ اب دس سال بعد یہ مُبارک سعی مع ضروری اضافے کے ہدیۂ ناظرین ہے۔ اب سنِ طباعت کی وضاحت اس ناچیز نے اس طرح پر کی ہے۔ ؎

بے بہا تقویم تواریخِ مُقدّسہ

۲۰۰۲ء

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ مُبارک و مُقدّس تواریخ کی انمول تقویم ہے۔

وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ اَجمَعِینَ ط

یکشنبہ ۱۸ ربیع الثّانی ۱۴۲۳ھ

۳۰ جون ۲۰۰۲ء

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ
شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی ۶

Marfat.com

حضرت علامہ شاہ ابوالحسن زیدؔ فاروقی مجددی قدس سرہٗ

کی دیگر تصانیف

1۔ **مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان** : یہ کتاب حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کا معرکۃ الآراء، علمی اور تحقیقی جائزہ ہے۔ جس کے مطالعہ سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کتاب "**تقویۃ الایمان**" اور شیخ نجد۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا رسالہ "**رَدُّ الاِشراک**" کا باہمی تطابق پڑھنے کو ملتا ہے۔ "**تقویۃ الایمان**" اور **ردّ الاشراک** کا معنیٰ اتحادِ علم میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا رشید الدین خان کے سوالات اور مولانا اسماعیل کے جوابات بنام رسالہ "**چھار دہ مسائل**" نے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ (124 / صفحات)

2۔ **مسئلہ ضبط ولادت**: گذشتہ صدی کے عالمی مسائل میں "**ضبط تولید**" (فیملی پلاننگ) کا مسئلہ نہایت اہم رہا۔ اس موضوع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے خالص فقہی وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کے تمام گوشوں کو نمایاں کر کے علمائے کرام کے لیے غور و فکر کی راہ کھول دی ہے۔

(84 / صفحات)

3۔ **غناء و سماع أصفیا** : یہ مختصر رسالہ غنا و سماع کی شرعی نزاکت کو بخیر و خوبی واضح کرتا ہے اور اس مسئلہ پر محققانہ فیصلہ کرنے میں آسانی کا ضامن ہے۔ خصوصاً ہندوستان کے جلیل القدر علماء میں سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی و حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے مسلک کا اظہار اس موضوع میں افادہ کامل ہے۔

(56 / صفحات)

ملنے کا پتہ

حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، درگاہ شاہ ابوالخیر 2358، شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی-6

Marfat.com

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی

قدس اللہ سرہٗ العزیز (فاضلِ ازہر)

کی دیگر تصانیف

سوانحِ بے بہائے امامِ اعظم ابوحنیفہؒ

شمس المحققین حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی قدس سرہٗ العزیز کا معرکۃ الآرا تحقیقی شاہکار ہے جو طویل عرصہ میں مراجع کتب کے وقتاً فوقتاً دستیاب ہونے پر مکمل ہوا۔ اسکا موضوع اسکے تاریخی نام سے ہی واضح ہے یہ کتاب امام الائمہ حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے تمام پہلوں پر گراں قدر معلومات کا خزانہ ہے خصوصاً یہ تالیف لطیف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے معاملہ میں لوگوں کے تشدد کا تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے اور اس کے ساتھ علماء شافعیہ، مالکیہ حنبلیہ وغیرہ کی مدح آرائی سے امام عالی مقامؒ کی جلالت شان کو بھی نمایاں کرتی ہے۔ بہرصورت یہ کتاب امام اعظمؒ کی گرامی قدر شخصیت پر لکھی گئی جملہ تصانیف کی امین ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ تسکینِ ذوق تحقیق کے لئے ایک مرتبہ ضرور مطالعہ کریں۔

"علامہ ابنِ تیمیہ اور انکے ہمعصر علماء": یہ حضرت صاحب قدس سرہٗ کی تحقیق و تدقیق کا اعلیٰ نمونہ ہے جو ابن تیمیہ کی نزاعی شخصیت کے دونوں رخ قارئین پر واضح طور سے پیش کرتی ہے۔ اور ابن تیمیہ کے مستند و فیصلہ کُن حالات سے باخبر کرتی ہے۔

ملنے کا پتہ

شاہ ابوالخیر اکاڈمی۔ درگاہ شاہ ابوالخیر۔ شاہ ابوالخیر مارگ۔ دہلی ۶

Marfat.com

فہرست مطبوعات شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی ۱۱۰۰۰۶

نمبر شمار	کتاب	صفحات	قیمت
۱۔	مقاماتِ خیر (طبع جدید)	۸۰۰	110/-
۲۔	سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ	۳۸۴	90/-
۳۔	مقاماتِ خیر (طبع قدیم)	۸۰۰	50/-
۴۔	القول الجلی (فارسی)	۵۶۰	66/-
۵۔	حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	۲۵۶	50/-
۶۔	تاریخ القرآن	۱۴۴	22/-
۷۔	مجموعۂ خیر البیان	۱۷۶	22/-
۸۔	حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلویؒ	۱۶۰	25/-
۹۔	بزمِ خیر از زید در جواب بزم جمشید	۱۶۰	16/50
۱۰۔	علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہمعصر علماء	۱۳۲	24/-
۱۱۔	زیارتِ خیر الانام ترجمہ شفاء السقام	۱۷۶	34/-
۱۲۔	مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان	۱۲۰	22/-
۱۳۔	مدارج الخیر بیان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ	۱۲۸	16/50
۱۴۔	مسئلہ ضبطِ ولادت	۸۴	16/50
۱۵۔	وحدۃ الوجود اور بیان وحدۃ الشہود	۸۸	16/50
۱۶۔	المجموعۃ السنیۃ در ردِّ روافض (فارسی)	۹۶	15/-
۱۷۔	غنا و سماع اصفیا	۴۸	16/50
۱۸۔	معمولاتِ خیر	۱۲۸	15/-
۱۹۔	عرفانیاتِ باقی (فارسی)	۱۶۸	10/-
۲۰۔	سہ رسائل معرفتِ افزا	۴۸	12/-
۲۱۔	ہندوستانی قدیم مذاہب اور حضرت مرزا مظہرؒ	۷۲	12/-
۲۲۔	بیان خیر البشر	۱۰۴	18/-
۲۳۔	فیصلہ پنج مسئلہ	۸۰	6/-
۲۴۔	مونس الارواح (دختر شاہجہاں کا رسالہ فارسی)	۱۴۰	6/-
۲۵۔	خیر المقال فی اثبات رویۃ الہلال	۴۸	6/-
۲۶۔	سوانح حیات سیّد عارفین شاہ بلالؒ	۷۲	6/-
۲۷۔	القول الجلی کا مقدمہ اور اختتامیہ	۶۴	8/-
۲۸۔	منہج الالباء فی الصلاۃ علی الانبیاء والرضا عن الاولیاء	۱۶	5/-
۲۹۔	اثباتِ استحسان برائے محفل میلاد و ذیشان ﷺ	۴۸	15/-
۳۰۔	تقویم خیری	۷۶	[illegible]
۳۱۔	معارفِ مکتوباتِ امام ربانی	[illegible]	250/-

Marfat.com